عمران سیریز

لیڈر آئی لینڈ

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

لیڈیز آئی لینڈ

حصّہ دوم

منظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ـــــ اشرف قریشی
ـــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــ محمد یونس
طابع ـــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ۳۰/- روپے



چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ لیڈیز آئی لینڈ کا دوسرا اور آخری حصہ آپکے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ منفرد موضوع پر لکھا گیا یہ دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر جو اس حصے میں اپنے عروج کو پہنچ رہا ہے آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا لیکن ناول شروع کرنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور انکے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

لاہور۔ فضل الہیٰ پارک سے عدنان طارق صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر تمام معلومات عمران کو ہی کیوں حاصل ہوتی ہیں اور وہی کیوں ان سب معلومات کو دوسرے ممبرز تک پہنچاتا ہے حالانکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی کسی لحاظ سے عمران سے کم نہیں۔ کیونکہ انہیں جب بھی اکیلے کام کرنے کا موقع ملتا ہے وہ عمران سے بھی زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن عمران کی موجودگی میں وہ صرف عمران کی ہی تعریف کرتے رہ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس بارے میں ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عدنان طارق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی الجھن کا تعلق ہے دراصل عمران ٹیم کا کپتان بھی ہے اور کھلاڑی بھی اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ کپتان پر

دوہری ذمہ داری ہوتی ہے ۔ وہ خود بھی اچھا کھیل پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسرے کھلاڑیوں کے کھیل کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے ۔ مشکل حالات میں ٹیم کو سنبھالتا ہے اور انہیں درست طور پر آگے بڑھانے کا کام بھی اسی کے ذمہ ہوتا ہے ۔ پالیسی بھی وہی بناتا ہے اور فیصلے بھی اسی کو کرنے پڑتے ہیں اور ہار جیت کی ساری ذمہ داری بھی اسی پر ہوتی ہے ۔ بالکل یہی کردار عمران کا ہوتا ہے اسے لامحالہ دوسرے ممبران سے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے ۔ جیت کے لئے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا تاکہ ان معلومات کی بنا پر کامیاب پالیسی بنائی جاسکے ۔ اس کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ عمران کی موجودگی میں دوسرے ممبران اسکے فیصلوں اور اسکی پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ مشن میں کامیابی حاصل کی جاسکے ۔ آپ خود سوچیں کہ اگر ٹیم کے تمام کھلاڑی اپنے اپنے طور پر فیصلے کرنا شروع کر دیں اور اپنے اپنے طور پر کھیلنا شروع کر دیں تو نتیجہ کیا نکلے گا ۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی ۔

اوکاڑہ ۔ سیٹھ کالونی سے تصور بشیر صاحب لکھتے ہیں ۔ " میں آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں لیکن مجھے عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی سے زیادہ آپ کی ذہانت پر رشک آتا ہے ۔ میں نے خود بھی تین ناول لکھے ہیں ۔ جن پر میں نے بے حد محنت کی ہے اور اب میں انہیں شائع کروانا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ مجھے اپنا شاگرد بنالیں تو میں آپ کو دو سو گز کی پگڑی اور سوا من مٹھائی دینے کے لئے تیار ہوں ۔ امید ہے آپ مجھے فوراً شاگرد بنالیں گے "۔

محترم تصور بشیر صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کا میرا شاگرد بننے کا تعلق ہے تو ناول تو آپ نے لکھ ہی لئے ہیں ۔ اب میری استادی تو ظاہر ہے آپ کے کسی کام نہیں آ سکتی ۔ ویسے بھی آپ میرے شاگرد اس لئے بننا چاہتے ہیں کہ آپ کے یہ ناول شائع ہو سکیں ۔ تو محترم میرا پرخلوص مشورہ یہی ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں اگر آپ دو سو گز کی پگڑی اور سوا من مٹھائی کا خرچہ اٹھا سکتے ہیں تو پھر یہ آفر آپ فوراً کسی پبلشر کو کر دیں مجھے یقین ہے کہ اس گراں قدر آفر کے بعد وہ آپکے محنت سے لکھے گئے ناول شائع کر ہی دے گا اور اگر آپکی محنت رنگ لائی تو شاید آئندہ کا بھی سکوپ بن جائے

کراچی نارتھ ناظم آباد سے نوید احمد خان صاحب لکھتے ہیں ۔ " آپ کا ہر ناول واقعی منفرد ہوتا ہے ۔ اس لئے ہر ناول بار بار پڑھنے کے باوجود پڑھنے والا بور نہیں ہوتا ۔ البتہ آپ سے ایک درخواست ہے کہ اگر آپ عمران اور جولیا کی شادی نہیں کرا سکتے تو کم از کم رومانس ہی بڑھا دیں ۔ امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے "۔

محترم نوید احمد خان صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو آپ کو تو علم ہے کہ تنویر غور کرنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے ۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ خود سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اس درخواست سے دستبردار ہو جائیں گے ۔

ڈجکوٹ فیصل آباد سے ماسٹر محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کے ناول واقعی شاہکار ہوتے ہیں ۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر عمران کا اندازہ ہمیشہ کیوں درست نکلتا ہے جبکہ انسان سے تو غلطی ہو سکتی ہے ۔ پھر عمران سے غلطی کیوں نہیں ہوتی امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے" ۔

محترم ماسٹر محمد صدیق صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ کی یہ بات تو درست ہے کہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے اور عمران سے بھی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں یہ اور بات ہے کہ وہ اپنی غلطیوں کو فوری طور پر درست کرنے کا بھی گر جانتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران جو اندازہ قائم کرتا ہے اس کا ایک باقاعدہ پس منظر ہوتا ہے ۔ وہ باقاعدہ معلومات حاصل کرتا ہے ۔ ان معلومات کا تجزیہ کرتا ہے ۔ کچھ باتیں اسے تجربے کی رو سے معلوم ہوتی ہیں اور پھر ان سب کے ساتھ اس کی ذاتی ذہانت بھی شامل ہوتی ہے ۔ اس طرح وہ ایک اندازہ قائم کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے اندازے اکثر وبیشتر درست ثابت ہوتے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں وہ انکل پچو سے کام نہیں لیتا بلکہ اندازہ لگانے سے پہلے اس پر باقاعدہ محنت کرتا ہے ۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص مظہر کلیم ایم اے

ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے رکی تو صفدر ، تنویر ، کیپٹن شکیل اور صدیقی ٹیکسی سے نیچے اترے یہ چاروں ایکریمین میک اپ میں تھے ۔ صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ اس عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو گئے ۔ یہ عمارت ایک کمرشل پلازہ تھی جس میں چار کمپنیوں کے دفاتر تھے اور یہ چاروں کمپنیاں بظاہر تجارتی بحری جہاز راں کمپنیاں تھیں لیکن درپردہ یہ چاروں ہی کمپنیاں سمگلنگ کا دھندہ کرتی تھیں اور ان کا تعلق مختلف گروپوں سے تھا ۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ سراما پہنچنے کے بعد کئی ہوٹلوں اور باروں کی خاک چھاننے کے بعد ایک ویٹر سے یہ بات اگلوائی تھی کہ لیڈیز آئی لینڈ میں مشینری کی سپلائی ان میں سے ایک کمپنی کرتی رہی تھی ۔ اس کمپنی کا نام ورکینا تھا اور ورکینا کا چیف ایک ایکریمی لارگن تھا اس کا دفتر اس کمرشل پلازہ میں ہی تھا اور اس وقت صفدر اور اس

کے ساتھی اس لارگن سے ملنے جا رہے تھے تاکہ اس سے مل کر لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کا کوئی راستہ نکال سکیں۔

"تم لوگ زیادہ تفتیش کے چکر میں نہ پڑنا۔ اس لارگن سے سب کچھ اگلوانا میرا کام ہوگا۔ تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو"....... تنویر نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ماحول تو دیکھ لیں اس کے بعد فیصلہ کریں گے"....... صفدر نے تنویر کو ٹالتے ہوئے کہا۔

"تم ماحول کی فکر مت کرو۔ اگر ماحول ہمارے موافق نہ بھی ہوا تو میں بنا لوں گا"....... تنویر نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ گئے جس میں ورکینا کمپنی کے ہی دفاتر تھے چیف لارگن کا کمرہ علیحدہ تھا اور کمرے کے باہر ایک باوردی چپڑاسی موجود تھا دروازے کی سائیڈ پر لارگن کے نام اور عہدے کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"چیف لارگن اندر موجود ہے ہم ایکریمیا سے آئے ہیں"۔ صفدر نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نو سر۔ ابھی نصف گھنٹہ پہلے وہ لنچ کے لئے اپنی رہائش گاہ پر گئے ہیں۔ اب شاید ہی ان کی واپسی ہو۔ اگر ہوئی بھی سہی تو دو گھنٹوں بعد ہی ہوگی"....... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ کہاں ہے۔ ہم نے فوری ملاقات کرنی ہے"....... صفدر

نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر چپڑاسی کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"فونکس کالونی کوٹھی نمبر سیون سیون اے بلاک جناب"۔ چپڑاسی نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر"....... صفدر نے پوچھا تو چپڑاسی نے فوراً ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ"....... صفدر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں سوار فونکس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میرا خیال ہے ہمیں پہلے فون کر کے کنفرم کر لینا چاہئے کہ وہ وہاں موجود بھی ہے یا نہیں"....... صدیقی نے کہا۔

"نہ بھی ہوگا تو ہم انتظار کر لیں گے"....... صفدر نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مطلوبہ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر صفدر نے ٹیکسی واپس بھجوا دی اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی مسلح ملازم باہر آگیا۔

"چیف لارگن سے ملنا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"وہ آرام کر رہے ہیں اور اس وقت کسی سے نہیں مل سکتے آپ دفتر تشریف لے جائیں"....... ملازم نے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تنویر نے جھپٹ کر اس کا گلا پکڑا اور اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم ہم سے اس لہجے میں بات کرو نانسنس"۔

تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ملازم کوئی رد عمل ظاہر کرتا وہ بری طرح چیختا ہوا اوپر اٹھا اور ایک دھماکے سے بند پڑے ہوئے بڑے پھاٹک کے سامنے زمین سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس پر فائر کھول دیا اور کرچ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے جسم سے خون کے فوارے ابلنے لگے اور دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔ تنویر تیزی سے پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے عقب میں آرہے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے ہوئے تھے۔ ابھی تک پورچ اور برآمدے میں اور کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی کوٹھی میں ایک ملازم تو نہیں ہو سکتا تھا اس لئے انہیں خطرہ تھا کہ کسی بھی وقت کوئی آدمی باہر آسکتا ہے اس لئے وہ سب پوری طرح ہوشیار اور محتاط تھے اور پھر جیسے ہی وہ پورچ میں داخل ہوئے سامنے ایک دروازہ کھلا اور ایک مسلح لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔ تنویر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ جب اس کی نظریں پھاٹک کے سامنے پڑے ہوئے ملازم پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنی چاہی لیکن دوسرے لمحے تنویر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے کرچ کرچ کی آوازیں نکلیں اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک لمحے کے لئے اوپر اچھلا اور پھر وہیں برآمدے کے فرش پر ہی گر کر بری طرح تڑپنے لگا اور چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ تنویر اچھل کر برآمدے میں پہنچا اور

تیزی سے وہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جس سے وہ ملازم باہر آیا تھا۔

"کیا ہوا رانسن کون تھا"....... ساتھ والے کمرے سے کسی کی آواز سنائی دی اور تنویر تیزی سے اس ملحقہ کمرے کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا"....... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا تو کمرے میں موجود دو آدمی جو ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر داخل ہو گیا۔

"خبردار کوئی حرکت نہ کرے"....... صفدر نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے لارگن جلدی بتاؤ"....... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس تو سو رہا ہے اپنی خواب گاہ میں"....... ان میں سے ایک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کی خواب گاہ"....... تنویر نے پوچھا۔

"نیچے تہہ خانے میں"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"چلو تم دونوں اور ہمیں دکھاؤ اور سن لو اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں گولی مار دیں گے"....... تنویر نے کہا اور دروازے سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ وہ دونوں خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھے باہر موجود صدیقی اور کیپٹن شکیل بھی ایک طرف ہٹ گئے اور پھر وہ ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری میں آئے۔ راہداری کے

آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں ۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور باہر سرخ بلب جل رہا تھا۔ تہہ خانہ اپنی ساخت سے ساؤنڈ پروف لگ رہا تھا۔

"یہ تہہ خانہ ہے ۔یہاں باس روزانہ دو گھنٹے آرام کرتا ہے"۔ ان میں سے ایک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے وہیں سیڑھیوں پر گرے اور لڑھکتے ہوئے بند دروازے کے ساتھ جا ٹکرائے ۔ وہاں چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئے۔

"اور تو کوٹھی میں کوئی نہیں ہے"...... صفدر نے مڑ کر صدیقی اور کیپٹن شکیل سے کہا۔

"نہیں ہم نے سرسری طور پر تو چیک کر لیا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے تم دونوں باہر رکو میں اور تنویر اندر جائیں گے"۔ صفدر نے کہا اور پھر تنویر کی طرف مڑ گیا جو سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔ دونوں ملازموں کی لاشیں آخری سیڑھی پر دروازے کے ساتھ ٹکرا کر رک چکی تھیں ۔ تنویر نے دروازے کے درمیان موجود مخصوص کی ہول پر سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا ۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کی ہول اور اس کے ساتھ نصب مخصوص انداز کے تالے کے پرخچے اڑ گئے اور تنویر نے دروازے پر لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اور تنویر اچھل کر اندر داخل

ہوا۔اس کے پیچھے صفدر بھی اچھل کر اندر آیا۔یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔

"کون ہے ۔ کون ہے"...... ایک چیختی ہوئی آواز عقبی دیوار میں موجود دروازے کے پیچھے سے سنائی دی تو تنویر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا پھر اس سے پہلے کہ تنویر اور صفدر اس دروازے کے پاس پہنچتے اچانک ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر نکلا۔اس کے جسم پر سلیپنگ سوٹ ضرور تھا لیکن چہرے اور آنکھوں میں نیند کا خمار موجود نہ تھا پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کچھ کرتا تنویر نے یکلخت اس پر حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا نیچے زمین پر گرا ہی تھا کہ صفدر کی لات حرکت میں آئی اور اس آدمی کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی ۔ اس آدمی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا ۔ تنویر اس دوران اچھل کر اندر کمرے میں داخل ہو گیا تھا لیکن کمرہ خالی پڑا ہوا تھا کمرہ واقعی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن ایک طرف کرسی اور میز پڑی تھی جس پر شراب کی ایک آدھی خالی بوتل اور ایک گلاس بھی موجود تھا اور ساتھ ہی ایک کارڈلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔

"یہی لارگن ہے"...... تنویر نے مڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس آدمی کو بازو سے پکڑے گھسیٹتا ہوا اندر لے آ رہا تھا۔

"اسے باندھنا پڑے گا ۔ یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نظر نہیں آتا"...... صفدر نے اسے اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں پردہ اتار لیتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور ایک سائیڈ پر بڑھ

گیا جس پر جہاں پردہ لٹک رہا تھا اس نے جب پردہ ہٹایا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پردے کے پیچھے کوئی کھڑکی یا دروازہ نہ تھا بلکہ ایک بڑے سائز کا سیف دیوار میں نصب تھا اور پردہ اس سیف کو چھپانے کے لئے لٹکایا گیا تھا۔ اس نے پردہ اتارا اور اسے صفدر کی طرف پھینک دیا۔

" تم اسے باندھو میں یہ سیف چیک کر لوں"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس سیف کے لاک پر گولیوں کی بارش کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سیف کا لاک توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے سیف کھولا۔ سیف کے چار خانے تھے اور چاروں خانے ایکریمین کرنسی کے بڑے بڑے نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔ پورے سیف میں نوٹ ہی نوٹ تھے اور کوئی چیز نہ تھی۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے سیف بند کیا اور واپس مڑا تو صفدر اس دوران لارگن کو ایک صوفے کی کرسی پر بٹھا کر پردے کی مدد سے اچھی طرح باندھ چکا تھا۔

"اب اسے گولی نہ مار دینا۔ تمہارا بس نہیں چلتا کہ ہوا میں گولیاں مارنا شروع کر دو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر ہنس پڑا

" اب اتنا بھی جذباتی نہیں ہوں"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور بندھے ہوئے لارگن کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ دوسرے تھپڑ پر لارگن چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

" تمہارا نام لارگن ہے"...... تنویر نے مشین پسٹل کو بائیں سے دائیں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

" ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ میرے ملازم انہوں نے تمہیں روکا نہیں"...... لارگن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ سب قبروں میں اتر چکے ہیں لارگن اور اگر تم نے میرے سوالوں کا جواب نہ دیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" سوال۔ کون سے سوال۔ تم کون ہو کیا چاہتے ہو"...... لارگن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" تمہاری کمپنی لیڈیز آئی لینڈ پر واقع خفیہ سائنسی لیبارٹری کو مشینری سپلائی کرتی رہی ہے اس بات کا تو مجھے علم ہے۔ اب تم بتاؤ کہ وہاں جانے کا راستہ کون سا ہے"...... تنویر نہ کہا۔

" راستہ کیا مطلب وہ تو سیلڈ جزیرہ ہے۔ حکومت نے وہاں جانے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں اور پھر وہاں مرد تو کسی صورت بھی نہیں جا سکتے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... لارگن کے لہجے میں حیرت تھی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا کرسی پر بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ لارگن کی ناک اور منہ سے خون ابلنے لگا تھا۔ اس کا دایاں جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا۔ تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس

کے جبڑے پر مار دیا تھا۔لارگن چیخنے کے ساتھ ساتھ بری طرح سر ادھر ادھر مارنے لگا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" تم نے اس کا جبڑا ہی توڑ دیا ہے اب یہ جواب کیسے دے گا"۔ صفدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" تم فکر نہ کرو یہ کیا اس کے فرشتے بھی جواب دیں گے"....... تنویر نے جواب دیا اور تیزی سے ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تنویر کو کنٹرول کرنا اس کے لئے خاصا مشکل ہو رہا تھا۔اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے زیادہ سختی کی تو تنویر بگڑ بھی سکتا ہے اس لئے اس نے بس احتجاج تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھا تھا۔چند لمحوں تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا جگ تھا جو پانی سے بھرا ہوا تھا۔یہ جگ باتھ روم کی صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ تنویر نے پانی لارگن کے چہرے پر اچھال دیا۔کافی سارا پانی پڑنے سے اس کی ناک اور منہ سے نکلتا ہوا خون رک گیا اور چند لمحوں بعد لارگن ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔بے پناہ تکلیف اور جبڑا ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

" کیوں کا جواب مل گیا تمہیں۔اب اگر سوال کا جواب دینے کی بجائے کیوں کا لفظ منہ سے نکالا تو آنکھیں نکال دوں گا"....... تنویر نے پانی والا جگ فرش پر پھینکتے ہوئے لارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سنو لارگن اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے

جائیں گے اور تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا لیکن اگر تم نے ضدی پن کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہارا وہ حشر ہو گا کہ اس سے دنیا عبرت پکڑے گی"۔صفدر نے لارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم۔تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔اصل میں کیا چاہتے ہو"....... لارگن نے رک رک کر کہا۔

" ہمیں وہاں پہنچنے کا کوئی محفوظ راستہ چاہئے اور بس"....... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" سچی بات یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔میری کمپنی کافی عرصہ پہلے وہاں مشینری سپلائی کرتی تھی۔پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔مادام روزی جب سے وہاں کی انچارج بنی ہے میرا اس سے رابطہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے کیونکہ مادام روزی اور میرا کافی طویل عرصے سے اختلاف تھا"....... لارگن نے جواب دیا۔

" تم نہیں جانتے تو کوئی ٹپ دو۔ہمیں بہرحال یہ بات معلوم کر کے ہی جانا ہے"....... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" مادام روزی کی مرضی کے بغیر وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔تمہیں مادام روزی کو کور کرنا ہو گا اور مادام روزی دو روز پہلے یہاں سراما آئی ہوئی تھی۔میں نے اسے کاسٹر کے ساتھ دیکھا تھا۔کاسٹر ایکریمیا کا بہت بڑا ایجنٹ ہے اور کاسٹر اور مادام روزی کے درمیان کافی طویل عرصے سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔کاسٹر مادام روزی کا دیوانہ ہے۔کاسٹر آج کل یہاں ہے۔اگر تم کسی طرح کاسٹر پر قابو پا لو

تو اس کی مدد سے مادام روزی کو قابو کر سکتے ہو۔اس کے بعد ہی کوئی ذریعہ بن سکتا ہے"...... لارگن نے اس بار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کاسٹر کہاں مل سکتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے خود کاسٹر سے ایک ضروری کام تھا اس لئے میں نے یہاں آنے سے پہلے اپنے آدمیوں کو اس کا ٹھکانہ تلاش کرنے کے لئے کہہ دیا تھا اور تمہارے آنے سے چند لمحے قبل مجھے میرے ایک آدمی نے کال کر کے بتایا تھا کہ اس نے اتفاق سے کاسٹر کو آرڈے روڈ پر ایک سرخ رنگ کی عمارت میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔اس نے اس عمارت کے بارے میں معلوم کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ عمارت ایکریمین ایجنٹوں کے زیر استعمال رہتی ہے اسے عام طور پر ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے۔میں نے اسے اس عمارت کی نگرانی کا حکم دے دیا تھا تاکہ جب کاسٹر وہاں سے نکل کر جائے تو وہ اس کا کوئی اور ٹھکانہ تلاش کرے تاکہ وہاں اس سے رابطہ ہو سکے"...... لارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے آدمی سے رابطہ ہو سکتا ہے۔میرا مطلب ہے فون پر"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس کے پاس کارڈلیس موبائیل فون ہے"...... کاسٹر نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر میز پر رکھا ہوا کارڈلیس فون اٹھایا۔

"اس کا مخصوص نمبر بتاؤ اور اس سے بات کر کے پوچھو کہ کیا کاسٹر ابھی تک عمارت کے اندر ہے یا نہیں اور اگر وہ کہے کہ اندر موجود ہے

تو اسے ہمارے متعلق بتا دینا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے"...... صفدر نے کہا اور لارگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک نمبر بتا دیا۔فون پیس میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس لئے صفدر نے سب سے پہلے وہ بٹن دبایا پھر لارگن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔چند لمحے گھنٹی بجتی رہی پھر ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو راڈش بول رہا ہوں"...... بولنے والا لہجے سے ایکریمی ہی لگتا تھا۔صفدر نے آگے بڑھ کر فون پیس بندھے ہوئے لارگن کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو لارگن بول رہا ہوں"...... لارگن نے کوشش کر کے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"کاسٹر ابھی تک ریڈ ہاؤس میں ہے یا نہیں"...... لارگن نے پوچھا۔

"یس باس وہ اندر ہی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اچھا سنو میرے دو مہمان تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔دونوں ایکریمی ہیں وہ تم سے میرا نام لیں گے تم نے ان سے ہر ممکن تعاون کرنا ہے۔تم بتاؤ کہ تم ریڈ ہاؤس کے کس طرف موجود ہو"۔لارگن نے کہا۔

"باس میں ریڈ ہاؤس کے پھاٹک کے سامنے ایک زیر تعمیر عمارت کے گیٹ کے اندر والی طرف موجود ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... لارگن نے کہا اور صفدر نے بٹن دبا کر فون پیس آف کر دیا۔

"او کے مسٹر لارگن چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تمہیں آسان موت مارا جائے گا"...... اس بار صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارگن کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ لارگن کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چونکہ مشین پسٹل پر سائیلنسر لگا ہوا تھا اس لئے کرچ کرچ کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی گولیاں ٹھیک لارگن کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

"آؤ تنویر"...... صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

درد کی تیز لہر نے جوانا کے تاریک پڑے ہوئے ذہن کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی دور ہونے لگ گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے ایک لمحے میں چیک کر لیا کہ اسے ایک دیوار کے ساتھ موٹی موٹی زنجیروں سے جکڑ دیا گیا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی خاور بھی اسی طرح زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا لیکن اس کا جسم لٹکا ہوا اور گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ ایک لمبے قد مگر چھریرے جسم کا آدمی خاور کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ دوسرے لمحے اس آدمی نے سوئی خاور کے بازو سے باہر کھینچی اور پھر خالی سرنج کو ایک طرف پھینک کر وہ واپس مڑا اور ایک نظر جوانا کو دیکھ کر سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ بتا کر جاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں"...... جوانا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کاسٹر کی قید میں"...... اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔اس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔اسی لمحے خاور کی کراہ سنائی دی اور جوانا نے چہرہ خاور کی طرف موڑ دیا۔

"یہ ۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... خاور نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی کاسٹر کی قید میں ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد موجود فولادی زنجیروں کو اپنے جسم کو آگے پیچھے کر کے چیک کرنا شروع کر دیا۔لیکن زنجیریں خاصی موٹی تھیں اور جوانا کے جسم کو اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کا جسم بس معمولی سی حرکت کر سکتا تھا۔اس کے دونوں بازو اس کے سر کے اوپر کر کے دیوار میں زنجیروں سے جکڑ دیئے گئے تھے۔

"کاسٹر کون ہے"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوانا اسے کوئی جواب دیتا اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔اس کا قدم لمبا اور جسم سڈول تھا لیکن اس کے چہرے کے خطوط ایسے تھے کہ جیسے وہ ایکریمین اور ایشیائی مخلوط نسل کا ہو۔اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی۔پیشانی تنگ تھی لیکن جبڑے خاصے بھاری تھے۔ناک کی بناوٹ منگولوں جیسی تھی۔سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔اس کے

چہرے پر سفاکی اور سختی خصوصی طور پر نمایاں تھی۔

"تو تم ماسٹر کلرز کے جوانا ہو اور آج کل علی عمران کے ملازم ہو۔کیوں"...... اس نوجوان نے اندر داخل ہو کر جوانا کے سامنے آکر رکتے ہوئے کہا اس نوجوان کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جو درمیانے قد اور چھریرے جسم کا تھا۔اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس نے ایک ہاتھ میں خار دار کوڑا اور دوسرے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"کیوں کا جواب بعد میں دوں گا پہلے تم بتاؤ کہ تمہارا نام کاسٹر ہے"...... جوانا نے خشک اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"تم میرا نام کیسے جانتے ہو"...... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس آدمی نے جس نے ہمیں انجکشن لگائے تھے۔بتایا تھا کہ ہم کسی کاسٹر کی قید میں ہیں اس لئے میں نے پوچھا تھا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ہاں میرا نام کاسٹر ہے اور سنو میں تشدد کرنے میں ایکریمیا میں مشہور ہوں۔میرے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے خود ہی بتا دو کہ عمران کہاں ہے"...... کاسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماسٹر پاکیشیا میں ہے۔کہو تو اس کے فلیٹ کا نمبر بھی بتا

دوں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو مجھے معلوم ہے کہ وہ یہاں پہنچ چکا ہے"۔ کاسٹر نے اس بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر پہنچ چکا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو تلاش کر لو۔ لیکن ایک بات بتا دوں میرا نام جوانا ہے سمجھے۔ تم نے مجھ پر ہاتھ ڈال کر اپنی زندگی کے ساتھ سب سے بھیانک مذاق کیا ہے"...... جوانا کے لہجے میں بھی غراہٹ کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ تو تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ مجھ پر۔ کاسٹر پر"...... کاسٹر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے اس ساتھی کی طرف مڑا جو ہاتھ میں کوڑا اور مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔

"مشین گن مجھے دو گرڈے اور اس کے جسم پر اس وقت تک کوڑے برساتے رہو جب تک اس کی روح نہیں نکل جاتی۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو گولیوں سے اڑا دوں گا"...... کاسٹر نے چیختے ہوئے اس پہلوان نما آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس پہلوان نما آدمی نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاسٹر کی طرف اچھال کر وہ کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا جوانا کی طرف بڑے جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ خواہ مخواہ کے تشدد کا کوئی فائدہ نہیں مجھ سے بات کرو"...... اچانک خاور نے تیز آواز میں کہا تو کاسٹر اس کی طرف متوجہ

ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر گرڈے کو روک دیا۔

"راجر تم نے ان کے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دینا سمجھے"۔ جوانا نے غصے سے چیختے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں جوانا کہ خواہ مخواہ تشدد کا نشانہ بنوں۔ جب ہم بے بس کر دیئے گئے ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے جھوٹی بہادری دکھانے کی"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سمجھدار لگتے ہو مسٹر راجر۔ تم بتاؤ کہ عمران کہاں ہے"۔ کاسٹر نے مسکراتے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم عمران کو کیوں تلاش کر رہے ہو"...... خاور نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف میرے سوال کا جواب دو"...... کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام میں نے سنا ہوا ہے کاسٹر اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ تم ایکریمیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہو لیکن تمہارا رویہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کی بجائے کسی گھٹیا بدمعاش جیسا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے اس بدمعاشانہ انداز میں تم اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر لو گے"۔ خاور نے جواب دیا۔

"ہونہہ تو تم اب مجھے اس طرح چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو گرڈے پہلے اس راجر صاحب پر کوڑے برساؤ۔ اس جوانا کو بعد میں دیکھ لیں گے"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گرڈے نے

تیزی سے رخ بدلا اور خاور کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے گرڈے کا بازو لہرایا اور خار دار کوڑا ہوا میں سائیں کی تیز آواز پیدا کرتا ہوا خاور کے جسم پر پوری قوت سے پڑا۔ خاور کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ پہلے کوڑے سے اس کا صرف لباس ہی پھٹا تھا۔ اس کے جسم پر کوئی ضرب نہ آئی تھی لیکن اب ظاہر ہے دوسری ضرب نے براہ راست اس کے جسم کی بوٹیاں اڑا دی تھیں۔

"میں کہتا ہوں رک جاؤ"...... جوانا نے وحشی سانڈ کی طرح ڈکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے گرڈے کا ہاتھ دوسری بار فضا میں لہرایا لیکن پھر اس سے پہلے کہ دوسرا کوڑا خاور کے جسم پر پڑتا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گرڈے چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور اس بار کاسٹر اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا چھریرے بدن کا نوجوان دونوں چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر گرے۔ کاسٹر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی اچھل کر دور جا گری تھی۔ وہ دونوں ہی فرش پر گر کر چند لمحے تڑپے پھر جھٹکے لے کر ساکت ہو گئے۔ جوانا حیرت سے خاور کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے فولادی کنڈے میں جکڑے ہوئے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مشین پسٹل نظر آ رہا تھا اور گولیاں اس مشین پسٹل سے ہی نکل رہی تھیں۔ خاور کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"یہ یہ تم نے کیسے کر لیا ہے۔ یہ چھوٹا سا مشین پسٹل کہاں سے آگیا"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری کلائی میں موجود تھا۔ اس کے اوپر فولادی کڑا تھا اس لئے یہ حرکت نہ کر رہا تھا لیکن کوڑے کی ضرب اس قدر شدید تھی کہ میرے جسم نے بری طرح جھٹکا کھایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ مشین پسٹل کڑے کے دباؤ سے نکلا اور مخصوص الاسٹک کی وجہ سے یہ خود بخود میرے ہاتھ میں پہنچ گیا"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کڑے میں جکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ کو پکڑ کر کڑے سے نیچے کھینچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ ہاتھ فولادی کڑے سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس ہاتھ کی طرف بڑھایا جس میں مشین پسٹل موجود تھا۔ مشین پسٹل چونکہ کلائی کے ساتھ ایک مخصوص الاسٹک سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ ہاتھ کھول دینے کے باوجود نیچے نہ گر سکتا تھا اور اس کی وجہ سے ہاتھ نیچے بھی نہ کھینچا جا سکتا تھا اس لئے خاور نے دوسرے خالی ہاتھ کو کڑے سے نکالنے کی کوشش کی تھی اور وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا تھا اس نے آزاد ہاتھ بندھے ہوئے ہاتھ والے کڑے تک پہنچایا اور اس کا بٹن پریس کیا اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود جکڑی ہوئی فولادی زنجیریں کھل کر نیچے جا گریں۔ خاور تیزی سے نیچے اپنے پیروں پر جھکا اور پھر دونوں پیروں کے گرد موجود کڑے بھی اس نے کھول لئے۔

دوسرے لمحے وہ تیزی سے جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جوانا بھی ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔

" تم زخمی تو نہیں ہوئے"...... جوانا نے آزاد ہوتے ہی خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں۔ ہاں اگر دوسری ضرب پڑ جاتی تو یقیناً بوٹیاں اڑ جاتیں"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم اس کاسٹر کو دیکھو میں باہر کا راؤنڈ لگا آؤں"...... جوانا نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف لپکتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خاور کاسٹر کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کاسٹر زندہ تھا۔ کاسٹر کے کولہے اور ٹانگوں پر گولیاں لگی تھیں اور خاور نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ وہ زندہ رہ جائے۔ البتہ اس کے زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا اور خاور سمجھتا تھا کہ اگر اس خون کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو کاسٹر مر بھی سکتا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ ایک دیوار میں موجود الماری دیکھ کر چونک پڑا وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ الماری کے ایک خانے میں تیزاب کی کئی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے تیزاب فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے کاسٹر کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دیا۔ اس طرح وہ

زخموں کو جلا کر خون کو بند کرنا چاہتا تھا۔ جہاں تیزاب گرا۔ وہاں چرچراہٹ کے ساتھ ہی دھواں اٹھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی کاسٹر کے حلق سے انتہائی خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ زخم پر تیزاب گرنے سے جو شدید ترین تکلیف اسے پہنچی تھی اس نے اسے ہوش دلا دیا تھا۔ وہ بری طرح تڑپنے لگا لیکن خاور نے کارروائی جاری رکھی اور گولیوں کے تین زخم اس نے تیزاب سے جلا دیئے کاسٹر ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا لیکن اب کم از کم وہ فوری طور پر موت کے منہ میں جانے سے بچ گیا تھا اس نے تیزاب کی بوتل کا ڈھکن بند کیا اور بوتل کو ایک طرف رکھ کر اس نے جھک کر کاسٹر کو بازو سے پکڑ کر اسے اس دیوار کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا جس میں زنجیریں لٹکی ہوئی تھیں لیکن ابھی وہ اسے دیوار کے قریب لے جانے میں کامیاب ہوا تھا کہ اچانک وہ اچھل کر تیزی سے دروازے کی سائیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ کیونکہ دروازے کی دوسری طرف سے اسے کئی قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازوں کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ آنے والا جوانا نہیں بلکہ کاسٹر کے ہی ساتھی ہوں گے کیونکہ جوانا آتا تو صرف اس کے قدموں کی آواز ہی سنائی دیتی۔

" خاور ہم اندر آ رہے ہیں ہم پر فائر نہ کھول دینا"...... دروازے کی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جوانا کے ساتھ صفدر، صدیقی، تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے چونکہ سراپا پہنچنے سے

پہلے جب عمران نے سب ساتھیوں کو گروپس میں تقسیم کیا تھا تو ان سب کا میک اپ وہیں کر دیا تھا کیونکہ سب کے کاغذات تیار ہو چکے تھے ۔یہی وجہ تھی کہ باوجود اس کے کہ صفدر اور اس کے ساتھی میک اپ میں تھے خاور نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔

"آپ لوگ کیسے یہاں پہنچ گئے"...... خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کاسٹر کے بارے میں ٹپ ملی تھی کہ کاسٹر کا تعلق لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج مادام روزی سے بے حد گہرا ہے اور وہ اس وقت یہاں ریڈ ہاؤس میں موجود ہے ۔چنانچہ ہم یہاں پہنچے ہی تھے کہ ہم نے جوانا کو پھاٹک سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چیک کر لیا اس طرح صورت حال بدل گئی ورنہ شاید تنویر تو یہاں ریڈ الرٹ ریڈ کر دیتا۔ جوانا نے بھی ہمیں پہچان لیا جس گروپ نے ہمیں یہاں کی ٹپ دی تھی اس کا آدمی باہر نگرانی کر رہا تھا اور ہم اس سے ہی معلومات حاصل کر رہے تھے کہ جوانا نظر آ گیا چنانچہ ہم یہی سمجھے کہ عمران صاحب ہم سے پہلے کاسٹر تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ اس آدمی کا وہیں خاتمہ کر کے ہم نے جوانا کو آواز دی اور پھر ہم جوانا کے ساتھ ریڈ ہاؤس میں آ گئے ۔جوانا اندر موجود چھ افراد کی گردنیں توڑ کر اب باہر کی چیکنگ کر رہا تھا۔ اس نے تمہارے اور اپنے یہاں تک پہنچنے کے متعلق بتایا تو ہم یہاں آ گئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"اوہ اسی لئے کاسٹر ہم سے عمران صاحب کے بارے میں پوچھ رہا تھا

اس کا مطلب ہے کہ یہی وہ آدمی ہے جسے ایکریمیا نے یہاں ہمیں روکنے کے لئے بھیجا تھا"...... خاور نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں لیکن یہ زندہ بھی ہے یا مر گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"زندہ ہے ۔اس کے زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا ۔یہاں تیزاب کی بوتلیں موجود تھیں میں نے تیزاب ڈال کر اس کے زخم جلا دیئے ۔اب میں اسے ان زنجیروں میں جکڑنا چاہتا تھا کہ میں نے باہر بہت سے آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنیں تو میں اسے چھوڑ کر دروازے کے قریب پہنچ گیا ۔ تم نے اچھا کیا کہ آواز دے دی ورنہ"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے زیادہ افراد کے قدموں کی آوازیں سن کر چونک پڑنا ہے اسی لئے میں نے آواز دی تھی"...... صفدر نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کاسٹر سے کیا پوچھنا ہے"...... تنویر نے اچانک ان کے درمیان ہونے والی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"پوچھنا کیا ہے ۔لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچنے کا کوئی راستہ تلاش کرنا ہے اور کیا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اسے پہلے زنجیروں میں جکڑ دیں پھر اس سے بات چیت کریں یہ ایکریمیا کا خاصا تیز اور فعال ایجنٹ ہے ۔یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر جوانا اور صدیقی نے مل کر بے ہوش پڑے ہوئے کاسٹر

کو اٹھا کر زنجیروں میں جکڑ دیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح پہلے جوانا اور خاور زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

" ویسے ایک بات ہے خاور جوانا نے مجھے یہاں ہونے والی جھڑپ کی جو تفصیل بتائی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ورنہ یہ آدمی نجانے تم دونوں کا کیا حشر کر دیتا"...... صفدر نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس میں میری ذہانت کا اتنا دخل نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا۔ کڑے سے میرا ہاتھ نکل تو سکتا تھا۔ لیکن کوشش کرنے کے بعد اور ظاہر ہے ان کی موجودگی میں یہ کوشش نہیں ہو سکتی تھی جب کہ دائیں کلائی پر موجود اس خصوصی مشین پسٹل پر کڑے کا دباؤ تھا اس لئے میں اسے بھی ہاتھ تک نہ لے جا سکتا تھا۔ یہ تو کوڑے کی خوفناک ضرب نے کام دکھایا اور جسم نے جو شدید جھٹکا کھایا اس کے نتیجے میں پسٹل خود بخود اچھل کر ہاتھ پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد ہاتھ موڑ کر فائر کھولنا مشکل نہ رہا۔ البتہ میں نے جان بوجھ کر کاسٹر کے کولہے اور ٹانگوں کو نشانہ بنایا تاکہ یہ فوری طور پر بے بس بھی ہو جائے اور ہلاک بھی نہ ہو"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اسے تم پر کوڑے برسانے کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ پہلے ہی اپنی زخموں پر تیزاب ڈلوا کر یہ خمیازہ بھگت چکا ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دیوار

سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے کاسٹر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

" صدیقی تم کیپٹن شکیل اور جوانا کے ساتھ باہر جا کر خیال رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے ساتھی اچانک آ جائیں"...... صفدر نے صدیقی، کیپٹن شکیل اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ اسی لمحے کاسٹر کے بے حس و حرکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگ گئے۔ جب یہ تاثرات واضح ہوئے تو خاور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کاسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔ چہرے کے خدوخال بگڑ سے گئے تھے۔

" تم۔ تم لوگ کون ہو"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی کاسٹر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سامنے کھڑے صفدر اور اس کے ساتھ موجود تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم بھی جوانا کی طرح عمران کے ساتھی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کاسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اس کا رخ خاور کی طرف تھا۔

" تم۔ تم نے یہ فائرنگ کیسے کر لی اور تم آزاد کیسے ہو گئے۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ گیم نہیں آئی"...... کاسٹر نے کہا۔

" کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔ فی الحال ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کاسٹر ہمیں معلوم ہے کہ تم ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ ہو اور شاید کسی خفیہ ایجنسی کے چیف یا سیکنڈ چیف بھی ہو گے۔ تمہارے تعلقات مادام روزی سے بے حد گہرے ہیں۔ اس قدر گہرے کے دو روز پہلے مادام روزی کو تمہارے ساتھ دیکھا بھی گیا ہے اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ تمہیں یہاں اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو لیڈیز آئی لینڈ پر اپنا مشن مکمل کرنا چاہتی ہے تم اسے یہیں روک لو یا ختم کر دو۔ ان سب باتوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تمہارے ذریعے بہرحال ہم لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بات تم بتاؤ گے کہ کس طرح اور کس راستے سے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری معلومات پر مجھے کوئی حیرت نہیں ہے کیونکہ تم لوگوں کی کارکردگی کی مثالیں دی جاتی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ میں یہاں تم لوگوں کے خاتمے کے لئے کام کر رہا تھا اور مادام روزی یہاں آئی تو کچھ دن رہنے کے لئے تھی لیکن تمہاری آمد کو اطلاع ملتے ہی واپس چلی گئی۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ میں تمہیں کوئی راستہ یا طریقہ بتاؤں جس سے تم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ سکو تو معاف کرنا ایسا صرف اس وقت ممکن ہے جب تم میری ملاقات براہ راست علی عمران سے کراؤ"...... کاسٹر نے بڑے سادہ اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے کیونکہ اس بار ہم علیحدہ علیحدہ گروپوں کی صورت میں کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تم جس طرح چاہو مجھ پر تشدد کر سکتے ہو۔ چاہو تو جان سے بھی مار سکتے ہو۔ اس وقت میں جس پوزیشن میں ہوں میں تمہیں کسی بات سے بھی نہیں روک سکتا"۔ کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر عمران صاحب آجائیں تو تم انہیں کیسے بتاؤ گے جب تمہیں معلوم ہی نہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی بات سپیشل ٹرانسمیٹر پر مادام روزی سے کرا دوں گا اور بس۔ زیادہ سے زیادہ میں یہی کر سکتا ہوں"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہٹ جاؤ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے زبان نہیں کھولتا"۔ تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں کاسٹر پر اب تشدد کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو کچھ یہ جانتا تھا وہ اس نے بتا دیا ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ مادام روزی سے ہماری بات کرا دے گا لیکن اس سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ مسٹر کاسٹر کو گولی مار دی جائے اور ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں"...... صفدر نے انتہائی سپاٹ اور سرد بلکہ سفاک لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی ایک لمحے کے لئے اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

"گڈ یہ اچھا فیصلہ ہے"...... دوسرے لمحے تنویر نے مسرت بھرے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ زنجیروں میں جکڑے ہوئے کاسٹر کی طرف کیا اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ مت مارو رک جاؤ سنو میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... یکلخت کاسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شاید صفدر کے سفاک لہجے اور تنویر کے چہرے پر ابھر آنے والی سفاکی نے اسے موت کا چہرہ دکھا دیا تھا اور ظاہر ہے موت دنیا کی سب سے سفاک حقیقت ہے جس سے بہادر سے بہادر آدمی بھی اپنے طور پر تو بہرحال نظریں چرانے کی کوشش کرتا ہی ہے۔

"دیکھو مسٹر کاسٹر بہتر یہی ہے کہ تم بہادروں کی طرح مرد۔ سیکرٹ ایجنٹ اپنی زندگی میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے لیکن ایک نہ ایک لمحہ ایسا آ ہی جاتا ہے جب اسے بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے اور تم پر وہ لمحہ آ چکا ہے۔ اب آئیں بائیں شائیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس طرح کی باتیں کر کے تم نہ بچ سکو گے اور نہ یہاں تمہاری مدد کے لئے کوئی آسکے گا"...... صفدر نے پہلے کی طرف سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں البتہ اس سے فائدہ تم اٹھا سکتے ہو یا نہیں اس کا علم مجھے نہیں ہے"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"او کے بتاؤ۔ میرا وعدہ کہ اگر کوئی ایسی ٹپ ہوئی جو ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کے شمال مغرب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جاریز وہاں حکومت ایکریمیا کا ایک چھوٹا سا بحری اڈہ ہے۔ اس جزیرے سے لیڈیز آئی لینڈ تک زیر آب ایک خفیہ ٹنل بنائی گئی ہے جس میں شٹل گاڑی چلتی ہے بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ مادام روزی بھی اس ذریعے سے لیڈیز آئی لینڈ سے جاریز اور وہاں سے یہاں پہنچتی تھی۔ لیکن ظاہر ہے اس کی سختی سے حفاظت کی جاتی ہو گی۔ بہرحال یہ ایک ٹپ ہے۔ اگر تم فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ تم نے واقعی اچھی ٹپ دی ہے۔ فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا ہمارا اپنا کام ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ٹپ واقعی ان کے لئے اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن کی طرح تھی۔

"اب تم مجھے رہا کر دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں خاموشی سے واپس ایکریمیا چلا جاؤں گا اور تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ کروں گا"...... کاسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر کاسٹر۔ تمہیں رہا کرنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا صرف زندہ چھوڑنے کا وعدہ تھا اور یہ وعدہ ہم پورا کر رہے ہیں۔ اگر تم

ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتے ہو تو ہو جانا گڈ بائی"...... صفدر نے جواب دیا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت کرچ کرچ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی کاسٹر کی چیخ کمرے میں گونج اٹھی ۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔

"یہ ۔یہ تم نے کیا کیا"...... صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جس نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے بندھے ہوئے کاسٹر پر فائر کھول دیا تھا۔

"سوری مسٹر صفدر۔وعدہ تم نے کیا تھا میں نے نہیں اور میں اس جیسے دشمن کو زندہ چھوڑ کر جانے کا قائل ہی نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خود ہی یہاں بندھے بندھے مر جاتا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ کسی بھی طرح آزاد ہو سکتا تھا اور پھر یہ ہم پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑتا ۔ میں ان معاملات میں کسی گنجائش کا قائل نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا۔

"تنویر نے جو کچھ کیا ہے درست کیا ہے صفدر صاحب ۔ کاسٹر انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اس کا زندہ رہ جانا کسی بھی وقت ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا"...... کمرے میں موجود خاور نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سیکرٹ ایجنٹ تھا اور سیکرٹ ایجنٹ کی تربیت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ آخری لمحے تک جدوجہد کرتا ہے ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس نے اب بتایا ہے وہ سو فیصد درست نہ ہو اس لئے میں اسے ڈرانا چاہتا تھا کہ وہ ان زنجیروں میں جکڑے رہنے سے بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا۔میرا خیال تھا کہ اگر اس نے کوئی جھوٹ بولا ہے تو اس خوف سے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لئے سچ بول دے لیکن تنویر نے اسے ختم کر کے مسئلہ ہی ختم کر دیا۔اب ہمیں اسی پر بھروسہ کرنا ہوگا جو اس نے بتایا ہے"۔صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری صفدر ۔ میرے ذہن میں تو یہ خیال ہی نہ تھا"۔ تنویر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"بہرحال ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے ۔آؤ"...... صفدر نے بے اختیار کاندھے اچکائے اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ کمرے میں موجود صفدر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے تم یہاں ہو میں سمجھا تھا کہ تم لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری تباہ کرنے کے بعد اب تک پاکیشیا واپس بھی جا چکے ہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ صدیقی تھا۔

"یہ کام ہم کر چکے ہوتے۔ اگر تنویر ضد نہ کرتا کہ عمران صاحب کی موجودگی ضروری ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اس طرح آنکھیں پھاڑیں جیسے اسے اچانک کم نظر آنے لگ گیا ہو۔

"زیادہ آنکھیں پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تمہاری طرح یہاں تفریح کرنے نہیں آئے۔ جوانا اور خاور کے مجبور کرنے پر ہم یہاں آگئے ہیں ورنہ اب تک ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ بھی چکے ہوتے"...... عمران

کے بولنے سے پہلے ہی تنویر نے منہ بنا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا مادام روزی کو یقین آگیا ہے کہ تم سب کی جنس واقعی بدل چکی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم نے ایک ایسی ٹپ حاصل کر لی ہے عمران صاحب کہ مادام روزی کو پتہ بھی نہ چلے گا اور ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں گے اور ایک بار وہاں ہمارا پہنچنا شرط ہے پھر مادام روزی یا اس کی لڑکیاں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا چادر سلیمانی کی ٹپ مل گئی ہے تمہیں۔ وہی چادر سلیمانی جسے پہن کر عمرو عیار دوسروں کی نظروں سے چھپ جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہماری بات چھوڑو تم بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا تیر مارے ہیں"۔ تنویر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیوں چوہان کیا تنویر کو بتا دیا جائے کہ کتنے تیر مارے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مارے ہوئے تیروں کی تعداد بتانے کا کیا فائدہ۔ آپ اس ایک تیر کے بارے میں بتا دیں جو نشانے پر لگا ہے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اگر تم سفارش کرتے ہو تو بتا دیتا ہوں۔ تو صاحبو ہوش وحواس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے گریبان بھی سنبھال لو۔ کیونکہ اس

مہنگائی کے دور میں گریبان پھاڑنے والوں کو دوسری قمیض تو ایک طرف بنیان بھی نصیب نہیں ہو گی تو صاحبو۔ ایک محترمہ ہے پینی اس کا ایک دوست ہے سارجر اور سارجر لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری کا انتظامی انچارج ہے۔ وہ لیڈیز آئی لینڈ سے خفیہ طور پر پینی سے ملنے آتا ہے۔ چنانچہ اس ٹاپ سیکرٹ کا علم ہمیں بھی ہو گیا اور ہم نے ان پر تیر چلایا اور یہ تیر ایسا نشانے پر لگا کہ ہمیں اس راستے کا علم ہو گیا جس کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور ......" عمران نے قصہ گوئی کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اور یہ راستہ جاریز آئی لینڈ سے زیر آب ٹنل کا ہے جس میں شٹل گاڑی چلتی ہے" ...... صفدر نے اچانک عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تمہیں پہلے سے معلوم ہے" ...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تمہارا خیال تھا کہ تم نے ہی یہ تیر مارا ہے" ...... تنویر نے ہنستے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تو صاحبو وہ اکلوتا تیر بھی نشانے پر نہیں لگ سکا" ...... عمران نے انتہائی ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ اس کے اس انداز پر کمرے میں موجود اس کے سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب ہم آپ کو اپنی تیر اندازی کا قصہ سناتے ہیں" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لارگن تک پہنچنے اور اس سے کاسٹر کی ٹپ حاصل کرنے کی بات بتا دی۔

" تو کاسٹر یہاں موجود ہے۔ اوہ خاصا انتظام کر رکھا ہے ایکریمیا والوں نے۔ کاسٹر تو خاص مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔ بات بعد میں کرتا ہے اور گولی پہلے چلاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے شاید قدرت نے تنویر کے ہاتھوں ہی اس کی موت لکھ رکھی تھی" ...... صفدر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ تو کیا کاسٹر ہلاک ہو گیا ہے" ...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جی ہاں میں تو اسے زندہ چھوڑ کر آ رہا تھا لیکن تنویر نے اس پر فائر کھول دیا" ...... صفدر نے جواب دیا۔

" لیکن تم لوگوں نے کاسٹر کو قابو کیسے کیا وہ آسانی سے تو ہاتھ آنے والا نہیں تھا" ...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" یہ کارنامہ جوانا اور خاور کا ہے۔ ہم جب کاسٹر تک پہنچے تو یہ کاسٹر کو پہلے ہی زیر کر چکے تھے" ...... صفدر نے جواب دیا۔

" ویری گڈ اس کا مطلب ہے کہ چیف نے سیکرٹ سروس میں واقعی نورتن بھرتی کر رکھے ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب ساتھی ہنس پڑے۔

" تمہیں تو غلط فہمی ہے کہ بس تم ہی سب کچھ کر سکتے ہو"۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اگر کچھ کر سکتا تو اب تک ایسے بغیر نشانے کے تیر مارتا پھرتا"...... عمران نے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد خاور نے جوانا اور اپنی کارروائی کی تفصیل بتائی۔

"گڈ شو خاور۔ اس کاسٹر کے سامنے سچوئشن کو کنٹرول کر لینا واقعی کارے دارد تھا۔ گڈ شو"...... عمران نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا تو خاور کا چہرہ فطری مسرت سے دمک اٹھا۔

"شکریہ عمران صاحب آپ کے یہ چند الفاظ میرے لئے اعزاز کا درجہ رکھتے ہیں"...... خاور نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اب جب کہ یہ بات سامنے آ گئی ہے۔ تنویر کی خواہش تھی کہ ہمارا گروپ براہ راست وہاں پہنچ جائے لیکن جوانا اور خاور کی وجہ سے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا۔ ظاہر ہے جوانا اور خاور نے آپ کو یہ سب کچھ بتا دینا تھا۔ اس طرح آپ کو بھی اس راستے کے بارے میں معلوم ہو جاتا۔ اس لئے ہم یہاں آ گئے کہ اگر آپ کو معلوم ہونا ہی ہے تو پھر کیوں نہ مل کر کوئی پلاننگ بنائی جائے۔ یہ تو اب آپ سے ملنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ خاور اور جوانا کے بتانے سے پہلے آپ اس چینی اور سارجر کے ذریعے اس راستے کے بارے میں از خود ہی معلومات حاصل کر چکے ہیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ یہاں آ گئے۔ گروپس علیحدہ بنانے کا مقصد

صرف اتنا تھا کہ کاسٹر اور اس کے آدمیوں کو ہمارے متعلق اطلاع نہ مل سکے لیکن اب جب کہ کاسٹر ختم ہو چکا ہے تو ظاہر ہے اس کے آدمی از خود کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور جب تک ایکریمیا سے کاسٹر کی جگہ کسی اور ایجنٹ کو بھیجا جائے گا ہم یہاں سے جا چکے ہوں گے۔ البتہ صرف جاریز سے لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کا راستہ معلوم ہو جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی عام سا ریلوے کا سفر ہو گا اور ہم ٹکٹیں لے کر اس پر سوار ہو جائیں گے اور لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں گے ظاہر ہے اس راستے کو جب بے حد خفیہ رکھا گیا ہے تو اس کی حفاظت کے بھی انتہائی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو انتظامات بھی ہوں گے وہاں جا کر خود ہی پتہ چل جائے گا۔ اب تم یہاں بیٹھ کر ترکیبیں نہ سوچنا شروع کر دینا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے عمران صاحب ہمیں اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے جو کچھ ہو گا بہرحال اس سے نمٹ لیا جائے گا"۔ اچانک چوہان نے تنویر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اب سیکرٹ سروس آہستہ آہستہ ایکشن سروس میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو کام تم ایک سال کی سوچ بچار کے بعد کرتے ہو وہ ایکشن ایک لمحے میں کر لیتا ہے اس لئے یہ سیکرٹ سروس ٹائپ کا کام اپنے پاس ہی

رکھا کرو"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تنویر ہر جگہ جذباتی پن کام نہیں کر دیا کرتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں ہمارے لئے لوگ پھولوں کے ہار لئے کھڑے ہوں گے"۔ اچانک صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہاں کے لوگ ہمارا استقبال کریں گے لیکن یہاں بیٹھ کر تجویزیں سوچنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا اور یہ بھی بتا دوں کہ کاسٹر اور مادام روزی کے بھی تعلقات ہیں اس لئے کاسٹر کی موت کی خبر جیسے ہی روزی تک پہنچے گی وہ اور زیادہ محتاط ہو جائے گی ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اس شٹل کو ہی تباہ کر دے یا کم از کم بلاک کر دے۔ اس لئے ہمیں فوراً وہاں تک پہنچنا چاہئے"...... تنویر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تنویر کی بات میں واقعی وزن ہے صفدر۔ ویسے بھی کاسٹر کی موت کی اطلاع ایکریمیا پہنچے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ اب تک پہنچ بھی گئی ہو اور مادام روزی بھی ایکریمیا کی ہی ایجنٹ ہے اس لئے اسے یقیناً اطلاع کی جائے گی اس لئے ہمیں یہاں سے فوراً کوچ کرنا چاہئے"...... اس بار عمران نے بھی تنویر کی بات کی پرزور انداز میں تائید کر دی تو تنویر اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ جس کی وہ اس قدر زور شور سے مخالفت کر رہا تھا وہی اس طرح کھلے عام اس کی تائید بھی کر سکتا ہے۔

"تم واقعی کھلے دل کے مالک ہو"...... تنویر نے کہا اور عمران بے

اختیار مسکرا دیا۔

"تم سے بہرحال کم ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"عمران صاحب جولیا اور صالحہ کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ ملی ہے آپ کو"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"رپورٹ کیا ملنی ہے۔ جب بھی ملے گی یہی کہ ہم یہاں بخیریت ہیں۔ ہماری شادیاں بڑی دھوم دھام سے ہو چکی ہیں اور ہمارے نصف بدتر واقعی نصف بدتر ہیں وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کمرے میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔

"تم نے ان دونوں کو علیحدہ کر کے زیادتی کی ہے۔ نجانے وہ کن حالات سے گزر رہی ہوں"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جولیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے سمجھے۔ وہ جب کام کرنے پر آتی ہے تو ہم سب پر بھی بھاری پڑتی ہے اور اب صالحہ کے ساتھ ہونے سے تو معاملہ دو آتشہ ہو چکا ہے اس لئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب اب جاریز آئی لینڈ جانے کے لئے کیا پلاننگ کی جائے۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ جزیرہ ایکریمیا کی بحری فورس کے قبضے میں ہے اور وہاں صرف نیوی کے مخصوص ہیلی کاپٹر ہی اتر سکتے ہیں"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"سارجر کا تعلق نیوی سے نہیں ہے اور سارجر مادام روزی سے بھی

چھپ کر یہاں آتا ہے۔ سارجر نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں بظاہر تو نیوی کا ایک چھوٹا سا اڈہ ہے لیکن دراصل وہاں بین الاقوامی سمگلروں نے باقاعدہ ایک چھوٹا سا شہر بسا رکھا ہے۔ البتہ نیوی کے اعلیٰ حکام تک ان کی دی ہوئی رشوت کی بھاری رقمیں جاتی ہیں اس لئے سرکاری طور پر اسے ظاہر نہیں کیا جاتا۔ وہاں باقاعدہ نیوی کی طرف سے ایک چھوٹا ہوائی اڈہ موجود ہے اور چھوٹے جہاز چارٹر کر کے وہاں پہنچا بھی جا سکتا ہے اور وہاں سے آیا بھی جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہاں آنے سے پہلے میں نے ایک ایئر کمپنی سے اس سلسلے میں معاملات طے کر لئے تھے۔ اگر تم یہاں نہ ملتے تو شاید اب تک ہم وہاں پہنچ بھی چکے ہوتے۔ اب البتہ ایک کی بجائے دو جہاز چارٹر کرانے پڑیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہم وہاں کس حیثیت سے جائیں گے۔ لامحالہ وہاں مادام روزی کے مخبر تو موجود ہوں گے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں ایک ایسی تنظیم کا چیف موجود ہے جس کا اڈہ جاریز میں بھی ہے۔ ہم اس تنظیم کے نمائندے بن کر وہاں جائیں گے کاغذات بھی تیار ہو جائیں گے اور اس تنظیم کے آدمی وہاں ہمارا استقبال بھی کریں گے"...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں نے مطمئن انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مادام روزی اپنے مخصوص دفتر میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل کے مطالعے میں غرق تھی کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام روزی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام روزی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام ایکریمیا سے بلیک سٹار کے چیف جناب رالفگر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا کراؤ بات"...... روزی نے چونک کر کہا۔

"ہیلو رالفگر بول رہا ہوں چیف آف بلیک سٹار"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر میں روزی بول رہی ہوں فرمایئے"...... مادام روزی نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام روزی سراما میں کاسٹر کو اس کے خاص اڈے میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا پاکیشیا کے علی عمران کے ساتھیوں نے کیا ہے"۔ دوسری طرف سے راگر نے کہا تو مادام روزی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ کیا کاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے کیسے۔ وہ تو انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ تھا وہ کیسے آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے"...... مادام روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی بے حد منجھا ہوا تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اور میں نے اسے اس لئے سراما بھیجا تھا کہ میرا خیال تھا کہ وہ ڈائریکٹ ایکشن کرنے والا آدمی ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھال لے گا لیکن میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے وہ خود ان کے ہتھے چڑھ کر ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن سر آپ کو کیسے اطلاع ملی کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سراما میں کوئی اور چکر چل گیا ہو۔ آپ کو کاسٹر کی فطرت کا تو اندازہ ہے"...... مادام روزی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق کاسٹر نے عمران کے ایک ساتھی ماسٹر کلرز کے جوانا کو سراما میں ٹریس کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے جوانا اور اس کے دوسرے ساتھی کو اغوا کرا کر ایک خصوصی اڈے

ریڈ ہاؤس میں پہنچوا دیا۔ وہ اس سے عمران کے متعلق تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ان دونوں کو وہاں بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا تھا۔ اس کے بعد جب کاسٹر کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو اس سے رابطہ قائم کیا گیا لیکن ریڈ ہاؤس سے کوئی جواب نہ ملا تو ریڈ ہاؤس کی چیکنگ کی گئی تو وہاں سے کاسٹر کی لاش زنجیروں میں جکڑی ہوئی دستیاب ہوئی۔ اس کے علاوہ ریڈ ہاؤس میں موجود تمام افراد ہلاک کر دیئے گئے تھے اور وہ جوانا اور اس کا ایکریمی ساتھی دونوں غائب تھے۔ چنانچہ مجھے اطلاع کی گئی میں نے ان کی تلاش کا حکم تو دے دیا ہے لیکن مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کہ وہ لوگ دستیاب ہو سکیں گے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ کاسٹر ویسے تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ وہ آسانی سے زبان نہیں کھول سکتا تھا لیکن اس کے مقابل بھی اس جیسے ہی ایجنٹ تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کاسٹر سے کوئی ایسی معلومات حاصل کر لی ہوں جس سے وہ لوگ تمہارے جزیرے کے لئے خطرہ بن سکیں"۔ راگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاسٹر سے وہ لوگ کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے اور ویسے بھی وہ لوگ یہاں کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جارجز آئی لینڈ سے زیر آب ٹنل والا راستہ تو سرکاری طور پر ختم ہو چکا ہے۔ کیا اسے عملی طور پر بھی ختم کیا گیا ہے یا وہ موجود ہے"۔

اچانک رانگر نے کہا تو مادام روزی بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ تو کب سے ختم ہو چکا ہے جناب مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے"۔ مادام روزی نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کے انتظامی انچارج سارجر کو جانتی ہو تم"....... رانگر نے پوچھا۔

"سارجر کو جی ہاں جانتی ہوں کیوں"....... مادام روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سارجر کی لاش ایک ہوٹل کے کمرے سے دستیاب ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی دوست لڑکی پینی کی لاش بھی ملی ہے اور سارجر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اسی روز سراما پہنچا تھا۔ وہ کس راستے سے لیبارٹری سے سراما پہنچ گیا"....... دوسری طرف سے رانگر نے سخت لہجے میں کہا تو مادام روزی کے چہرے کے عضلات جیسے سکڑ سے گئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سارجر سراما گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ گذشتہ ایک ماہ سے تو نہ یہاں سے کوئی گیا ہے اور نہ یہاں کوئی آیا ہے"....... مادام روزی نے کہا۔

"مادام روزی اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو شاید اب تک قبر میں اتر چکی ہوتی لیکن یہ صرف تمہاری ذات ہے کہ مجھے نرمی اختیار کرنی پڑ رہی ہے۔ مجھے تو تمہارے بھی سراما پہنچنے کی حتمی اطلاع مل چکی ہے۔ تم وہاں کاسٹر کے ساتھ دیکھی گئی ہو اور سارجر والی بات بھی درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جاریز آئی لینڈ والا راستہ ابھی تک موجود ہے

اور نہ صرف موجود ہے بلکہ اسے خفیہ طور پر استعمال بھی کیا جا رہا ہے اور سارجر کی لاش جس حالت میں دریافت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے۔ اس سے عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس پر یہ تشدد اس راستے کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یقیناً یہ کام بھی عمران یا اس کے ساتھیوں کا ہوگا اور اب تم میرا مطلب آسانی سے سمجھ رہی ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھی اس راستے کو استعمال کر کے یا تو اب تک لیڈیز آئی لینڈ پہنچ چکے ہوں گے یا پہنچنے والے ہوں گے اور ایک بار یہ لوگ وہاں داخل ہو گئے تو پھر تم کیا کوئی بھی انہیں لیبارٹری کو تباہ کرنے سے نہ روک سکے گا اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں۔ تم فوری طور پر حرکت میں آ جاؤ۔ اس راستے کو فوری طور پر بلاک کرا دو اور پورے جزیرے کو اچھی طرح چیک کرو۔ جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو"....... رانگر نے انتہائی سخت اور ترش لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ آپ کا یہ احسان میں ساری زندگی نہ بھولوں گی اور ہمیشہ آپ کی کنیز رہوں گی"....... روزی نے جواب دیا۔

"تم پوری طرح ہوشیار رہو۔ اس وقت یہی بات سب سے ضروری ہے گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام روزی نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے نئی زندگی ملی ہو اور یہ تھی بھی حقیقت اسے

معلوم تھا کہ اگر رافگر یہ اطلاع اوپر دے دیتا کہ ایسا راستہ موجود ہے اور اسے غیر سرکاری طور پر استعمال بھی کیا جا رہا ہے تو یقیناً اسے دنیا کی کوئی طاقت بھیانک موت سے نہ بچا سکتی تھی۔ رافگر نے واقعی اس پر احسان کیا تھا یا شاید رافگر نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ وہ موجودہ حالات میں مادام روزی کو علیحدہ کرنے کا رسک نہ لے سکتا تھا۔ بہرحال جو کچھ بھی تھا بہرحال اس کی زندگی بچ گئی تھی۔ اس نے جلدی سے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ماریانہ بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں ماریانہ"...... مادام روزی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سارجر کب گیا ہے سراما"...... مادام روزی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سارجر۔ مگر۔ مگر۔ وہ۔ تو"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو ماریانہ میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ جب تک میں

تمہیں حکم نہ دوں تم نے یہاں سے کسی کو سراما نہیں جانے دینا اور نہ کوئی سراما سے یہاں آئے۔ لیکن اس کے باوجود سارجر وہاں پہنچ گیا۔ کیوں"...... مادام روزی کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"آئی ایم سوری مادام واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ سارجر کے بارے میں میرے کیا جذبات ہیں۔ میں اپنی غلطی کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"...... ماریانہ کی رو دینے والی آواز سنائی دی۔

"سارجر کو سراما میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے تمہیں کتنی بار بتایا تھا کہ سارجر صرف تمہیں بے وقوف بناتا ہے وہ دراصل پیسے کا دیوانہ ہے لیکن تمہیں اس معاملے میں اپنے آپ پر بھی اختیار نہیں رہتا بہرحال چونکہ مجھے معلوم ہے کہ سارجر کی ہلاکت کا سن کر تمہارا کیا حال ہو رہا ہو گا اس لئے میں تمہیں اس بار معاف کر دیتی ہوں۔ آئندہ اگر مجھے کسی کوتاہی کی اطلاع ملی تو پھر تمہارا انتہائی عبرتناک حشر ہو گا"...... مادام روزی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں۔ میں۔ مادام"...... ماریانہ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نجانے کس طرح اپنے آپ کو دھاڑیں مار کر رونے سے روکے ہوئے ہے۔

"سنو فوری طور پر ٹنل کو بلاک کر دو۔ فوری طور پر اور جب تک میں نہ کہوں اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں ہونا چاہئے"...... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام"...... ماریانہ نے جواب دیا۔

"کوئی سراماجرے سے آیا تو نہیں"...... مادام روزی نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کی دوست روز میری دو ایکریمین لڑکیوں کے ساتھ آئی ہے۔ وہ شاید آپ تک پہنچنے ہی والی ہو گی"...... دوسری طرف سے ماریانہ نے جواب دیا۔

"روزمیری دو عورتوں کے ساتھ۔ ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گی بہرحال تم فوری طور پر راستہ بلاک کر دو"...... مادام روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ماریانہ نے جواب دیا اور مادام روزی نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام روزی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام آپ کی دوست روزمیری دو ایکریمین عورتوں کے ساتھ آئی ہے اور آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تم ایسا کرو اسے ان دونوں عورتوں سمیت زیرو روم میں پہنچا دو میں وہیں ان سے ملاقات کروں گی۔ زیرو روم کی انچارج شارلٹ کو کہہ دینا کہ وہ ان تینوں کو راڈز والی کرسیوں میں جکڑ کر پھر مجھے اطلاع دے"...... مادام روزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ روزمیری کن عورتوں کو ساتھ لے آئی ہے۔ نانسنس یہ کوئی

موقع ہے کسی کو لے آنے کا"...... مادام روزی نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... مادام روزی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شارلٹ کی کال ہے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... مادام روزی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو مادام۔ شارلٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزمیری اور اس کے ساتھ آنے والی عورتوں کے بارے میں میرے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"...... مادام روزی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام انہیں اچانک بے ہوش کر کے راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے شارلٹ نے جواب دیا۔

"او کے میں آ رہی ہوں۔ تم ایسا کرو میرے پہنچنے سے پہلے ان تینوں کا میک اپ چیک کر لو"...... مادام روزی نے کہا۔

"روزمیری کا بھی"...... دوسری طرف سے شارلٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کا بھی۔ اس وقت ہنگامی حالات ہیں اور میں کوئی رسک نہیں لے سکتی"...... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام ویسے میں نے روزمیری کے ساتھ آنے والی دونوں

ایکریمین عورتوں کا میک اپ چیک کیا ہے ۔ دونوں کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے وہ اصل چہروں میں ہیں ۔ البتہ روزمیری چونکہ آپ کی دوست تھی اس لئے میں نے اس کا میک اپ چیک نہیں کیا وہ اب آپ کے حکم کے بعد کر لیتی ہوں" .... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میرے آنے تک چیکنگ مکمل کر لو" .... مادام روزی نے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور اس کے بعد کریڈل سے ہاتھ ہٹا کر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈیانا بول رہی ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں ڈیانا" .... مادام روزی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" .... ڈیانا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"میں نے ماریانہ کو حکم دیا تھا کہ وہ فوری طور پر ٹنل دے بند کر دے ۔ کیا اس نے ایسا کر دیا ہے" .... مادام روزی نے پوچھا۔

"یس مادام ابھی چند لمحے پہلے راستے بریک کر دیا گیا ہے" .... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹل کار کہاں ہے ۔ تمہاری طرف ہے یا ماریانہ کی طرف" ۔ مادام روزی نے پوچھا۔

"ماریانہ کی طرف ہے مادام آپ کی دوست روزمیری دو عورتوں کے ساتھ اس پر آخری بار سوار ہو کر گئی تھی پھر شٹل کار واپس نہیں آئی" .... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اب تم ایسا کرو کہ اس کی انٹرنس کو بھی مکمل طور پر بلاک کر دو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن ایجنٹ وہاں سے پیدل ہی ٹنل میں سے گزر کر یہاں نہ پہنچ جائے" .... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پورا پراجیکٹ ہی کلوز کر دیا جائے" ۔ ڈیانا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں میں مکمل کلوزنگ چاہتی ہوں ۔ تم اپنے سارے عملے سمیت بے شک سراما چلی جاؤ ۔ جب پلاننگ ختم ہو گی تو تمہیں واپس بلا لیا جائے گا" .... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام جیسے آپ کا حکم" .... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی فوری تعمیل ہونی چاہئے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر" ۔ مادام روزی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جاریز آئی لینڈ میں واقع ایک دو منزلہ عمارت میں قائم ہوٹل کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب دو چھوٹے جہاز چارٹر کرا کر سراما سے جاریز پہنچے تھے۔ جاریز ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جو تمام تر گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے مغربی حصے میں ایکریمی بحریہ کا ایک چھوٹا سا اڈہ تھا جب کہ اس کے مشرق کی طرف سمگلروں نے اپنے اپنے اڈے بنائے ہوئے تھے۔ ان اڈوں میں ہوٹل بارز اور بڑی بڑی عشرت گاہوں کے علاوہ زیر زمین سٹاک ہال بھی تھے جہاں سمگل کی جانے والی انتہائی قیمتی اشیا کا ذخیرہ رکھا جاتا تھا عمران اور اس کے ساتھی اس وقت جس سمگلر تنظیم کے اڈے پر موجود تھے اس کا نام "ٹارگٹ" تھا۔ یہ تنظیم بین الاقوامی سطح پر شراب کی سمگلنگ کا دھندہ کرتی تھی اور نہ صرف ایکریمیا بلکہ یورپ اور دوسرے براعظموں میں بڑے بڑے ہوٹلوں اور باروں کو یہ خصوصی

شراب سپلائی کی جاتی تھی۔ اس مخصوص شراب کا نام بھی "ٹارگٹ" ہی تھا۔ اس شراب میں منشیات کو اس طرح مکس کر دیا جاتا تھا کہ یہ شراب منشیات استعمال کرنے والوں کے لئے تحفہ بن جاتی تھی چنانچہ تمام دنیا کی حکومتوں نے اس مخصوص شراب پر پابندی عائد کر رکھی تھی لیکن یہ تنظیم نہ صرف اپنی خفیہ فیکٹریوں میں ٹارگٹ شراب تیار کرتی تھی بلکہ اسے خفیہ طور پر سمگل بھی کرتی تھی۔ زیر زمین دنیا میں ٹارگٹ شراب بے حد مقبول تھی گو یہ عام شراب سے کئی گنا زیادہ قیمتی ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود لوگ اسے ہی خریدنا پسند کرتے تھے۔ جاریز میں ٹارگٹ نے ایک خاص اڈہ بنایا ہوا تھا۔ یہاں اس شراب کے بڑے بڑے خفیہ گودام بنائے گئے تھے۔ جاریز میں دوسری سمگلنگ کرنے والی ٹارگٹ سے چھوٹی تنظیمیں تھیں اس لئے ایک لحاظ سے جاریز پر ٹارگٹ کا مکمل ہولڈ تھا۔ ٹارگٹ کا ایکریمیا میں ایک ڈائریکٹر ہاکنز تھا جو اب لارڈ ہاکنز کہلاتا تھا۔ لارڈ ہاکنز سے عمران کے خاصے پرانے تعلقات تھے اور لارڈ ہاکنز عمران کی صلاحیتوں کا بہت مداح تھا۔ عمران نے لارڈ ہاکنز کی مدد سے ہی جاریز میں اس کے اڈے کا سراغ لگایا تھا اور لارڈ ہاکنز نے جاریز میں ٹارگٹ کے چیف چیک کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل امداد کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ چیف چیک اس وقت خود ہوائی اڈے پر موجود تھا جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ جہازوں پر جاریز پہنچا تھا اور پھر چیف چیک ہی ان سب کو اپنی تنظیم کی مخصوص کاروں میں لے کر یہاں اس

ہوٹل پہنچا تھا۔ عمران نے چیف چیک کو بتا دیا تھا کہ ان کا اصل مقصد لیڈیز آئی لینڈ پہنچنا ہے اور وہ اس کے لئے زیر آب ٹنل کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ چیف چیک تمام انتظامات کرنے کا وعدہ کر کے انہیں ہوٹل میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اور اب عمران کو اس کی واپسی کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس جزیرے پر لامحالہ مادام روزی کے مخبر موجود ہوں گے اس لئے اس نے خود باہر نکل کر کام کرنے سے گریز کیا تھا تاکہ مادام روزی کو ان کی یہاں آمد کی اطلاع نہ مل جائے۔ عمران چاہتا تھا کہ جب تک وہ ساتھیوں سمیت لیڈیز آئی لینڈ پہنچ نہ جائے اس وقت تک ان کی یہاں موجودگی کا کسی کو علم نہ ہونے پائے۔ وہ سب آئندہ کی پلاننگ میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا سرخ بالوں والا چیف چیک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مجھے افسوس ہے جناب اب آپ کسی بھی صورت لیڈیز آئی لینڈ نہ جا سکیں گے"...... چیک نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہ کسی بھی صورت والا فقرہ غلط ہے۔ کسی بھی صورت میں تو خیال کے ذریعے وہاں پہنچا بھی آجاتا ہے جب کہ ہم خیالوں میں تو کم از کم وہاں جا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو چیک کے چہرے پر چھایا ہوا تکدر بے اختیار دور ہو گیا وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ واقعی انتہائی منفرد شخصیت ہیں پرنس۔ میرا تو خیال تھا کہ میرا فقرہ سنتے ہی آپ کا چہرہ مایوسی سے لٹک جائے گا لیکن آپ نے تو الٹا

میرے ذہن پر چھائی ہوئی مایوسی کی گرد صاف کر دی ہے"...... چیک نے ہنستے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہ کیا ہوا۔ تم نے تو آتے ہی خوفناک دھماکہ کر دیا اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن میرے ساتھی جانتے ہیں کہ میرے اعصاب بے حد کمزور ہیں۔ میں ایسی وحشت ناک خبریں سننے سے پہلے ہی ملک عدم کے سفر پر روانہ ہو سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے سارے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ کے اعصاب اور کمزور یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے جو خبر سنائی تھی اگر کوئی مجھے سناتا تو میں خود بے ہوش ہو جاتا۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے میرے اعصاب خاصے مضبوط ہیں اور آپ نے جس رد عمل کا اظہار کیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا بھر میں سب سے مضبوط اعصاب کے مالک ہیں"...... چیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اتنی ہی تعریف کافی ہے اس سے زیادہ کی تو میرے اعصاب چیخ بھی سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چیک عمران کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پرنس وہ پروجیکٹ ہی کلوز ہو چکا ہے جس کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچا جا سکتا تھا اس لئے اب کوئی راستہ نہیں رہا"...... چیک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ"....... عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جاریز سے لیڈیز آئی لینڈ تک ایک زیر آب شٹل حکومت ایکریمیا نے بنائی تھی اس میں شٹل گاڑی چلتی تھی۔ اس کا راستہ جزیرے کے جنوبی ساحل پر زیر زمین بنایا گیا تھا۔ نیچے کافی گہرائی میں اس شٹل کا آغاز ہوتا ہے یہ چونکہ حکومت کے کنٹرول میں ہے اس لئے ہم میں سے کوئی ادھر نہیں جاتا۔ یہاں اس کی انچارج مادام روزی کی ایک نائب مادام ڈیانا تھی جس کے ساتھ دس عورتوں اور دس مردوں کا عملہ تھا۔ ان میں ایک آدمی میرا دوست تھا اس لئے میں نے آپ سے حامی بھر لی تھی کہ میں آپ کو اس شٹل کے راستے لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچا دوں گا۔ کیونکہ دولت میں بہت طاقت ہوتی ہے اور ڈیانا اور اس کے عملے کو اگر بھاری رقومات دے دی جاتیں تو وہ یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے لیکن جب میں نے اس سلسلے میں انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ وہ زیر زمین اڈہ ہی کلوز کر دیا گیا ہے اور ڈیانا اپنے عملے سمیت اب سے دو گھنٹے پہلے سراما جا چکی ہے"....... چیک نے کہا۔

"تو کیا ہوا اس کلوز اڈے کو کھولا بھی تو جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور بحریہ کے اڈے سے اس نظام کا لنک ہے۔ اب جب کہ وہ اڈہ کلوز ہو چکا ہے اب تو اس کے قریب جانے والا بھی مشکوک ہو سکتا ہے اور اس کے بعد اسے ظاہر

ہے بغیر پوچھے ڈھیر کر دیا جائے گا"....... چیک نے کہا۔

"کیا تم کبھی اس اڈے پر گئے ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ایک دو بار گیا ہوں ایک عورت سے ملنے"....... چیک نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کاغذ قلم لو اور پوری تفصیل سے اس اڈے کا بیرونی اور اندرونی نقشہ بنا دو"....... عمران نے کہا تو چیک نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب سے بات کراؤ میں چیک بول رہا ہوں روم نمبر فور سے"....... چیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر جیکب بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔ فون میں موجود لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"جیکب مارش کو تلاش کر کے یہاں میرے پاس روم نمبر فور میں فوراً بھیجو اور اسے ایک بڑا سفید کاغذ بھی دے دینا جلدی بھیجو اسے"....... چیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارش کے تعلقات مادام ڈیانا سے بے حد قریبی رہے ہیں۔ وہ اکثر اس اڈے میں ہی رہتا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھ سے زیادہ اچھی طرح وہ اس اڈے کے بارے میں نقشہ بھی بنا سکتا ہے اور آپ کو

دوسری تفصیلات بھی بتا سکتا ہے۔ وہ ڈیانا کے ساتھ کئی بار لیڈیز آئی لینڈ بھی جا چکا ہے"...... چیک نے رسیور رکھ کر عمران سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مارش مرد ہے یا عورت"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو چیک بھی چونک پڑا۔

"مرد ہے کیوں"...... چیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر وہ لیڈیز آئی لینڈ کیسے جا سکتا ہے وہاں تو کوئی مرد داخل ہی نہیں ہو سکتا"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پرنس سرکاری طور پر اور بظاہر تو واقعی ایسا ہی ہے۔ لیکن لیڈیز آئی لینڈ میں مردوں کی بھی کثیر تعداد موجود ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہ مرد گھروں، ہوٹلوں اور تہہ خانوں سے باہر نہیں آتے اور دوسری بات یہ کہ تمام مرد سراما ہیں۔ سراما کے علاوہ اور کوئی مرد وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا"...... چیک نے جواب دیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید کاغذ تھا۔

"آؤ مارش یہاں بیٹھو"...... چیک نے آنے والے سے کہا اور ساتھ پڑی ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔

"یس چیف"...... مارش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خاموشی سے

خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پرنس اور ان کے ساتھی لارڈ ہاکنز کے دوست ہیں اور لارڈ نے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے"...... چیک نے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... مارش نے جواب دیا۔

"پرنس لیڈیز آئی لینڈ جانا چاہتے ہیں۔ انہیں زیر آب ٹنل والے راستے کا علم تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس پورے پراجیکٹ کو کلوز کر دیا گیا ہے اور تمہاری دوست ڈیانا اور اس کا سارا عملہ دو گھنٹے پہلے سراما جا چکے ہیں۔ تم چونکہ وہاں جاتے رہتے ہو اس لئے تم پرنس کو وہاں کا اندرونی اور بیرونی نقشہ بھی بنا دو اور اس کے علاوہ بھی تم جو کچھ جانتے ہو وہ سب بتا دو"...... چیک نے مارش کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... مارش نے جواب دیا۔

"پہلے تم نقشہ تو بناؤ پھر باقی باتیں بعد میں کریں گے"...... عمران نے مارش سے کہا اور مارش نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ میز پر رکھا اور جیب سے قلم نکال کر اس پر جھک گیا۔ وہ نقشہ بنا رہا تھا عمران اسے ساتھ ساتھ ہدایات بھی دیتا جا رہا تھا اور اس سے ضروری باتیں بھی پوچھتا چلا جا رہا تھا اس طرح تھوڑی دیر بعد میز پر پراجیکٹ کا اندرونی اور بیرونی نقشہ تیار ہو چکا تھا جو خاصا واضح بھی تھا۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ اس راستے سے جو سائنس دان لیڈیز آئی لینڈ جایا

کرتے تھے وہ وہاں پہنچ کر کہاں جاتے تھے"...... عمران نے پوچھا تو مارش چونک پڑا۔

"سائنس دان ۔ کون سائنس دان ۔ وہاں سائنس دانوں کا کیا کام"...... مارش نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے اور ظاہر ہے لیباٹری میں سائنس دان ہی کام کرتے ہوں گے"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے سراما کے علاوہ اور کسی مرد کو وہاں جاتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ سنا ہے اور اتنا مجھے معلوم ہے کہ سراما لوگ لڑنے بھڑنے کے تو ماہر ہو سکتے ہیں ۔ کم از کم سائنس دان نہیں ہو سکتے"...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے تم اس ٹنل کے بارے میں تفصیلات بتاؤ"۔ عمران نے کہا اور مارش نے اس بارے میں بتانا شروع کر دیا ۔ پھر عمران نے اس سے مزید سوالات پوچھے اور اس کے بعد اسے جانے کی اجازت دے دی اور مارش سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جیک اب ہمیں ضروری اسلحہ چاہئے اور لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی خفیہ اڈہ جہاں ہم مادام رودزی کی نظروں سے بچ کر کچھ دن گزار سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"اسلحہ تو جیسا آپ چاہیں آپ کو مل جائے گا۔ باقی رہا اڈہ تو لیڈیز آئی لینڈ میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام گرین ویل ہے اس کی مالکہ ایستھر

ہے ۔ مادام روزی سے پہلے وہ لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج تھی پھر حکومت ایکریمیا نے مادام روزی کو انچارج بنا کر بھیج دیا تو وہ صرف ہوٹل تک ہی محدود ہو گئی ہے ۔ ویسے سرکاری طور پر وہ مادام روزی کی نائب ہے لیکن در پردہ وہ اس سے بے حد خار کھاتی ہے ۔ لیکن ظاہر ہے اس کا بس نہیں چلتا اس لئے وہ خاموش ہے ۔ وہ میری بھی بہت اچھی دوست ہے اور اکثر یہاں آتی رہتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے یہ حتمی طور پر معلوم ہو جائے کہ آپ لوگ مادام روزی کے خلاف کام کرتے ہوئے اسے زک پہنچا سکتے ہیں تو وہ یقیناً آپ کی مدد کرے گی تاکہ مادام روزی کو سزا ہو جائے اور اس کی جگہ وہ وہاں کی انچارج بن جائے"۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے جس کا ایک پیس میرے پاس بھی ہے ۔ اس ٹرانسمیٹر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی کال کیچ نہیں ہو سکتی ۔ اس طرح اس سے بات تو ہو جائے گی لیکن مسئلہ تو وہی ہے کہ آپ وہاں پہنچیں گے کیسے"...... جیک نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو ۔ اس کلوز پراجیکٹ میں ہم اپنی مرضی کا راستہ بھی بنا لیں گے اور اس ٹنل میں چاہے ہمیں پیدل ہی کیوں نہ سفر کرنا پڑے سفر کر کے ہم وہاں پہنچ جائیں گے ۔ اصل مسئلہ وہاں کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ٹرانسمیٹر لے آتا ہوں اور ایستھر سے بات کرتا ہوں"۔ جیک

نے کہااور کرسی سے اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ نے اس شل تک پہنچنے کی کوئی ترکیب سوچ لی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مارش کی چند باتوں سے ایک محفوظ طریقہ میرے ذہن میں آگیا ہے۔ کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا اور ہم خاموشی سے اس میں داخل ہو کر آگے بڑھ جائیں گے چونکہ مادام روزی اس پراجیکٹ کو کلوز کر چکی ہے اس لئے وہ اس طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گی اور اس کے اس اطمینان کی وجہ سے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو گی اور ہم بحفاظت وہاں پہنچ جائیں گے۔ اصل مسئلہ وہاں جا کر پیدا ہو گا۔ اب دیکھو اگر یہ ایتھر رضامند ہو گئی تو پھر شاید کام بن جائے ورنہ کوئی اور راستہ نکالنا پڑے گا۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جولیا کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا ذہن جاگا۔ اس کی بند آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن صاف سلیٹ کی طرح ہو گیا ہو لیکن پھر اس پر سابقہ واقعات کے نقوش ابھرنے لگے اور اسے یاد آگیا کہ وہ اور صالحہ روزمیری کے ساتھ لیڈیز آئی لینڈ پہنچی تھیں اور روزمیری انہیں ایک عمارت میں لے آئی تھی جسے اس نے مادام روزی کا ہیڈ کوارٹر بتایا تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ مادام روزی ابھی ان سے ملاقات کے لئے آ رہی ہے لیکن پھر اچانک کوئی چیز اس کی ناک سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اب اسے دوبارہ ہوش آیا تھا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح چونک پڑی۔ وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اس کا

جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔اس کے ساتھ صالحہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ روزمیری ۔ ان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے ۔اس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں بھی اس کی طرح بے ہوش تھیں اور اب انہیں بھی ہوش آرہا ہے ۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن یہاں اس کمرے میں تشدد کرنے کی انتہائی جدید مشینیں اور آلات بھی جگہ جگہ پڑے نظر آرہے تھے ۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ۔سامنے ایک دروازہ تھا جو فولاد کا بنا ہوا تھا اور بند تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادام روزی نے ایسا کیا ہے لیکن کیوں ۔ روزمیری کے مطابق تو وہ اس کی بہترین دوست ہے"۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اسی لمحے صالحہ بھی ہوش میں آگئی۔

"اوہ اوہ جولیا یہ سب کیا ہے ۔یہ ہم کہاں آگئے ہیں"...... صالحہ نے ہوش میں آتے ہی جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا اور اسی لمحے روزمیری بھی ہوش میں آگئی ۔اس کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ یہ کیا ہوا ۔ یہ ہمیں ان کرسیوں میں کس نے جکڑا ہے"۔ روزمیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا جواب دیتی ۔ بھاری دروازہ کھلا اور وہ تینوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگیں ۔ دروازے میں سے ایک نوجوان لیکن قدرے فربہ جسم کی مگر خوبصورت ایکریمی لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی اس کے بال

اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک تھے ۔اس کے جسم پر چست جینز اور جینز کی ہی جیکٹ تھی ۔ شکل وصورت سے وہ خاصی خوبصورت کہلائی جا سکتی تھی ۔اس کے پیچھے دو عورتیں تھیں جن میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ دوسری خالی ہاتھ تھی ۔

"روزی یہ سب کیا ہے یہ یہ"...... روزمیری نے ان کے اندر آتے ہی سب سے آگے والی سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں سمجھ گئیں کہ سب سے آگے والی ہی مادام روزی ہے ۔

"ابھی بتاتی ہوں"...... مادام روزی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی ۔

"بیٹھ جاؤ شارلٹ"...... مادام روزی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا جو خالی ہاتھ تھی اور وہ بھی مادام روزی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی جب کہ تیسری مسلح عورت ان کے عقب میں کھڑی ہو گئی ۔

"روزمیری پہلے یہ بتاؤ کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اور تم میری اجازت کے بغیر انہیں یہاں کیوں لے آئی ہو"...... مادام روزی نے روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا اور روزمیری نے جولیا اور صالحہ کے اس کے بار میں آنے ۔ مارٹی سے ان کی لڑائی اور پھر ان کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی ۔

"تو تم انہیں اس لئے یہاں لے آئی ہو کہ میں انہیں یہاں اپنے پاس رکھ لوں لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ تم پہلے فون پر مجھ سے بات کرتیں"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں صرف تم سے ملانے کے لئے لے آئی ہوں۔ کیونکہ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ اب تم نے مزید بھرتی بند کر رکھی ہے"۔ روزمیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری روزمیری تم نے میری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے ان کے ساتھ ساتھ اب تمہاری سزا بھی موت ہے"...... مادام روزی نے یکلخت سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی شارلٹ بھی کھڑی ہو گئی۔

"میری ہمارے جانے کے بعد ان تینوں کو گولی مار دینا اور ان کی لاشیں سمندر میں پھینکوا دینا"...... روزی نے مڑ کر مسلح عورت سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ روزمیری چیخ چیخ کر اسے آوازیں دیتی رہی لیکن اس نے سنی ان سنی کر دی اور چند لمحوں بعد مادام روزی اور شارلٹ دونوں کمرے سے باہر جا چکی تھیں۔ روزمیری کا چہرہ خوف کی شدت سے مسخ سا ہو رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے روزمیری کہ تم میرے ہاتھوں سے ہلاک ہو گی"...... اس مسلح عورت نے جو اب کمرے میں اکیلی رہ گئی تھی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتے ہوئے روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری۔ پلیز میری رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔ روزی کو میں منالوں گی"...... روزمیری نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب کوئی فائدہ نہیں اگر میں نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تو وہ مجھے موت کے گھاٹ اتار دے گی۔ اب تو تمہیں بہرحال مرنا ہی پڑے گا"۔ میری نے روکھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ تم نے ہمیں مارنا تو ہے اور ہم بے بس ہیں۔ لیکن کیا تم ہماری آخری خواہش پوری کر سکتی ہو۔ انتہائی بے ضرر سی خواہش"...... اچانک جولیا نے اس مسلح عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی خواہش"...... میری نے حیران ہو کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کرو کہ مجھے ایک گلاس پانی پلوا دو۔ مجھے اس وقت شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے اور میں پیاسی نہیں مرنا چاہتی"۔ جولیا نے کہا تو میری بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا کہ تم پیاسی مرتی ہو یا پانی پی کر مرتی ہو"...... میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس تم اسے ایک مرنے والی کی آخری خواہش سمجھ لو۔ پلیز"۔ جولیا نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

اوکے چلو تمہاری یہ خواہش پوری کر دیتی ہوں لیکن اس کے لئے مجھے باہر جانا پڑے گا یہاں تو پانی موجود نہیں ہے"...... میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر مشین گن اس نے سامنے موجود خالی کرسی پر رکھی اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر گئی اور اس کی پشت پر دروازہ بند ہوا۔

جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو نیچے کی طرف کھسکایا اور اس کی پتلی سی ٹانگ مڑ کر کرسی کی سیٹ سے نیچے ہوتی گئی اور اس کا پیر عقبی طرف پہنچ گیا۔ جولیا نے جلدی سے پیر کو موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو کرسی کے عقبی پائے کے ساتھ نیچے سے اوپر لے جانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد پیر ایک جگہ اٹک گیا اور جولیا نے پیر کو ذرا سا اٹھا کر اس جگہ رکھا اور پھر ہونٹ بھینچ کر اس نے پیر کو پوری قوت سے دبا دیا دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں ہی غائب ہو گئے اور دوسرے لمحے جولیا برق رفتاری سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ صالحہ اور روزمیری دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے بھاری دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور جولیا نے کرسی پر رکھی ہوئی مشین گن جھپٹی اور اچھل کر دروازے کی سائیڈ پر دیوار کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میری اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی ایک بوتل تھی۔

" ارے یہ......" میری کے منہ سے جولیا کی خالی کرسی دیکھ کر الفاظ نکلنے ہی لگے تھے کہ جولیا نے عقب سے اس کے سر پر مشین گن کا بٹ پوری قوت سے مار دیا اور میری چیختی ہوئی منہ کے بل فرش پر گری۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر لڑھکتی ہوئی دور چلی گئی۔ بوتل چونکہ پلاسٹک کی تھی اس لئے وہ ٹوٹی نہ تھی۔ میری نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو جولیا کی لات حرکت میں آئی اور

دوسرے لمحے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی میری ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پہلے سے بند دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر دوڑ کر وہ صالحہ اور روزمیری کی کرسیوں کے عقب میں آئی۔ دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی صالحہ اور روزمیری دونوں آزاد ہو گئیں۔

" تم۔ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کی مالک ہو مگر اب کیا ہو گا یہ تو ہمیں مار ڈالیں گے"...... روزمیری نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

" فکر مت کرو۔ جس بے رحمی سے مادام روزی نے تمہارے اور ہمارے قتل کا حکم دیا ہے اب اسے اس کا نتیجہ بھی بھگتنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ صالحہ سے مخاطب ہو گئی۔

" گریٹ میرے ساتھ مل کر میری کو اس کرسی پر بٹھاؤ تاکہ میں اسے راڈز میں جکڑ کر اس سے اس کمرے سے باہر کے ماحول کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکوں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد بے ہوش میری اس کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی جس میں تھوڑی دیر پہلے جولیا موجود تھی۔ جولیا نے دونوں ہاتھوں سے میری کی ناک اور منہ بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب میری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی اور اس نے ایک طرف رکھی ہوئی مشین گن ایک بار پھر اٹھا لی۔ روزمیری اور صالحہ دونوں خاموش کھڑی تھیں۔ صالحہ کے چہرے پر تو اطمینان اور سکون تھا جب کہ روزمیری کا چہرہ اور

آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ سخت خوفزدہ ہے۔ تھوڑی دیر بعد میری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اب تم بتاؤ گی میری کہ اس کمرے سے باہر عمارت میں کتنے افراد ہیں اور مادام روزی کہاں ہے"۔ جولیا نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم مگر تم۔ تم رہا کیسے ہو گئی"...... میری نے جولیا کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا کا بازو گھوما اور کمرہ میری کے گال پر پڑنے والے زور دار تھپڑ سے گونج اٹھا۔ میری کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے ہونٹوں کے کنارے سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

"اب اگر سوال کیا تو مشین گن کا بٹ پڑے گا اور نہ صرف تمہارا جبڑا ٹوٹے گا بلکہ تمہارا چہرہ بھی ہمیشہ کے لئے مسخ ہو جائے گا۔ تم نے چونکہ میری آخری خواہش کا احترام کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ اور صحیح سلامت رکھنا چاہتی ہوں لیکن اس کا انحصار تمہارے جوابات پر ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم مجھے مت مارو میں بتاتی ہوں"...... میری نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا شاید چہرہ مسخ ہونے کا سن کر اس کی ساری قوت ارادی جواب دے گئی تھی۔

"بولو کمرے سے باہر کتنے افراد ہیں اور روزی کہاں ملے گی یہاں یا کہیں اور"...... جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"یہ مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے تہہ خانے ہیں یہاں بیس

مسلح عورتیں رہتی ہیں۔ ان کی انچارج شارلٹ ہے۔ مادام روزی حکم دے کر ہیڈ کوارٹر اپنے دفتر میں ہی گئی ہے اور شارلٹ بھی اس کے ساتھ گئی ہے لیکن وہ ابھی واپس آ جائے گی"...... میری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بیس عورتیں کہاں ہیں کیا ایک ہی کمرے میں ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں یہاں دو بڑے تہہ خانے ہیں جن میں سے ایک میں مشینری نصب ہے۔ پندرہ عورتیں وہاں کام کرتی ہیں۔ ان کی انچارج مادام ہیلی ہے۔ میرے علاوہ باقی پانچ عورتیں دوسرے تہہ خانے میں ہے جو اس کمرے کے باہر راہداری کے آخر میں ہے"...... میری نے کہا تو جولیا صالحہ اور روزمیری کی طرف مڑی۔

"آؤ میرے ساتھ"...... جولیا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم۔ تم کیا کرنا چاہتی ہو"...... روزمیری نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"روزمیری اس وقت ہماری اور تمہاری جانیں خطرے میں ہیں اور اپنی جان بچانا فرض ہے اور جان بچانے کے لئے ہمیں روزی کو قابو میں کرنا پڑے گا۔ جب تک وہ قابو میں نہیں آئے گی اس وقت تک ہم زندہ اس جزیرے سے باہر نہیں جا سکتیں اس لئے تم بس خاموش رہو مداخلت بالکل نہ کرنا"...... جولیا نے دروازے کے قریب رک کر سرد

لہجے میں روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا اور روزمیری نے کسی خوفزدہ بچی کے سے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے سر کے مخصوص اشارے سے صالحہ کو روزمیری کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنے کا کاشن دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ گئی یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ بند تھی جب کہ دوسری سائیڈ کھلی ہوئی تھی اور دوسری طرف ایک بڑا سا تہہ خانہ نظر آ رہا تھا جس میں سے کئی عورتوں کی باتیں کرنے کی مسلسل آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور دوسرے لمحے وہ اس تہہ خانے میں داخل ہو گئی۔

"ارے یہ۔ یہ"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی پانچ عورتیں اچھل کر کھڑی ہونے ہی لگی تھیں کہ جولیا نے ٹریگر دبا دیا تہہ خانہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ان پانچوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں اور ان کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اس وقت ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا جب وہ پانچوں کی پانچوں ساکت ہو گئیں۔ کمرے میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔

"یہ یہ تم نے کیا کیا یہ"...... یکلخت روزمیری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ انتہائی خوفزدہ ہو کر ذہنی طور پر ماؤف ہو چکی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جولیا بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے ایک بار پھر

تڑتڑاہٹ کی آواز ابھری اور اس بار روزمیری کے جسم پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی اور وہ اچھل کر پشت کے بل گری اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"اب یہ عذاب بنتی جا رہی تھی"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اسی لمحے صالحہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھی ہوئی مشین گنوں میں سے ایک مشین گن اٹھا لی۔

"اب اس مشین روم میں پہنچنا ہے اور سنو جو نظر آئے اڑا دو۔ تمام مشینیں تباہ کر دو تاکہ ہمارے خلاف فوری طور پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے جولیا ہمیں اس طرح اندھا دھند اقدام کرنے کی بجائے اس روزی کو پہلے پکڑنا چاہئے۔ اگر اس کے کانوں میں ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو وہ یہاں سے فرار ہو جائے گی اور اس کے بعد ہم بے بس ہو جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن اوپر جانے سے پہلے نیچے موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ضروری ہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے ایک دیوار میں موجود بند دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو ادھر ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام ایک اور بڑے تہہ خانے میں ہو رہا تھا۔ چونکہ یہ بڑا تہہ خانہ بھی ساؤنڈ پروف تھا اس لئے جولیا کو یقین تھا کہ مشین گن کی فائرنگ اور مرنے والی عورتوں کی چیخوں کی آوازیں دوسرے تہہ خانے تک نہ پہنچی ہونگیں۔

اس تہہ خانے کا دروازہ بھی بند تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ تہہ خانہ بھی ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں اس دروازے کے قریب پہنچی ہی تھیں کہ اچانک انہیں اس تہہ خانے کے کھلے دروازے سے جہاں پانچ عورتیں ہلاک ہوئی تھیں کسی عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور جولیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے مڑیں اور دوسرے لمحے اچھل کر وہ اس کھلے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ہو گئیں اسی لمحے ایک عورت اچھل کر اس کھلے دروازے سے راہداری میں داخل ہوئی ہی تھی کہ صالحہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑی۔

"اسے زندہ رکھنا یہ شارلٹ ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین گن والا ہاتھ گھوما اور مشین گن کا بٹ صالحہ کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی اور نیچے کی طرف جھک کر اسے اچھالنے کی کوشش کرتی ہوئی شارلٹ کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور شارلٹ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا تیزی سے پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور اسی لمحے صالحہ نے گرفت ہٹا دی اور شارلٹ منہ کے بل نیچے فرش پر گری اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کی لات چلی اور وہ ایک لمحہ تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ آؤ"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں اس دروازے تک پہنچ گئیں۔ اس دروازے میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا شیشے کا لگا ہوا تھا۔ جولیا نے اس میں سے جھانک

کر دوسری طرف دیکھا اور بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اس قدر مشینری۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہ مشینری ہے جس کی مدد سے مادام روزی جزیرے پر موجود عورتوں کو چیک کرتی ہے اس کا خاتمہ تو لازمی ہے"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مشین گن تیار رکھو ہم نے ایک لمحہ ضائع کے بغیر مسلسل فائر کھول دینا ہے اس سے پہلے کہ کوئی سنبھل سکے یہاں موجود ہر عورت کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ کے اثبات میں سر ہلانے پر جولیا آگے بڑھی اس نے بھاری دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولا اور دوسرے لمحے تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ یہ بڑا تہہ خانہ ہال نما تھا۔ اس کی تین دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی ہر مشین کام کر رہی تھی اور ہر مشین کے سامنے دو دو عورتیں موجود تھیں۔ جبکہ درمیان میں میز پر مستطیل شکل کی بڑی سی مشین موجود تھی جس کے ساتھ ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی اسے کنٹرول کر رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ اندر آ گئیں لیکن کسی نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں اور شاید ان کے فرشتوں کو بھی یہ توقع نہ تھی کہ اس طرح کوئی اجنبی دشمن یہاں پہنچ سکتا ہے۔

"خبردار"...... اچانک جولیا نے چیخ کر کہا تو ہال میں موجود تمام عورتیں بے اختیار اچھل کر مڑیں اور دوسرے لمحے ان کے چہرے پر خوف اور حیرت کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے لیکن اس سے پہلے

کہ وہ سنبھلتیں یا ان کے منہ سے الفاظ نکلتے جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور جولیا کے ٹریگر دباتے ہی صالحہ نے بھی فائرنگ شروع کر دی اور ہال کمرے میں چیخوں کے طوفان کے ساتھ ساتھ مشینری کے پھٹنے اور ٹوٹنے کے خوفناک دھماکے گونج اٹھے۔ چند منٹ بعد جب ان دونوں نے فائرنگ روکی تو تہہ خانہ مذبح خانے کے ساتھ ساتھ کباڑ خانے کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ تمام مشینری کے پرخچے اڑ گئے تھے اور وہاں موجود عورتیں لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔

"آؤ اب چلیں"...... جولیا نے مطمئن انداز میں مڑتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر راہداری میں آگئی جہاں شارلٹ ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"جولیا اس طرح کا قتل عام کیا ضروری ہے"...... صالحہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آج کے بعد یہ الفاظ دوبارہ منہ سے نہ نکالنا۔ ہم پوری دنیا کے کروڑوں اربوں انسانوں کے سروں پر منڈلانے والے موت کے بھیانک خطرے کے خاتمے کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان بے گناہ اربوں انسانوں کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے بیس پچیس افراد کا قتل کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور پھر یہ سب بے گناہ افراد پر ہونے والے اس قتل عام کے لئے کام کر رہی ہیں۔ یہ خود بے گناہ نہیں ہیں اس لئے ان پر رحم کھانے کا مطلب اربوں بے گناہ افراد کی ہلاکت ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے بے اختیار

جھرجھری سی لی۔

"آئی ایم سوری۔ واقعی مجھے ان قاتلوں کے سلسلے میں اس قدر نچی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ویسے تو انسان ہیں لیکن دراصل یہ اس قاتل مشین کا حصہ ہیں جو دنیا کے بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیار کی جا رہی ہے"...... صالحہ نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب شارلٹ کو اٹھا کر اس کمرے میں لے چلو جہاں وہ میری بندھی بیٹھی ہے۔ اب اس کے ذریعے ہم مادام روزی کو یہاں طلب کرائیں گے ورنہ اوپر نجانے کتنے افراد موجود ہوں اور عمارت کا نقشہ نجانے کس قسم کا ہو"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر شارلٹ کو اٹھا کر کاندھے پر لادنے میں صالحہ کی نہ صرف مدد کی بلکہ اسے سہارا دے کر وہ تھوڑی دیر بعد اسی کمرے میں پہنچ گئیں۔ میری اسی طرح کرسی پر راڈز میں جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ مادام شارلٹ۔ یہ یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئی۔ یہ تو انتہائی تیز ہے"...... میری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بتاؤ کہ یہاں ایسا کوئی فون ہے جس کی مدد سے شارلٹ براہ راست مادام روزی سے بات کر سکتی ہو یا روزی براہ راست شارلٹ سے بات کر سکتی ہو"...... جولیا نے صالحہ کی مدد سے شارلٹ کو ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں تہہ خانے کی دائیں ہاتھ کی دیوار پر ایک تصویر لگی ہوئی ہے

اسے ہٹاؤ تو دیوار میں ایک چھوٹی سی الماری نمودار ہو جائے گی اس الماری میں سپیشل کارڈلیس فون موجود ہے جس کا رابطہ براہ راست مادام روزی کے سپیشل فون سے ہے ۔ یہ انتہائی ہنگامی حالات میں استعمال کیا جاتا ہے"...... میری نے جواب دیا۔

" تم اسے راڈز میں جکڑ کر ہوش میں لے آؤ میں یہ فون لے آؤں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تہہ خانے کی دیوار پر واقعی ایک تصویر لٹکی ہوئی تھی اس نے تصویر ہٹائی تو سپاٹ دیوار پر ایک الماری نمودار ہو گئی ۔ اس نے الماری کا پٹ کھولا تو اس میں کرنسی کے ساتھ ساتھ ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈلیس فون بھی موجود تھا جس پر صرف دو بٹن تھے جن میں سے ایک پر آف اور دوسرے پر آن لکھا ہوا تھا۔ جولیا سمجھ گئی کہ دوسرا بٹن دبانے سے براہ راست مادام روزی سے بات ہو جاتی ہو گی اس لحاظ سے یہ فکسڈ کال فون تھا۔ اس نے فون اٹھایا اور پھر واپس مڑ کر وہ اسی کمرے میں آ گئی۔ صالحہ اس دوران شارلٹ کو راڈز میں جکڑ کر ہوش میں لا چکی تھی شارلٹ کا ایک گال سوجا ہوا اور سرخ نظر آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ صالحہ نے اس کے گال پر تھپڑ مار کر اسے ہوش دلایا ہے۔ جولیا کو معلوم تھا کہ ابھی صالحہ کو ناک اور منہ بند کر کے کسی کو ہوش میں لانے کی ٹریننگ نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے خصوصی ٹریننگ کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ بے ہوش شخص ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ شارلٹ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے ۔

" تم ۔ تم کیسے آزاد ہو چکی ہو اور یہ میری یہاں جکڑی ہوئی ہے ۔ یہ یہ سب کیسے ہوا کیا باقی لڑکیوں کو تم نے ہلاک کر دیا ہے"۔ شارلٹ نے جولیا کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں نہ صرف تمہارے کنٹرول والے تہہ خانے میں موجود تمہاری ساتھی لڑکیاں ہلاک ہو چکی ہیں بلکہ مشینری والے تہہ خانے میں موجود تمام لڑکیاں بھی اور ساتھ ہی ہم نے وہاں موجود تمام مشینری بھی تباہ کر دی ہے اور روزمیری کی لاش بھی تم نے دیکھ لی ہو گی"...... جولیا نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں ۔ یہ تم نے کیوں کیا ہے ۔ کون ہو تم ۔ تم کون ہو"۔ شارلٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تعارف تو پہلے ہو چکا ہے ۔ میرا نام جولیا ہے اور یہ میری دوست اور ساتھی گریٹی ہے ۔ ہمیں روزمیری یہ کہہ کر یہاں لے آئی تھی کہ مادام روزی ہمیں انتہائی بھاری معاوضے پر سروس دے گی لیکن یہاں آکر تم نے ہمیں جکڑ دیا اور مادام روزی نے ہمیں سروس دینے کی بجائے گولی مار دینے کا حکم دے دیا اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے مجبوراً نہ صرف حرکت میں آنا پڑا بلکہ یہاں قتل عام بھی کرنا پڑا اور اب تم دونوں کا بھی یہی حشر ہو گا"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاک پتھریلا پن سا ابھر آیا تھا۔

" وہ وہ حکم تو مادام روزی نے دیا تھا۔ تم تم پلیز سنو"...... شارلٹ

نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کے ساتھ بندھی بیٹھی میری کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ میری پر پڑی اور اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ اس کا جسم اسی طرح بندھی ہوئی حالت میں چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ جولیا اس دوران ٹریگر سے انگلی ہٹا چکی تھی لیکن مشین گن کا رخ میری کی طرف ہی تھا اور جولیا کی توجہ بھی ادھر ہی تھی جب میری ساکت ہو گئی تو جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کی طرف پھیر دیا۔ اس کے چہرے پر موجود سفاکی پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"نہیں نہیں مت مارو۔ مجھے مت مارو تم جو کہو وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔ تم چاہو تو میں تمہیں واپس بھجوا دوں گی"...... شارلٹ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں اور ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسے واقعی موت کا خوفناک چہرہ نظر آ گیا تھا اور یہ چہرہ جب نظر آنے لگ جائے تو اچھے اچھے حوصلے والے بھی حوصلہ چھوڑ جاتے ہیں شارلٹ کی کیا حقیقت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ انتہائی حد تک خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔

"اس جزیرے پر حکومت مادام روزی کی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جب تک مادام روزی نہ چاہے ہم دونوں صحیح سلامت واپس نہیں جا سکتیں۔ تم اکیلی کچھ بھی نہیں کر سکتیں اس لئے تمہیں مرنا ہو گا۔ مادام روزی سے ہم خود نمٹ لیں گی"...... جولیا نے اسی طرح انتہائی

سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں مادام روزی کو منالوں گی وہ میرے بغیر زیرو ہے وہ میری بات مان لے گی"...... شارلٹ نے جلدی سے کہا۔

"لیکن کس طرح جب کہ ہم نے اس کی مشینری تباہ کر دی ہے اور اس کی مسلح عورتیں ہلاک کر دی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ۔ وہ تم فکر نہ کرو میں اسے منالوں گی۔ تم بس مجھے آزاد کر دو پھر دیکھو میں کیا کرتی ہوں"...... شارلٹ نے ہچکچاتے ہوئے کہا اور جولیا اس کی ہچکچاہٹ کی وجہ سمجھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ مادام روزی نے اس کی بات ماننے کی بجائے الٹا اسے گولی مار دینی ہے اس لئے شارلٹ نفسیاتی طور پر ہچکچا رہی تھی۔ یہ بات بھی اس نے صرف اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے کی تھی۔

"شارلٹ میں تمہیں نہ صرف زندگی بچانے کا آخری موقع دے رہی ہوں بلکہ تمہیں یہ موقع بھی دے رہی ہوں کہ تم مادام روزی کی جگہ سنبھال سکو۔ بولو کیا تم تیار ہو"...... جولیا نے کہا تو شارلٹ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں"...... شارلٹ نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے میری سے معلوم ہو گیا تھا کہ تہہ خانے کی خفیہ الماری میں وہ سپیشل فون موجود ہے جس سے تمہارا براہ راست مادام روزی سے رابطہ ہو سکتا ہے۔ وہ فون میں لے آئی ہوں۔ تم نے اس سے اس فون

پر رابطہ کرنا ہے اور اس کے بعد یہ کام تمہارا ہوگا کہ وہ اکیلی یہاں دوڑی چلی آئے ۔ جو جی چاہے اسے بتانا ۔ جب وہ یہاں آجائے گی تو ہم اسے گولی مار دیں گے ۔ اس کے بعد تم کنٹرول سنبھال لینا پھر تم ہمیں واپس بھجوا دینا ۔ بعد میں تم اپنی حکومت کو یا اپنے افسروں کو کوئی بھی کہانی بتا سکتی ہو اس طرح ہمیں یقین ہوگا کہ ہم صحیح سلامت یہاں سے نکل جائیں گی ۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ مادام روزی حد سے زیادہ ضدی عورت ہے ۔ اس کی زندگی میں ہمارا صحیح سلامت اس موت کے جزیرے سے نکلنا ناممکن ہے "...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو شارلٹ کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی ۔

" ٹھیک ہے میں اسے بلا لیتی ہوں "...... شارلٹ نے کہا تو جولیا نے جیب سے وہ فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر موجود دوسرا بٹن پریس کیا اور فون پیس بندھی ہوئی شارلٹ کے چہرے کے قریب کر دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔

" یس ون ایکس سپیکنگ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔ گو لہجہ مختلف تھا لیکن آواز سنتے ہی جولیا سمجھ گئی کہ بولنے والی مادام روزی ہی ہے ۔ وہ آواز اور لہجہ بدل کر بات کر رہی تھی شاید اس فون پر بات کرنے کے لئے یہی طے کیا گیا ہو ۔

" تھری ایکس سپیکنگ مادام "...... شارلٹ نے بھی بدلے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" اوہ یس کیا بات ہے کیوں سپیشل کال کی ہے "...... دوسری

طرف سے اس بار مادام روزی نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔ اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" مادام غضب ہو گیا ہے ۔ روزمیری کے ساتھ آنے والی دونوں عورتوں نے یہاں تباہی مچا دی ہے ۔ انہوں نے میری اور روزمیری کے ساتھ ساتھ میرے روم کی پانچوں لڑکیوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور مشین روم کو بھی مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا ہے وہاں موجود سب کو بھی ختم کر دیا ہے ۔ میں جب آپ سے مل کر واپس آئی تو میں نے یہ سب کچھ دیکھا اس وقت یہ دونوں مشین روم میں فائرنگ کر رہی تھیں ۔ میں درمیانی راہداری میں چھپ کر کھڑی ہو گئی اور وہ جب واپس آئیں تو میں نے ان پر فائر کھول دیا ۔ وہ دونوں زخمی ہو کر گر گئیں اور بے ہوش ہو گئیں ۔ میں باری باری انہیں لاد کر زیرو روم میں لے آئی اور کرسیوں میں جکڑ دیا وہ ابھی تک بے ہوش ہیں ۔ میں پہلے انہیں گولی سے اڑانے لگی تھی لیکن پھر میں نے سوچا کہ شاید آپ ان سے کچھ پوچھنا پسند کریں اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا اور اب آپ کو کال بھی اس لئے کر رہی ہوں کہ ان کے بارے میں کیا حکم ہے انہیں گولی سے اڑا دوں یا "...... شارلٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ یہ یہ سب کیسے ممکن ہے وہ تو راڈز میں جکڑی ہوئی تھیں ۔ مادام روزی کی حیرت کی شدت سے بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" اسی لئے تو مادام میں فون کر رہی ہوں ۔ خود آپ کے پاس نہیں

آئی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے میری عدم موجودگی میں یہ ہوش میں آکر پھر پہلے کی طرح کسی شعبدہ بازی کی بنا پر راڈز سے آزاد نہ ہو جائیں اور سپیشل فون اس لئے استعمال کیا ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ آپ سے پہلے کسی اور کو اس بارے میں معلوم ہو سکے"...... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے بہت اچھا کیا شارلٹ میں خود آرہی ہوں۔ اب مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ دونوں عورتیں عام عورتیں نہیں ہیں یہ یقیناً عمران کی ساتھی ہوں گی۔ اب ان سے عمران کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ تم انہیں سرنے نہ دینا میں آرہی ہوں"...... دوسری طرف سے مادام روزی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

"اب بتاؤ کہ وہ کس طرف سے آئے گی اور کس جگہ وہ اس حصے میں داخل ہو گی"...... جولیا نے پیچھے ہٹتے ہوئے شارلٹ سے پوچھا۔

"میرے والے روم کے بائیں طرف ایک خفیہ دروازہ ہے۔ اس کے اوپر لفٹ لائٹ لگی ہوئی ہے۔ یہ دروازہ دوسری طرف سے بھی کھلتا ہے۔ روزی خصوصی لفٹ کے ذریعے پہلے اس دروازے کی دوسری طرف پہنچے گی اور پھر دروازہ کھول کر روم میں داخل ہو گی میں بھی وہیں سے آئی تھی"...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"گریٹ تم اس کا خیال رکھنا میں روزی کو کور کر لوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور واپس مڑی۔

"میں بھی ساتھ آتی ہوں۔ یہ تو راڈز میں جکڑی ہوئی ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ تم یہیں ٹھہرو"۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتی کمرے سے باہر راہداری میں آگئی۔ چند لمحوں بعد وہ اس بڑے تہہ خانے میں پہنچ چکی تھی جہاں پانچ لاشیں پڑی ہوئی تھیں لفٹ لائٹ واقعی ایک دیوار کی سائیڈ پر لگی ہوئی تھی۔ جولیا نے پہلے اس کا خیال نہ کیا تھا۔ جولیا نے مشین گن ایک طرف دیوار کے ساتھ رکھی اور خود دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ مادام روزی پر جسمانی طور پر حملہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اگر مشین گن کے بٹ کا وار خالی چلا جاتا تو روزی اس کے لئے مسئلہ بھی بن سکتی تھی کیونکہ اتنا تو وہ سمجھتی تھی کہ روزی کوئی عام عورت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد دیوار میں سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار ایک جگہ سے سرک کر دوسری طرف کو چلی گئی اور وہاں خلا سا پیدا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مادام روزی اچھل کر اس خلا سے کمرے میں آئی۔ جولیا جو پہلے سے ہی تیار کھڑی تھی یکلخت کسی بھوکے عقاب کی طرح روزی پر جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ روزی سنبھلتی وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر گری اور اس کے بعد جولیا نے اسے ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دیا۔ اس کی دونوں لاتیں یکے بعد دیگرے کسی مشین کی طرح چلنی شروع ہو گئیں اور چند لمحوں بعد ہی روزی کنپٹیوں، چہرے اور پسلیوں پر بھرپور ضربیں کھا کر ساکت ہو گئی۔ جولیا رک گئی اور پھر

اس نے جھک کر اس کی نبض پکڑی ۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ روزی فوراً ہوش میں آنے کے قابل نہیں ہے تو اس نے اسے اٹھایا اور ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر لاد کر مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جسے شارلٹ نے زیرو روم کہا تھا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی صالحہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اس نے صالحہ کی مدد سے اسے ایک خالی کرسی پر بٹھایا اور راڈز سے جکڑ دیا۔

"تم نے تو اسے مار دینا تھا پھر اسے کیوں بے ہوش کر کے یہاں جکڑ رہی ہو"...... شارلٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں ۔ ابھی اس سے چند باتیں کرنی ہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ صالحہ کی طرف مڑ گئی۔

"صالحہ تم یہاں رہو ۔ میں اس کمرے سے مشین گن بھی لے آؤں اور اس خلا کو بھی دوسری طرف سے چیک کر لوں ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اس طرف سے اچانک آ جائے ۔ البتہ تم چاہو تو اس دوران اسے ہوش میں لے آ سکتی ہو"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

گرین ویل نامی ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں سے ایک میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا ۔ عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر سراما میک اپ تھا ۔ چیک نے خصوصی ٹرانسمیٹر پر گرین ویل ہوٹل کی مالکہ ایتھر سے رابطہ قائم کر لیا تھا اور چیک کی توقع کے عین مطابق جب ایتھر کو یقین آ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ پر پہنچ کر مادام روزی کے خلاف کام کر کے اسے ہلاک کر سکتے ہیں تو وہ انہیں اپنے پاس پناہ دینے پر رضامند ہو گئی ۔ اس نے چیک کو کہا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر سراما میک اپ کر دے ۔ کیونکہ یہاں لیڈیز آئی لینڈ پر سراما مرو خفیہ طور پر موجود رہتے ہیں اس لئے اگر کسی نے چیک بھی کر لیا تو بات کھلے گی نہیں اور انہیں آسانی سے مطمئن کیا جا سکے گا ۔ چیک چونکہ میک اپ کے فن میں خاصی مہارت رکھتا تھا اور ایتھر کو بھی اس بارے میں علم

تھا اس لئے ایتھر نے اسے یہ ہدایت دی تھی ۔ اس کے بعد ان کے درمیان یہ بات طے ہو گئی کہ ایتھر لیڈیز آئی لینڈ میں اس زیر آب ٹنل والے حصے میں ایک بند باڈی کی ویگن لئے موجود ہو گی اور وہ انہیں اس ویگن میں بٹھا کر اپنے ہوٹل لے جائے گی اور باقی باتیں بعد میں ہونگیں ۔ اس منصوبے کے تحت چیک نے میک اپ کا سامان منگوایا وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں پر میک اپ کرنا چاہتا تھا ۔ لیکن عمران نے اسے روک دیا اور پھر اس نے میک اپ کا خصوصی سامان منگوا کر خود اپنے اوپر اور اپنے ساتھیوں پر سراما لوگوں جیسا میک اپ کر دیا ۔ کیونکہ وہ سراما میں رہنے والے سراما افراد کو ہوٹل میں دیکھ چکا اس لئے اسے یہ میک اپ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی ۔

میک اپ کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اپنے منصوبے کے تحت اس ٹنل کے بند پروجیکٹ کو کھول کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ سب پیدل چلتے ہوئے لیڈیز آئی لینڈ والے حصے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ یہ حصہ بھی مکمل طور پر بند تھا اس لئے یہاں بھی انہیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا ۔ کچھ خصوصی قسم کا اسلحہ اس نے چیک سے لے کر ساتھ رکھ لیا تھا ۔ لیڈیز آئی لینڈ پہنچ کر وہ ایتھر سے ملے جو وہاں موجود تھی ۔ خصوصی کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد ایتھر نے انہیں ایک بند باڈی کی ویگن میں بٹھایا اور انہیں لے کر ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے اس تہہ خانے میں پہنچا دیا ۔ چیک گو عمران کے ساتھ آنا چاہتا تھا لیکن عمران نے اسے روک دیا تھا کیونکہ عمران

جانتا تھا کہ وہاں انتہائی نامساعد حالات سے ان کا واسطہ پڑ سکتا ہے ۔ وہ رات کے دوران ہی گرین ویل ہوٹل پہنچ گئے تھے اور انہیں وہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے ۔ ایتھر انہیں یہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر واپس چلی گئی تھی کہ وہ حالات چیک کرے کہ کہیں ان کی یہاں آمد کی اطلاع روزی کو تو نہیں مل گئی اور یہ بھی معلوم کرے کہ روزی کہاں موجود ہے اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا ۔

" عمران صاحب چلئے اتنا تو ہوا کہ ہم اس پراسرار جزیرے پر بہرحال پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ جہاں مردوں کا داخلہ ہی ممنوع ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اسی لئے تو میں نے جولیا کو علیحدہ کر دیا تھا تاکہ جب ہم یہاں پہنچیں تو یہ کباب میں ہڈی اور ہڈی بھی بڑی سی ۔ سرے سے موجود ہی نہ ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" کباب میں ہڈی کیا مطلب ۔ یہ محاورہ آپ نے یہاں کس سیاق وسباق میں بولا ہے "...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" یہ لیڈیز آئی لینڈ ہے ۔ یہاں ہر طرف لاکھوں نہیں تو سینکڑوں خوبصورت ، نوجوان اور طرحدار عورتیں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ کوئی مرد بھی نہیں ہے جو رقیب روسیاہ مطلب ہے رقیب روسفید بننے کی کوشش کرے اور اتنی بڑی تعداد میں سے کوئی ایک تو ایسی مل ہی جائے گی جو مجھ جیسے پرنس چارمنگ کو پسند کر کے دو بول

پڑھوانے پر رضامند ہو جائے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم جس حلیے میں ہو۔ تم نے اپنا حلیہ آئینے میں دیکھا ہے۔ اس حلیے میں تم خود رقیب روسیاہ بنے ہوئے ہو۔ تم پر کسی نے تھوکنا بھی نہیں"...... تنویر نے فوراً ہی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے یہی تو اصل خوش قسمتی ہے۔ اس جزیرے کی شاید آب وہوا ہی ایسی ہے کہ یہاں کی عورتیں صرف سراپا مردوں کو ہی پسند کرتی ہیں اور میں اس وقت سراپا پرنس چارمنگ ہوں اس لئے ہو سکتا ہے قسمت کچھ زیادہ ہی مہربان ہو جائے اور ایک کی بجائے دو تین چار تک کا سکوپ بن جائے۔ البتہ تمہاری شکل کی بات دوسری ہے۔ اب مزید کیا کہوں تم بہر حال آنکھوں والے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا کیونکہ عمران نے جو کچھ ڈھکے چھپے الفاظ میں کہا تھا بہر حال وہ سب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

" عمران صاحب آپ نے اس بار مس جولیا کو اس طرح علیحدہ کر دیا ہے کہ جیسے اس کا سرے سے کبھی کوئی وجود ہی نہ رہا ہو۔ کم از کم اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ اگر وہ کسی مشکل میں پھنس گئی ہو تو ہم اس کی مدد تو کر سکیں"...... صفدر نے جواب دینے کے لئے تنویر کا کھلتا ہوا منہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آہستہ آہستہ تنویر کو غصہ آتا جائے گا اور عمران اپنی باتوں سے اسے

اور زیادہ چڑانا شروع کر دے گا۔ اس طرح یہ باتیں کسی بڑی جنگ میں بھی تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" جس کی وہ ڈپٹی ہے وہی اس سے رابطہ بھی رکھے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر جولیا واقعی کسی مشکل میں ہوتی تو اب تک رابطہ کر چکی ہوتی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی تہہ خانے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایتھر اندر داخل ہوئی اور وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" تم لوگوں کے یہاں آنے کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو سکا جب کہ روزی اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"...... ایتھر نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ان دو گھنٹوں میں بس تم نے اتنا ہی معلوم کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ معمولی بات نہیں ہے مسٹر پرنس مجھے یہ معلوم کرنے کے لئے نجانے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں کہ تمہیں کسی نے چیک تو نہیں کیا اور اس کی اطلاع روزی تک تو نہیں پہنچی ورنہ تمہارے ساتھ میں بھی ماری جاتی۔ روزی ایسے معاملوں میں حد درجہ سفاک عورت ہے"...... ایتھر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں کی انچارج رہ چکی ہو۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ یہاں موجود خفیہ لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے"۔ عمران نے کہا تو ایتھر بے اختیار

چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ تم لیبارٹری کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... ایتھر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"تمہیں چیک نے بتایا نہیں کہ ہم اس لیبارٹری سے فارمولا اڑانے کے لئے آ رہے ہیں پھر تم لیبارٹری کا نام سن کر اس طرح کیوں چونکی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ چیک نے اس کے سامنے ایتھر سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی۔

"ہاں بتایا تو تھا لیکن فارمولا لیبارٹری میں تو نہیں ہوگا۔ وہ تو لامحالہ روزی کے ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے خصوصی ریکارڈ روم میں ہوگا۔ یہاں ایسے فارمولے اسی ریکارڈ روم میں ہی رکھے جاتے ہیں اس لئے میں لیبارٹری کے بارے میں تمہارا سوال سن کر چونکی تھی"۔ ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس فارمولے پر کام ہو رہا ہو وہ ریکارڈ روم میں نہیں رکھا جاتا اس لئے جو فارمولا ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ لیبارٹری میں ہی ہوگا۔ وہاں سے اسے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں اور وہاں سے مادام روزی کو قابو میں کر کے پھر اس کی مدد سے لیبارٹری میں جا کر فارمولا حاصل کریں لیکن یہاں کے حالات دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ تم نے چیک کے سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں کوئی مرد نہیں ہے۔ پھر وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی ہوں

گے اس لئے دوسرا طریقہ زیادہ قابل عمل ہے کہ ہم خفیہ طور پر براہ راست اس لیبارٹری میں گھس کر وہاں سے فارمولا حاصل کر لیں اور تمہاری مدد سے جزیرے سے نکل جائیں۔ اس طرح حکومت کو جب معلوم ہوگا کہ روزی فارمولے کی حفاظت نہیں کر سکی تو لامحالہ روزی کو نااہل قرار دے کر سزا دی جائے گی اور تم خود بخود اس کی جگہ یہاں کی انچارج بن جاؤ گی اور کسی کو اصل بات کی کانوں کان خبر تک نہ ہوگی"...... عمران نے جواب دیا تو ایتھر کے ستے ہوئے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید عمران کے دلائل نے اسے ذہنی طور پر مطمئن کر دیا تھا۔

"اوہ تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ اس طرح آسانی سے کام ہو سکتا ہے اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ایک بار فارمولا چلا گیا تو پھر روزی کو موت کی سزا سے کم سزا مل ہی نہیں سکتی"...... ایتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اصل شرط یہی ہے کہ روزی کو معلوم بھی نہ ہو سکے اور ہم لیبارٹری میں داخل ہو کر واپس بھی آ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم اس لیبارٹری کو تباہ تو نہیں کرو گے"...... ایتھر نے یکلخت کسی خیال کے تحت کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے لیبارٹری کو تباہ کرنے کی اور لیبارٹریاں اس طرح آسانی سے تباہ بھی نہیں ہو سکتیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں

سمیت مرنا تو نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر تم فارمولا لے گئے تو نقصان حکومت کا ہو گا اور میں نہیں چاہتی کہ حکومت کا نقصان ہو"...... یکلخت ایتھر نے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" کیا بچوں جیسی بات کی ہے تم نے ایتھر۔ فارمولے پر جب ریسرچ کی جاتی ہے تو اس کی سینکڑوں کاپیاں تیار کی جاتی ہیں اور ہم نے تو صرف ایک کاپی لے جانی ہے۔ فارمولا اور اس کی کاپیاں تو وہیں رہیں گی اور ان پر کام ہوتا رہے گا۔ اس سے حکومت کو کیا نقصان ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا تو ایتھر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے دراصل ان باتوں کا تجربہ نہیں ہے بہرحال ٹھیک ہے۔ تم نے پوچھا تھا کہ میں لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں تو لیبارٹری تو دراصل میری ہی نگرانی میں بنی تھی۔ یہ تو جب لیبارٹری تیار ہو گئی تب روزی کو یہاں بھیجا گیا تھا اس لئے مجھ سے زیادہ لیبارٹری کے بارے میں کون جان سکتا ہے"...... ایتھر نے جواب دیا تو عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

" پھر تو تم اس لیبارٹری کا اندازاً نقشہ بھی بتا سکتی ہو اور اس کے خفیہ راستوں کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ جو کچھ اس لیبارٹری کے

بارے میں میں جانتی ہوں اور کوئی نہیں جان سکتا۔ گو اس لیبارٹری کے انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ اجنبی انسان تو انسان ہوا بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی لیکن اس کا ایک ایسا خفیہ راستہ میں جانتی ہوں جس کے بارے میں کسی دوسرے کو علم نہیں ہے۔ اصل میں جب لیبارٹری تیار کی گئی تھی تو یہ راستہ رکھا گیا تھا لیکن پھر چیف انجینئر نے اوپر کی ہدایات ملنے پر اسے بند کرا دیا اس لئے بعد میں آنے والوں کو اس کا علم تک نہ ہو سکا لیکن مجھے معلوم ہے اور اس بند راستے کو بہرحال تھوڑی سی کوشش سے کھولا جا سکتا ہے اور اگر ہم اس راستے سے جائیں تو ہم براہ راست لیبارٹری کے اس کمرے تک پہنچ جائیں گے جو لیبارٹری کے انچارج کا دفتر ہے رات کو یہ دفتر خالی ہوتا ہو گا۔ فارمولا بھی وہاں ہو گا۔ ہم وہاں سے فارمولا اڑا کر خاموشی سے واپس بھی آ سکتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی۔ جب تم جزیرے سے باہر چلے جاؤ گے تب میں خفیہ اطلاع حکوست کو دوں گی۔ اس کے بعد ظاہر ہے تحقیقات ہو گی اور خفیہ راستہ کھلا ہوا جب ملے گا تو بات کھل جائے گی"...... ایتھر نے جواب دیا۔

" لیکن کیا ہم اس راستے کے دہانے تک بغیر کسی کو معلوم ہوئے پہنچ جائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں یہ دہانہ وہیں ہے جہاں اس زیر آب ٹنل کا پوائنٹ ہے۔ یہ راستہ پہلے اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ جزیرے میں آئے بغیر وہیں سے ہی لوگ لیبارٹری میں آ جا سکیں لیکن بعد میں سیکورٹی کے نقطہ نظر سے

اسے بند کر دیا گیا تھا"...... ایتھر نے جواب دیا۔

"اس کی تفصیل کیا ہے۔ مجھے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ایتھر نے تفصیل بتانی شروع کر دی اور عمران کی آنکھوں میں موجود چمک یہ تفصیل سن کر اور زیادہ بڑھ گئی کیونکہ تفصیل سن کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ آسانی سے اس لیبارٹری میں داخل ہو کر اندر طاقتور وائرلیس بم رکھ بھی سکتے ہیں اور آسانی سے جزیرے سے باہر بھی جا سکتے ہیں۔ جاریز جا کر اس بم کو فائر کیا جا سکتا ہے اور اس بم کے فائر ہوتے ہی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اور اس طرح ان کا مشن مکمل ہو جائے گا۔ یہ واقعی اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ایتھر سے آٹکرایا تھا ورنہ نجانے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے اور پھر یہاں سے نکلنے میں اسے کتنے جانکاہ مراحل سے گزرنا پڑتا۔

"اس وقت صبح ہونے میں ابھی دیر ہے۔ کیا ہم فوری طور پر وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ صبح ہونے سے پہلے کام مکمل کر کے جزیرے سے باہر بھی چلا جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس وقت نہیں۔ یہاں ہر عورت کے لئے ورزش کرنا لازمی ہے اور صبح ہونے کے قریب جزیرے پر رہنے والی تمام عورتیں کھلی ہوا میں ورزش کرنے نکل پڑتی ہیں۔ میں نے خود ورزش کرنے جانا ہے۔ مادام روزی مشینوں کی مدد سے باقاعدہ چیک کرتی ہے کہ کسی نے ورزش کرنے میں کوتاہی تو نہیں کی۔ البتہ دوپہر کو ایک وقت ایسا آتا ہے جب آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت تمام

عورتیں آرام کرتی ہیں اور پورا جزیرہ ایک لحاظ سے ویران سا ہو جاتا ہے اس وقت سراما مرد اکثر گھروں سے نکل کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ یہی وقت مناسب رہے گا۔ تم سراما میک اپ میں ہو اس لئے کوئی تمہیں چیک ہی نہ کر سکے گا"...... ایتھر نے جواب دیا۔

"او کے پھر تم نے خود اس بات کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تم آرام کرو میں جا رہی ہوں"...... ایتھر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جولیا مشین گن اٹھائے جب واپس زیرو روم میں داخل ہوئی تو مادام روزی ہوش میں آچکی تھی اور وہ صالحہ سے تیز لہجے میں بات کر رہی تھی۔

" یہ مجھ سے پوچھ رہی ہے کہ کیا ہم علی عمران کے ساتھی ہیں"۔ صالحہ نے جولیا کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے مخاطب ہو کر مادام روزی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تم نے کیا بتایا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں نے کیا بتانا تھا۔ مجھے کیا معلوم کہ یہ کیا پوچھ رہی ہے"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ہاں تو مادام روزی اب مجھ سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو"۔ جولیا نے مادام روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم نے جس انداز میں یہ ساری کارروائی کی ہے اس لحاظ سے تم

کوئی عام عورتیں نہیں ہو سکتیں۔ تمہارا تعلق یقیناً کسی سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور چونکہ پاکیشیا کا علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں لیڈیز آئی لینڈ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہارا تعلق اسی گروپ سے ہو سکتا ہے"...... مادام روزی نے کہا۔

" لیکن ہم دونوں تو ایکریمین ہیں ہمارا کیا تعلق کسی پاکیشیائی سے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں تمہارے میک اپ اس وقت چیک کیے گئے تھے جب تم بے ہوش تھیں اور تمہارے چہرے اصل ثابت ہوئے تھے۔ اس لئے تمہیں ہوش میں بھی لایا گیا تھا۔ اگر تمہارے چہروں پر میک اپ ظاہر ہو جاتا تو تمہیں شاید ہوش میں ہی نہ لایا جاتا لیکن اگر تم وہ نہیں ہو تو پھر تم کون ہو"...... مادام روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرا نام جولیا ہے اور اس کا نام گریٹی ہے۔ پہلے بھی تم سے تعارف کرایا گیا تھا۔ دوسری بار بتا دیتی ہوں"۔ جولیا نے جواب دیا۔

" پھر تم نے یہ ساری کارروائی کیوں کی ہے"...... مادام روزی نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" تم شاید دنیا کی سب سے احمق عورت ہو مادام روزی۔ ہم تو روزمیری کے ساتھ یہاں سروس کے لئے آئی تھیں۔ ہم ایکریمیا میں مارشل آرٹ کی تربیت دینے والے ایک ادارے میں ملازم ہیں اس لئے اس طرح کی کارروائیاں ہمارے لئے معمولی بات ہیں لیکن تم نے

ہمیں انتہائی سفاکی سے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔اب ظاہر ہے ہم مرنا نہیں چاہتی تھیں اس لئے مجبوراً ہمیں حرکت میں آنا پڑا اور اپنی جانیں بچانے کے لئے ہم تمہاری بیس یا تیس عورتیں تو کیا اس جزیرے پر موجود تمام عورتوں کا خاتمہ بھی کر سکتی ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی تھی ۔ اصل میں اس عمران اور اس کے گروپ نے میرا دماغ ماؤف کر دیا تھا اس لئے میں نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ مجھے اپنی حماقت کا اعتراف ہے اور میں تم سے معافی چاہتی ہوں ۔اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے ۔ اب تم مجھے اور شارلٹ کو آزاد کر دو۔ میں تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ تنخواہ اور اہم عہدے دینے کے لئے تیار ہوں"...... مادام روزی نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

" یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیوں آ رہے ہیں اور تم ان سے کیوں خوفزدہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

" یہ ہمارا سرکاری سیکرٹ ہے ۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے تم اپنی بات کرو"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ہم اس عمران کے مقابلے پر تمہارے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکیں"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں میں اس بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تم پر ہم کیسے اعتبار کر لیں ۔ پھر ہم شارلٹ پر کیوں نہ اعتبار کریں جو تمہاری جگہ چیف بن کر ہمیں تم سے زیادہ مراعات دے سکتی ہے تمہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا

" کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔چیف تو میں ہوں شارلٹ کیسے ہو سکتی ہے"...... مادام روزی نے چونک کر کہا۔

" تمہارا کیا ہے ۔مجھے صرف ٹریگر دبانا ہو گا اور اس کے بعد شارلٹ چیف ہو گی اور شارلٹ سے ہمارا ابھی معاہدہ ہوا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا ۔ کیا ۔شارلٹ تم نے ۔ تم نے یہ سب"...... مادام روزی نے حلق کے بل چیختے ہوئے شارلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مم ۔ مم مادام میں نے تو"...... شارلٹ نے گڑ بڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اسے ابھی تمہارے سامنے ہلاک کر دیتی ہوں"...... جولیا نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ ۔ مجھے مت مارو میں بتا دیتی ہوں ۔یہاں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے اور عمران اور اس کے ساتھی اس لیبارٹری کو تباہ کرنے یہاں آنا چاہتے ہیں"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

" کہاں ہے وہ لیبارٹری"...... جولیا نے کہا۔

" وہ خفیہ لیبارٹری ہے ۔ میں صرف باہر کی انچارج ہوں ۔

لیبارٹری سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

"اس کے انچارج سے تو تعلق ہوگا وہ یقیناً مرد ہی ہوگا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بوڑھا سائنس دان ہے۔ڈاکٹر فریگ۔اس سے صرف سرکاری تعلق ہے اور کچھ نہیں ہے"...... مادام روزی نے جواب دیا۔

"ہم اس لیبارٹری کو دیکھنا چاہیں گی بولو کیا تم ہمیں لیبارٹری دکھاؤ گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں وہاں کوئی جا ہی نہیں سکتی"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم تو جا سکتی ہوگی کون روک سکتا ہے تمہیں"...... جولیا نے کہا

"نہیں میں بھی نہیں جا سکتی"...... مادام روزی نے جواب دیا۔

"او کے پھر تم تو چھٹی کرو جب تم ہمیں لیبارٹری ہی نہیں دکھا سکتی تو پھر تمہاری کیا اہمیت رہ گئی"۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

"کیوں شارلٹ روزی سچ کہہ رہی ہے۔سنو ہماری عادت ہے کہ ہم جو خواہش کریں وہ ہر صورت میں پوری کرتی ہیں۔اب جب کہ ہم لیبارٹری دیکھنا چاہتی ہیں تو بولو تم دونوں میں سے کون ہمیں لیبارٹری دکھا سکتا ہے جو دکھا سکے گا وہی زندہ بھی رہے گا۔دوسرے کو ہلاک ہونا پڑے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"مم مم میں دکھا سکتی ہوں"۔شارلٹ نے جلدی سے جواب دیا۔

"شارلٹ تم جھوٹ مت بولو۔تم تو اندر ہی نہیں جا سکتیں۔تمہیں تو معلوم ہی نہیں کہ اس لیبارٹری میں جانے کا راستہ کہاں ہے"...... مادام روزی نے شارلٹ کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیوں نہیں معلوم۔یہ اور بات ہے کہ آج تک میں نے تمہیں اس بارے میں علم ہی نہیں ہونے دیا۔لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان مارٹن اور گریک مشین روم کی انچارج ریگی اور میرے دوست ہیں۔ہم باری باری خفیہ طور پر لیبارٹری میں جا کر راتیں گزارتی رہی ہیں۔چونکہ ریگی بھی جاتی تھی اس لئے تمہیں وہ اس بارے میں رپورٹ ہی نہ دیتی تھی اور تم سمجھتی ہو کہ مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے تو بہت کچھ معلوم ہے۔وہ کچھ بھی معلوم ہے جو تمہیں بھی نہیں معلوم"...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں شارلٹ پر اعتبار ہے۔شارلٹ ہمیں لیبارٹری بھی دکھا دے گی اور جزیرے سے بھی باہر بھجوا دے گی جب کہ تم عیار اور مکار عورت ہو۔تم یقیناً ہم سے دھوکہ کرو گی اس لئے تمہیں موت کے گھاٹ اتارنا ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام روزی کچھ کہتی جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی مادام روزی کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئی۔گولیوں کی بوچھاڑ نے اس کا جسم چھلنی کر دیا تھا۔

"ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے شارلٹ اب تم مادام روزی کی جگہ انچارج ہو ۔ بولو تم کیا کہتی ہو"...... جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کی طرف کرتے ہوئے کہا جس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

"مم مم مجھے مت مارو ۔ تم جو کہو گی جیسے کہو گی میں ویسے ہی کروں گی"...... شارلٹ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لو ۔ اگر تم نے ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی گڑ بڑ کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی" جولیا نے غراتے ہوئے کہا ۔

"مم مم میں وہی کروں گی جو تم کہو گی مجھے مت مارو"...... شارلٹ نے اور زیادہ کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گریٹی اسے کھول دو ۔ اب میں دیکھوں گی کہ یہ کیا کرتی ہے"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور صالحہ نے کرسی کے عقب میں جا کر عقبی پائے میں موجود بٹن دبایا تو کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے اور شارلٹ آزاد ہو گئی۔

"اٹھو اور اپنے آپ کو سنبھالو ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری حماقت سے یہاں کوئی گڑ بڑ ہو جائے اور پھر ہم بھی ماری جائیں ۔ تم نے صرف دو کام کرنے ہیں ۔ ایک تو ہمیں لیبارٹری میں لے جانا ہے اور دوسرا اس جزیرے سے باہر نکالنا ہے اور بس"...... جولیا نے کہا تو شارلٹ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ابھی یہ دونوں کام کر دیتی ہوں ۔ تمہاری یہاں موجودگی میں

خطرہ رہے گا ۔ آؤ میرے ساتھ"...... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے مجھے بتاؤ کہ تم اب کیا کرنے جا رہی ہو" ۔ جولیا نے کہا ۔

"میں روزی کے دفتر میں جا کر مارٹن کو جو میرا دوست ہے فون کروں گی ۔ وہ ایک خفیہ راستہ کھول دے گا ۔ پھر میں تمہیں لے کر وہاں جاؤں گی جب تم لیبارٹری دیکھ لو گی تو میں تمہیں خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے سراما بھجوا دوں گی ۔ اس کے بعد میں مادام روزی کی موت کے بارے میں اعلیٰ حکام کو اطلاع دوں گی ۔ پھر اعلیٰ حکام یقیناً مجھے روزی کی جگہ انچارج بنا دیں گے"...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ اس ہیڈ کوارٹر میں کوئی اسلحہ خانہ بھی ہے" ۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو"...... شارلٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ہم اپنی حفاظت کے لئے اس اسلحہ خانے سے کوئی وائرلیس بم ساتھ لے جائیں گی اور اسے وہاں چھپا دیں گی تاکہ تم یا تمہارا دوست مارٹن ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کرے ۔ پھر ہم ہیلی کاپٹر میں تمہیں بھی اپنی حفاظت کے لئے ساتھ لے جائیں گی ۔ جب ہم بخیریت سراما پہنچ جائیں گی تو ہم اس کا ڈی چارجر تمہارے حوالے کر کے تمہیں واپس بھیج دیں گی اس طرح ہم پوری طرح محفوظ رہیں گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن مارٹن اس کی اجازت نہ دے گا ۔ اس معاملے وہ انتہائی

اصول پسند ہے"...... شارلٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہارے ساتھ ہمارا وہاں جانا بے کار ہے۔ تم پھر چھٹی کرو ہم خود اپنی حفاظت کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر لیں گی"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال کا رخ شارلٹ کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی ابھر آئی تھی۔

"رک جاؤ رک جاؤ مجھے مت مارو رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ اگر تم یہ سب کچھ صرف اپنی حفاظت کی غرض سے کرنا چاہتی ہو تو پھر مارٹن کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں اس خفیہ راستے سے اندر لے جا سکتی ہوں کہ تم لیبارٹری کے اندرونی حصے تک پہنچ جاؤ گی لیکن کسی کو علم نہ ہو سکے گا۔ مارٹن نے مجھے یہ راستہ اس لئے دکھایا تھا کہ اگر کبھی کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو میں وہاں سے خفیہ طور پر فرار ہو سکوں"...... شارلٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر ایسا ہو جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ ہمارا مقصد تو صرف اپنی حفاظت ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو شارلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک جوان آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا مارٹن"...... ادھیڑ عمر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سوری ڈاکٹر دراصل بات ہی ایسی ہے کہ میرے ہوش اڑ گئے ہیں"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ خیریت"...... اس بار ادھیڑ عمر نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ڈاکٹر فرگیگ ہماری لیبارٹری شدید خطرے کی زد میں آنے والی ہے"...... مارٹن نے جواب دیا تو ڈاکٹر فرگیگ بے اختیار اچھل کر کھڑا

ہو گیا۔اس کے چہرے پر یکلخت وحشت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا ہوا"....... ڈاکٹر فریگ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر فریگ اب آپ سے کیا چھپانا۔اوپر جزیرے پر ایک عورت شارلٹ میری دوست ہے وہ کبھی کبھار رات کو یہاں میرے پاس ایک خفیہ راستے سے آتی رہتی ہے۔وہ جزیرے کی انچارج مادام روزی کی نائب ہے۔اس نے ابھی مجھے خصوصی ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے کہ دو انتہائی خطرناک ایکریمی عورتیں اس کے ساتھ لیبارٹری میں ایک انتہائی خطرناک وائرلیس بم رکھنے آرہی ہیں"....... مارٹن نے تیز تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر فریگ کی آنکھیں حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"خفیہ راستے سے کوئی عورت یہاں آتی رہتی ہے اور رات بھی یہیں گزارتی ہے اور اب دو عورتیں یہاں بم رکھنے آرہی ہیں کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا مارٹن یہ سب کیسے ممکن ہے۔اول تو یہاں کوئی خفیہ راستہ ہی نہیں ہے۔جو راستے ہیں وہ ہماری چیکنگ میں رہتے ہیں۔پھر کوئی اجنبی یہاں کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا اور خاص طور پر جزیرے پر رہنے والی عورت تو کسی صورت بھی یہاں نہیں آسکتی کیونکہ جزیرے پر ایسی مشینری فٹ ہے کہ ہر عورت کی لمحہ بہ لمحہ چیکنگ ہوتی رہتی ہے۔پھر ان حالات میں دو عورتیں یہاں کیسے آسکتی ہیں اور بم کیسے رکھ سکتی ہیں"....... ڈاکٹر فریگ نے اس بار

غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ صرف سائنس دان ہیں ڈاکٹر فریگ اور بوڑھے ہیں۔جب کہ ہم سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ نوجوان بھی ہیں اور نوجوان آدمی آپ کو معلوم ہے کہ کیا احساسات اور جذبات رکھتا ہے۔یہاں واقعی ایک ایسا خفیہ راستہ موجود ہے جسے اتفاقاً میں نے ٹریس کر لیا ہے۔اسے بند کر دیا گیا تھا لیکن میں نے اسے کھول لیا۔میرے ساتھ ڈاکٹر گریک بھی شامل ہے۔اس کی دوست لڑکی ریگی ہے جو مشین روم کی انچارج ہے اس لئے وہ میری دوست لڑکی شارلٹ کی یہاں آنے کی رپورٹ ہی نہیں دیتی اور اس کی ماتحت عورتیں اس کی یہاں آنے کی رپورٹ اوپر نہیں پہنچاتیں۔اس طرح یہ چکر چل رہا ہے جہاں تک ان عورتوں کی یہاں آمد کا تعلق ہے تو شارلٹ نے مجھے جو کچھ مختصر طور پر بتایا ہے اس کے مطابق یہ دو عورتیں یہاں سروس کرنے آئی تھیں لیکن مادام روزی نے انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔اس پر انہوں نے پانسہ پلٹ دیا۔مادام روزی اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی سب عورتوں کو ہلاک کر دیا۔شارلٹ اس لئے زندہ بچ گئی کہ اس نے ان سے وعدہ کر لیا کہ وہ انہیں صحیح سلامت جزیرے سے باہر بھجوا دے گی لیکن یہ عورتیں بے حد عیار ہیں۔انہیں خطرہ ہے کہ کہیں ان سے کوئی چال نہ چل دی جائے۔چنانچہ انہوں نے یہ پلاننگ کی ہے کہ وہ ایک انتہائی طاقتور وائرلیس بم لے کر شارلٹ سمیت اس خفیہ راستے کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہوں گی اور پھر وہ اس بم کو یہاں کسی

خفیہ جگہ میں چھپا دیں گی اس کے بعد وہ شارلٹ سمیت واپس چلی جائیں گی۔ انہوں نے شارلٹ سے یہ طے کیا ہے کہ وہ انہیں بحفاظت لیڈیز آئی لینڈ سے باہر نکال دے تو اس بم کا ڈی چارجر وہ ان کے حوالے کر دیں گی اور اگر اس نے ان کے خلاف کوئی حرکت کی تو وہ بم فائر کر کے لیبارٹری کو ہی تباہ کر دیں گی"...... مارٹن نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ مادام روزی ہلاک ہو گئی ۔ ویری بیڈ ۔ لیکن شارلٹ نے کس طرح تمہیں کال کر لیا۔ اسے ان شاطر عورتوں نے کیسے موقع دے دیا"...... ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ باتھ روم کا بہانہ کر کے باتھ روم میں گئی ۔ مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر کا ہر کمرہ حتیٰ کہ باتھ روم تک ساؤنڈ پروف ہیں ۔ شارلٹ اپنے ساتھ خصوصی ٹرانسمیٹر لے گئی اور اس نے باتھ روم سے مجھے کال کر کے یہ ساری تفصیل بتا دی ہے تاکہ میں پہلے سے ہوشیار ہو کر انہیں اس طرح گرفتار کر لوں کہ انہیں شک تک نہ پڑ سکے ۔ شارلٹ نے کہا ہے کہ اگر میں نے غلطی کی تو پھر وہ بم جو ان کے پاس ہو گا پھٹ بھی سکتا ہے اس لئے میں پوری طرح محتاط رہوں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"وہ خفیہ راستہ کہاں ہے ۔ جلدی بتاؤ اور سیکورٹی گارڈز کو بلاؤ ۔ میں انہیں وہاں چھپا دیتا ہوں پھر انہیں اچانک گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ڈاکٹر ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے ۔ تاکہ انہیں حکومت ایکریمیا کے حوالے کر سکیں ورنہ حکومت ایکریمیا ہماری کسی بات کا اعتبار نہ کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سوچ کہ ہم نے یہاں کوئی سازش کی ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ لیبارٹری کو کوئی خطرہ پیش ہو"...... ڈاکٹر فرنیگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں ڈاکٹر فرنیگ ۔ اب جب کہ ہمیں پیشگی اطلاع مل چکی ہے اب ہم آسانی سے ان پر قابو پا سکتے ہیں ۔ آپ یہ سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں"...... مارٹن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارے متعلق میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ تم یہ کام کر سکتے ہو ۔ اوکے میں سیکورٹی چیف کو بلاتا ہوں وہ تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا"...... ڈاکٹر فرنیگ نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر فرنیگ بول رہا ہوں رچرڈ ۔ فوراً میرے دفتر آجاؤ فوراً"۔ ڈاکٹر فرنیگ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا اس کے جسم پر نیلے رنگ کا چست لباس تھا۔ اس نے ماتھے پر سرخ رنگ کی پٹی باندھی ہوئی تھی اور اس کی بیلٹ کے ساتھ لگے ہوئے ہولسٹر سے ایک جدید ترین مشین پسٹل کا دستہ باہر کو نکلا ہوا نظر آرہا تھا۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی چیف رچرڈ تھا۔

"یس ڈاکٹر حکم"....... رچرڈ نے کمرے میں داخل ہو کر ایک نظر مارٹن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مارٹن رچرڈ کو تفصیل بتاؤ"....... ڈاکٹر فریگ نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا تو مارٹن نے پوری تفصیل دوہرادی جو اس سے قبل وہ ڈاکٹر فریگ کو سنا چکا تھا۔ رچرڈ کے چہرے پر مارٹن کی تفصیل سن کر شدید پریشانی اور حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک منصوبہ ہے۔ یہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔ مجھے بھی آج تک اس کا علم نہیں ہوا حالانکہ میں یہاں گذشتہ چار سالوں سے ہوں"....... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو اس راستے کے بارے میں بعد میں سوچیں گے کہ اس کا کیا کرنا ہے اسے قائم رکھنا ہے یا مکمل طور پر بند کرنا ہے۔ فی الحال ہم نے اس سازش کو ناکام بنانا ہے۔ اس لئے تم اپنے گارڈز سمیت مارٹن کی نگرانی میں ان عورتوں کو گرفتار کرنے کا کام کرو"۔ ڈاکٹر فریگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ حکم کریں لیکن انہیں گرفتار کیوں کرنا ہے ایسی خطرناک عورتوں کو تو فوراً گولی سے اڑا دینا چاہئے"....... رچرڈ نے کہا۔

"نہیں ہم انہیں زندہ حکومت ایکریمیا کے حوالے کرنا چاہتے ہیں"....... ڈاکٹر فریگ نے جواب دیا اور رچرڈ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اب تم مارٹن کے ماتحت ہو گے اور مارٹن کے ہر حکم کی تعمیل کرو گے لیکن مجھے ہر صورت میں کامیابی کی خبر ملنی چاہئے بس"۔ ڈاکٹر فریگ نے کہا۔

"رچرڈ کیا تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل ہیں۔ فوری زوداثر اور تیز گیس کے"....... مارٹن نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہیں انتہائی جدید ترین پسٹل ہیں جن میں گیس کیپسول بھرے ہوئے ہیں"....... رچرڈ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے پھر آؤ۔ اب ہم آسانی سے انہیں بے ہوش کر کے پکڑ سکیں گے"....... مارٹن نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا جب کہ رچرڈ بھی سرہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ڈاکٹر فریگ نے ایک طویل سانس لیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر اندھیرا سا چھایا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔ وہ دوپہر کے وقت استھر کے ساتھ بند باڈی کی سٹیشن ویگن میں اپنے ساتھیوں سمیت زیر آب تل کے لیڈیز آئی لینڈ والے پوائنٹ پر گیا تھا۔ راستے میں نہ ہی انہیں کسی نے چیک کیا تھا اور نہ روکا تھا اور عمران نے دیکھا تھا کہ بازار اور سڑکیں خالی پڑی ہوئی تھیں اکا دکا سراما مرد البتہ تیزی سے چلتے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ عورتیں کہیں بھی نظر نہ آئی تھیں۔ تل پوائنٹ پر پہنچ کر وہ سب ویگن سے باہر آئے اور پھر ایستھر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے وہ ایک چھوٹے سے جنگل میں پہنچے جہاں ایک جگہ پہاڑی ٹیلا سا تھا۔ ایستھر نے وہاں ایک عام سے پتھر پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈال کر اسے پہلے دائیں طرف اور پھر

بائیں طرف ہٹایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی ٹیلے کی چٹان سمیت ایک بڑی سی چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور اب ایک سرنگ سی اندر جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ استھر نے بتایا کہ یہی اس راستے کا دہانہ ہے جسے بند کر دیا گیا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا۔ ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک ٹھک ٹھک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بے شمار کیپسول ان کے قدموں میں آکر گرے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے بعد اب اس کے ذہن پر موجود تاریکی کا غلبہ اب ختم ہوا تھا۔ اس نے شعور میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اسے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی فولادی زنجیروں سے اس طرح جکڑ دیا گیا تھا کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑا اس کے ساتھیوں اور استھر کے علاوہ اس کمرے میں تین عورتیں بھی زنجیروں سے جکڑی ہوئی موجود تھیں۔ یہ تینوں ایکریمینز تھیں اور ان تینوں کی گردنیں بھی ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران نے انہیں دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ ان میں سے دو کو پہچان گیا تھا۔ ان میں سے ایک جولیا تھی اور دوسری صالحہ جب کہ تیسری کوئی اجنبی عورت تھی۔ جولیا اور صالحہ کا سپیشل میک اپ چونکہ عمران نے خود کیا تھا اس لئے انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"جولیا اور صالحہ بھی یہاں پہنچ گئیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ اس کے سامنے دیوار میں لگا ہوا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ دوسرے کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج تھی۔ ان دونوں نے نیلے رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ کیا مطلب خود بخود تمہیں کیسے ہوش آ گیا"۔ ان دونوں نے عمران کو دیکھتے ہی بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جس گیس سے تم نے مجھے بے ہوش کیا تھا اس گیس کی خوشبو مجھے بے حد پسند ہے اس لئے میں اسے پرفیوم کے طور پر استعمال کرتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ دونوں بھی بے اختیار ہنس پڑے اور پھر ان میں سے ایک جس نے سرنج اٹھائی ہوئی تھی عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ دوسرا عمران کے سامنے ہاتھ میں مشین گن پکڑے کھڑا تھا۔

"ہم کہاں قید ہیں اور کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے اس مشین گن والے سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہ لیبارٹری کا تہہ خانہ ہے۔ ہمارا تعلق یہاں کی سیکورٹی سے ہے ہمارا باس چیف سیکورٹی آفیسر رچرڈ ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا جب کہ دوسرا ہر آدمی کے بازو میں تھوڑا تھوڑا محلول

انجکٹ کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"تم لوگوں نے کیسے ہمیں بے ہوش کیا۔ کیا تمہیں ہمارے یہاں آنے کے متعلق پہلے سے علم تھا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے متعلق تو ہمیں علم ہی نہ تھا البتہ ان عورتوں کے متعلق علم تھا۔ ان میں ایک شارلٹ ہے جو مادام روزی کی نائب ہے۔ یہ شارلٹ ان دونوں عورتوں کو لے کر یہاں آئی تھی۔ یہ عورتیں یہاں کوئی خطرناک بم لگانا چاہتی تھیں لیکن شارلٹ یہاں کے ایک سائنس دان ڈاکٹر مارٹن کی دوست ہے اس نے چھپ کر ڈاکٹر مارٹن کو ان کی آمد کی اطلاع پہلے کر دی۔ چنانچہ ان کو ٹریپ کرنے کا پلان بنا لیا گیا۔ ہم ان کے انتظار میں خفیہ راستے میں موجود تھے کہ تم سب اندر آ گئے۔ ہم نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا۔ تمہارے کافی بعد یہ عورتیں آئیں تو انہیں بھی بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا۔ اب لیبارٹری انچارج ڈاکٹر فریگ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بات کرنے میں مصروف ہے کہ تمہارا کیا کیا جائے۔ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا تمہیں قید میں رکھا جائے یا ایکریمیا بھجوا دیا جائے اب جو فیصلہ ہو گا ویسے ہی اس پر عمل کیا جائے گا"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ عورتیں تو ایکریمین ہیں جب کہ ہم سراما ہیں۔ ہم تو یہاں بھرتی کے لئے آ رہے تھے"...... عمران نے جواب دیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے سب ساتھی اسی سراما والے میک اپ میں ہی

ہیں۔

"اس کا فیصلہ حکومت کرے گی کہ تمہاری قبریں یہاں بنائی جائیں یا تمہیں یہاں سروس دی جائے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لمحے انجکشن لگانے والا دوسرا آدمی اپنے کام سے فارغ ہو گیا تھا خالی سرنج اس نے ایک طرف پھینک دی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ عمران نے اپنے جسم کے گرد موجود زنجیروں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تمام زنجیریں قطعی طور پر بے جوڑ تھیں اور جوڑ والا حصہ اس کے سر کے اوپر اتنے فاصلے پر دیوار کے کنڈے میں موجود تھا کہ وہاں تک عمران اگر اپنے ہاتھ بلند کر کے بھی لے جانا چاہتا تو نہ لے جا سکتا تھا آہنی زنجیر اوپر کڑے میں سے نکل کر اس کے جسم کے گرد اور پھر دیوار میں لگے ہوئے کنڈوں کے اندر سے گھومتی ہوئی اس کے پیروں کے نیچے کنڈے میں ڈلنے کے بعد دوبارہ اس کے جسم سے لپٹ کر اوپر والے کڑے میں جا کر ختم ہو گئی تھی۔ اس طرح ایک تو زنجیر ڈبل ہو گئی تھی اور بے جوڑ ہونے کی وجہ سے اسے توڑا بھی نہ جا سکتا تھا اور پھر دیوار پر نصب مضبوط کنڈوں میں سے گزرنے کی وجہ سے وہ اس قدر ٹائٹ ہو گئی تھیں کہ عمران کے لئے اپنے جسم کو حرکت دینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"بڑے ماہرانہ انداز میں کام کیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے ساتھ صفدر کی کراہ سنائی دی اور پھر تھوڑے وقفے کے بعد اس کے سارے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں جولیا، صالحہ اور اس کے ساتھ اجنبی عورت بھی ہوش میں آگئی۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب"...... اچانک صفدر نے کہا اور اس کے منہ سے الفاظ نکلتے ہی جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔

"عمران۔ کون ہے عمران"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے سارے ساتھی بالکل اسی طرح چونک کر جولیا اور صالحہ کو دیکھنے لگے جیسے پہلے جولیا اور صالحہ نے انہیں دیکھا تھا۔

"تنویر کو بڑا شوق تھا جولیا سے رابطہ کرنے کا اب ہو گیا رابطہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم سب اور ان حلیوں میں اور یہاں۔ یہ سب کیسے ہوا"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ جو محترمہ ہیں شارلٹ۔ انہوں نے یہاں ڈاکٹر مارٹن کو پہلے ہی اطلاع کر دی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ یہاں بم رکھنے آ رہی ہے۔ چنانچہ اس کی اطلاع پر یہ سب یہاں تمہارے استقبال کے لئے موجود تھے لیکن تمہارے آنے سے پہلے ہم لوگ یہاں پہنچ گئے اس طرح دولہا دلہن سمیت پوری بارات یہاں پہنچ گئی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور صالحہ دونوں کھا جانے والی نظروں سے اپنے ساتھ

بندھی ہوئی شارلٹ کی طرف دیکھنے لگیں جس نے نظریں جھکالی تھیں
"تم نے کس وقت یہ کال کی تھی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا
"جب میں باتھ روم گئی تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم زندہ یہاں سے چلی جاؤ۔ تم نے جس طرح قتل وغارت کی تھی میں اس کا انتقام لینا چاہتی تھی"...... شارلٹ نے یکلخت سر اٹھاتے ہوئے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک بار پھر کھلا اور کمرے میں نیلے رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے مشین گنوں سے مسلح دس افراد اندر داخل ہوئے اور تیزی سے سائیڈوں پر دیوار کے ساتھ قطار بنا کر ان کے سامنے اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ فائرنگ اسکواڈ کے ممبر ہوں اور ان سب کو فائرنگ سے ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔ اسی لمحے دروازے سے ایک اور لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے بھی نیلے رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کے سر پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے اندر آکر تیز نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔
"تم میں سے علی عمران کون ہے"...... اس سرخ پٹی والے نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔
"عمران کیا اب ایکریمی عورتوں نے بھی ایشیائی نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ مرد کا نام ہے۔ عورت کا نہیں"...... اس سرخ پٹی والے نے

چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔
"پھر تو تمہیں سوال کرنے سے پہلے خود سوچنا چاہئے تھا کہ مرد تو ہم یہاں سارے سراما ہیں۔ ہمارے نام ایشیائی ہو ہی نہیں سکتے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ہمیں بتایا گیا ہے تم لوگ میک اپ میں ہو اور تم میں سے یقیناً کوئی پاکیشیا کا مشہور ایجنٹ عمران ہے اور باقی اس کے ساتھی ہیں۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ اسے ہلاک نہ کیا جائے کیونکہ حکومت نے کہا ہے کہ عمران کو زندہ رکھا جائے"...... سرخ پٹی والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"کاش میں عمران ہوتا لیکن اگر صرف نام بدلنے سے زندگی بچ سکتی ہے تو میں اپنا نام بدل لیتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کہیں تم تو عمران نہیں ہو۔ کیونکہ ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ عمران باتیں بہت کرتا ہے اور مزاحیہ باتیں کرتا ہے اور یہاں صرف تم ہی ہو جو بول رہے ہو"...... اس سرخ پٹی والے نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"اگر کوئی سراما عمران ہو سکتا ہے تو مجھے تسلیم ہے کہ میں عمران ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"یہی تو مسئلہ ہے۔ تم سب کے میک اپ چیک کئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس جدید ترین میک اپ واشر موجود ہیں لیکن تم میں سے

کسی کے چہرے پر میک اپ ظاہر نہیں ہوا"...... سرخ پٹی والے نے کہا۔

"اگر میک اپ واشر سے چیک نہیں ہو سکا تو تم میرے چہرے پر عمران کا میک اپ کر دو۔ مسئلہ ختم"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ سرخ پٹی والا کوئی جواب دیتا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ جس کے آنکھوں پر سنہرے رنگ کا فینسی فریم کا نظر والا چشمہ لگا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا۔

"کچھ پتہ چلا رچرڈ کون ہے عمران"...... ادھیڑ عمر نے اندر داخل ہو کر اس سرخ پٹی والے کو رچرڈ کے نام سے پکارتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی سرخ پٹی والا ہی سیکورٹی چیف رچرڈ ہے۔

"مارٹن۔ یہ تم نے مجھے کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے۔ میں نے تو تمہیں اطلاع دی تھی"...... اسی لمحے شارلٹ نے چیختے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کے پیچھے آنے والے نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ ڈاکٹر فریگ کا حکم ہے"...... نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں یہ میرا حکم ہے۔ ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے"...... ادھیڑ عمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یہی آدمی بہت بولتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہی عمران ہو لیکن یہ ہے سراما"...... اس بار رچرڈ نے ڈاکٹر فریگ سے مخاطب ہو کر عمران

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جو کوئی بھی ہو گا بہر حال ان سب کی فوری موت کا حکم راڈگر نے دے دیا ہے۔ یہ تو میں نے تمہارے کہنے پر انہیں ہوش دلایا۔ تم نے کہا تھا کہ تم تصدیق کر لو گے کہ ان میں واقعی کوئی عمران ہے بھی ہی یا نہیں۔ اب تم ان سب کا فوری خاتمہ کر دو"...... یکلخت ڈاکٹر فریگ نے تیز لہجے میں کہا اور دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے سیکورٹی گارڈوں نے یکدم مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"ابھی نہیں جب میں یہاں سے چلا جاؤں۔ مجھے اس طرح کے کاموں سے وحشت ہوتی ہے"...... ڈاکٹر فریگ نے ہاتھ اٹھا کر گن برداروں کو روکتے ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ وہ واقعی اس طرح بے بس تھا کہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا اور ان لوگوں کا رویہ بتا رہا تھا کہ یہ ابھی فائرنگ کھول دیں گے۔

"مارٹن مارٹن پلیز مجھے تو بچاؤ۔ میں تو تمہاری دوست ہوں۔ میں نے تو تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے مجھے کیوں مارا جا رہا ہے"۔ اچانک شارلٹ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر فریگ پلیز شارلٹ درست کہہ رہی ہے۔ اسے آپ کیوں سزا دے رہے ہیں۔ اگر یہ اطلاع نہ کرتی تو کیا ہم ان لوگوں کو پکڑ سکتے تھے۔ یہ لوگ اب تک لیبارٹری کو ہی تباہ کر چکے ہوتے۔ آپ اسے تو معاف کر دیں"...... یکلخت مارٹن نے تیز لہجے میں دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اوپر سے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ سب کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے"...... ڈاکٹر فریگ نے رک کر کہا۔

"نہیں ڈاکٹر یہ ظلم ہے۔ میں خود اوپر والوں سے بات کر لوں گا"...... مارٹن نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ واقعی یہ لڑکی تو بے قصور ہے۔ اسے آزاد کر دیا جائے"...... ڈاکٹر نے مڑ کر رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ڈاکٹر"...... رچرڈ نے کہا اور تیزی سے کونے میں موجود شارلٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے ساتھ لے جاؤ مارٹن مجھے ساتھ لے جاؤ"...... شارلٹ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر اور مارٹن ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گئے تھے اور شارلٹ کو شاید خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ ان کے جانے کے بعد کہیں اسے بھی گولی نہ مار دی جائے۔

"ٹھیک ہے اسے ساتھ لے جاتے ہیں یہ خوفزدہ ہے"...... پروفیسر نے رکتے ہوئے کہا۔ اس وقت رچرڈ نے ہاتھ اونچے کر کے اوپر دیوار میں لگے ہوئے کڑے کا بٹن دبایا تو کڑا کھل گیا اور اس میں موجود ایک زنجیر کے سرے کی کڑی کو جو کڑے کے اندر پھنسی ہوئی تھی باہر نکالا اور پھر اسے شارلٹ کے جسم سے کھول کر نیچے لے آنے لگا۔ وہ ساتھ ساتھ انہیں دیوار میں نصب کنڈوں میں سے بھی نکالتا چلا جا رہا تھا۔ پیروں کے قریب کنڈے سے نکال کر اس نے اسے اب اوپر لے جانا

شروع کر دیا اور اس طرح شارلٹ کا جسم ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہونا شروع ہو گیا۔ عمران کیا سب کی نظریں اس عمل پر لگی ہوئی تھیں۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کا ذہن زلزلے کی زد میں تھا۔ وہ رہائی کی کوئی ترکیب سوچ رہا تھا اور شاید اسی لئے غور سے اس عمل کو دیکھ بھی رہا تھا لیکن کوئی ترکیب اسے سمجھ نہ آ رہی تھی اور عمران کو علم تھا کہ چند لمحوں بعد ڈاکٹر اور مارٹن شارلٹ کو لے کر کمرے سے باہر چلے جائیں گے اور اس کے بعد دیوار کے ساتھ موجود افراد ان پر گولیوں کی بارش کر دیں گے وہ واقعی اس وقت انتہائی بے بسی سے محسوس کر رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ سنی اور اس نے دیکھا کہ شارلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی صالحہ کی زنجیر کی کڑی جو اسی کڑے میں پھنسی ہوئی تھی اچانک کنڈے سے نکل آئی تھی اور چونکہ اسے کسی نے نہ پکڑا ہوا تھا اس لئے وہ کھڑکھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اپنے وزن کے ساتھ نیچے گری اور پھر خود ہی کنڈوں سے گزرتی ہوئی نیچے صالحہ کے پیروں میں جا لگی لیکن زنجیر کا دوسرا حصہ اسی طرح موجود تھا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کیوں نکل آئی ہے"...... مارٹن نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے صالحہ کے پیروں پر جھکا تا کہ زنجیر اٹھا کر اسے دوبارہ اوپر کنڈے میں لگا دے کہ یکلخت بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا اور پھر جیسے کمرے میں تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ دیوار کے ساتھ

ساکت کھڑے ہوئے مسلح افراد اور ان کے سامنے کھڑے پروفیسر فرنگ مارٹن اور رہائی پا کر ایک سائیڈ پر کھڑی شارلٹ اور فرش سے اٹھتا ہوا مارٹن سب اس طرح چیختے ہوئے نیچے گرے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض زمین پر گرتے ہیں ۔ عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جب اس نے دیکھا کہ بندھی ہوئی صالحہ کے دونوں ہاتھوں میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس مشین گن کی مدد سے مسلسل فائرنگ کئے چلی جا رہی تھی ۔ ایک زنجیر ہٹنے کی وجہ سے اس کے دونوں بازو کہنیوں تک آزاد ہو چکے تھے جب کہ اس کے بازوؤں کے اوپر والے حصے دوسری زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے صالحہ نے مشین گن اپنے پیٹ کے سامنے رکھی ہوئی تھی ۔ لیکن اس کا رخ سامنے کی طرف تھا اور وہ اسے مسلسل دائیں بائیں گھماتی ہوئی فائر کئے چلی جا رہی تھی ۔ اس کی یہ فائرنگ اس قدر اچانک اور اس قدر تیز تھی کہ کمرے میں موجود کوئی شخص بھی نہ سنبھل سکا تھا اور وہ سب فرش پر پڑے چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو چکے تھے لیکن صالحہ اسی طرح مسلسل ان پر فائر کئے چلی جا رہی تھی ۔ فائرنگ کی مخصوص آوازوں کے علاوہ اب کمرے میں اور کوئی آواز نہ سنائی دے رہی تھی ۔ عمران سمیت اس کے سارے ساتھی حیرت سے بت بنے ساکت کھڑے تھے ان کی پلکیں تک نہ جھپک رہی تھیں ۔ چند لمحوں بعد کرچ کرچ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ رک گئی ۔

"گڈ شو صالحہ ۔ تم نے آج ساری سیکرٹ سروس کی زندگیاں بچالی ہیں" ...... اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا ۔

"تم تم صالحہ ۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا ۔ انتہائی حیرت انگیز" ۔ جولیا نے مسرت کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا جب کہ صالحہ کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"میرے جسم کے گرد موجود ایک زنجیر کی کڑی بھی اس کڑے کے اندر تھی ۔ جب کڑا کھل گیا اور رچرڈ نے شارلٹ کی زنجیر نکالی تو میں نے ہلکے سے اپنی والی زنجیر کو ہلایا اور خوش قسمتی سے آہستہ آہستہ وہ کھلے حصے کے قریب ہوتی گئی اور پھر وہ باہر آ کر کھڑکھڑاتی ہوئی نیچے گری تو رچرڈ میرے پیروں میں جھکنے لگا ۔ میرے بازوؤں کے نچلے حصے آزاد ہو چکے تھے اسی لمحے میرے ذہن میں ترکیب آ گئی ۔ رچرڈ کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی جو اس کے اچانک نیچے جھکنے کی وجہ سے آگے کی طرف جھک آئی ۔ وہ میرے ہاتھ کے قریب تھی چنانچہ میں نے اس پر ہاتھ ڈال دیا ۔ میرا ایک پیر بھی آزاد تھا میں نے اس پیر کی مدد سے اسے ضرب لگا کر پیچھے کی طرف اچھالا تو مشین گن میرے ہاتھوں میں آ گئی اور پھر تم نے خود دیکھ لیا کہ کیا ہوا ...... صالحہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب نے صالحہ کی اس حیرت انگیز اور بر موقعہ کارروائی کی کھل کر تعریف کی ۔ حتیٰ کہ ایتھر جو اب تک مسلسل خاموش رہی تھی اس نے بھی صالحہ کی اس حیرت انگیز کارکردگی کی بے حد تعریف کی ۔

"اب یہ لوگ تو ختم ہو گئے لیکن اب ان زنجیروں سے نجات کیسے مل سکے گی ہو سکتا ہے کوئی ادھر آ جائے۔ مشین گن کی گولیاں بھی ختم ہو چکی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بازوؤں کو جہاں تک ہو سکے اوپر اٹھاؤ اور مشین گن کو بٹ سے پکڑ کر اس کی نال سے دوسری زنجیر کو بھی اس کنڈے سے باہر نکالنے کی کوشش کرو۔ یہ کنڈے سے نکل گئی تو تم آزاد ہو جاؤ گی اور تمہاری آزادی ہم سب کی آزادی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ترکیب تو میرے ذہن میں ہی نہیں آئی تھی ایسا ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کی بتائی ہوئی ترکیب پر عمل کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد مشین گن کی لمبی نال کی مدد سے دوسری زنجیر بھی کھلے ہوئے کنڈے سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی اور اس زنجیر کے نیچے گرتے ہی وہ آزاد ہو چکی تھی۔ صرف اب اس کا ایک پیر جکڑا ہوا تھا لیکن چونکہ اس کا باقی جسم اور بازو مکمل طور پر آزاد ہو چکے تھے اس لئے اس نے جھک کر پیر کو آزاد کیا اور پھر اچھل کر آگے بڑھ گئی۔

"اب سب سے پہلے اس دروازے کو اندر سے لاک کر دو جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صالحہ لاشوں اور ان سے نکلنے والے خون کو پھلانگتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے ایک طرف کونے میں پڑی ہوئی لوہے کی ایک کرسی اٹھائی

اور اسے جولیا کے سامنے لا کر رکھا اور کرسی پر چڑھ کر اس نے جولیا کے سر پر موجود کنڈے کو کھولا اور زنجیریں باہر نکال دیں پھر وہ نیچے اتری اور کرسی لا کر اس نے صفدر کے سامنے رکھی اور کرسی پر چڑھ کر اس نے صفدر کو آزاد کرا دیا۔

"یہ سب کو چھوڑ کر صفدر کو پہلے آزاد کرنے کا کوئی خاص مقصد تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر یکلخت شرم آمیز مسکراہٹ سی رینگ گئی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"مبارک ہو صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران کے سامنے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اونچے کئے اور ایڑیاں اٹھا کر اس نے کنڈہ کھولنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ان زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اب تک کوئی آیا نہیں حالانکہ یہ کمرہ بھی ساؤنڈ پروف نہیں ہے اور یہاں بے تحاشا فائرنگ بھی ہوئی ہے اور انسانی چیخیں بھی گونجی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"شاید یہ لیبارٹری کا کوئی علیحدہ حصہ ہے۔ اسلحہ لے لو اب ہمیں باہر نکلنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ان سب نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

بلیک سٹار کا چیف رافگر اپنے دفتر میں انتہائی بے چینی کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رافگر تیزی سے مڑا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"رافگر بول رہا ہوں"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"زیرو ون بول رہا ہوں رافگر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ والی لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا ویسے امکان ہے کہ وہاں گھسنے والے یہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ ویسے میں نے ان کی فوری ہلاکت کے احکامات دے دیئے ہیں اور اب میں ان کی ہلاکت کی رپورٹ کے

انتظار میں ہوں"...... رافگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون لوگ ہیں کس طرح وہاں داخل ہوئے اور کیوں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا پوری تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"فی الحال تو اتنی تفصیل معلوم ہوئی ہے کہ اچانک ریزرو سیکرٹری کا فون مجھے ملا۔ انہوں نے بتایا کہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فریگ کی کال ہے کہ لیبارٹری میں نامعلوم مرد اور عورتیں گھس آئی ہیں جنہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور اب ان کا کیا کرنا ہے۔ میں اس اطلاع پر بے حد حیران ہوا۔ میں نے ریزرو سیکرٹری کے ذریعے براہ راست ڈاکٹر فریگ سے بات کی تو ڈاکٹر فریگ نے مجھے بتایا کہ اس کا ایک سائنس دان مارٹن اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی دوست عورت شارلٹ نے اسے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتایا ہے کہ دو ایکریمین عورتیں جزیرے میں آئی ہیں انہوں نے مادام روزی اور دوسری عورتوں کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اب اس کے ساتھ کسی خفیہ راستے سے لیبارٹری میں کوئی خوفناک بم رکھنے آ رہی ہیں۔ اس عورت شارلٹ نے بتایا کہ وہ ان کے ہاتھوں مجبور ہو چکی ہے۔ لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر فریگ کو بھی اس راستے کا علم نہ تھا۔ بہرحال اس نے سیکورٹی چیف کو بلا کر مارٹن کے ماتحت کیا اور ان عورتوں کو بے ہوش کر کے پکڑنے کا حکم دیا۔ مارٹن نے سیکورٹی چیف اور سیکورٹی گارڈز کی مدد سے اس خفیہ راستے پر پکٹنگ کر لی لیکن

ان عورتوں کی آمد سے قبل وہاں اچانک نو سراما مرد ایک ایکریمین عورت کے ساتھ داخل ہو گئے۔ مارٹن اور چیف سیکورٹی آفیسر نے انہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری کے اندر ایک خفیہ تہہ خانے میں قید کر دیا اور دوبارہ اس خفیہ راستے کی پکٹنگ شروع کر دی۔ بعد میں شارلٹ کے ساتھ دو ایکریمین عورتیں اندر داخل ہوئیں تو انہیں بھی بے ہوش کر کے اسی تہہ خانے میں شارلٹ سمیت قید کر لیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر فریگ نے ریزرو سیکرٹری سے بات کی تھی۔ میں یہ تفصیل معلوم ہونے پر چونک پڑا۔ کیونکہ اتنی تعداد میں مردوں کے وہاں داخلے کا تو تصور ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ان کے میک اپ چیک کرنے کا حکم دیا تو مجھے بتایا گیا کہ ان سراما مردوں اور ایکریمین عورتوں سب کی انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے چیکنگ کی گئی ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے پھر مارٹن سے میری بات ہوئی تو پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ لیڈیز آئی لینڈ میں مادام روزی نے خفیہ طور پر سراما مردوں کو گھروں اور ہوٹلوں کے تہہ خانوں میں رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں خفیہ طور پر سراما مرد موجود ہیں لیکن وہ باہر نہیں آتے۔ گو میک اپ ثابت نہ ہوا تھا اور مارٹن اور ڈاکٹر فریگ کے مطابق یہ لوگ واقعی سراما میں لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے عمران نے کوئی ایسا میک اپ اپنے پر اور اپنے ساتھیوں پر کر رکھا ہو کہ جسے چیک نہ

کیا جا سکتا ہو۔ ورنہ سراما کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اس خفیہ راستے سے لیبارٹری میں داخل ہوتے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر فریگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان سب مردوں اور عورتوں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دے۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکے اور پھر مجھے رپورٹ کرے اور اس وقت میں ڈاکٹر فریگ کی کال کا انتظار کر رہا ہوں"...... راگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے راگر یہ سب یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ سائنس دانوں کے قابو نہ آئیں گے۔ تمہیں وہاں فوری طور پر اپنے خاص آدمی بھیجنے چاہئیں تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں سے آدمیوں کے وہاں پہنچنے پر دو روز لگ جائیں گے۔ سراما جزیرے پر کاسٹر ہلاک ہو چکا ہے اور اتنی دیر تک ان لوگوں کو زندہ رکھنا انتہائی خطرناک ہو سکتا تھا۔ پھر وہ سب بے ہوش ہیں اور بے ہوش افراد کا خاتمہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ پھر چیف سیکورٹی آفیسر تربیت یافتہ آدمی ہے۔ وہ یقیناً ان سب کو گولیوں سے اڑا دے گا"...... راگر نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن لیبارٹری کے سلسلے میں کوئی معمولی سا رسک بھی نہیں لیا جا سکتا۔ کیا وہاں جزیرے پر مادام روزی کے بعد کوئی دوسری عورت ایسی ہے جو پوری طرح تربیت یافتہ ہو اور وہ اپنے گروپ کو ساتھ لے کر ان لوگوں کی ہلاکت کے سلسلے میں

حتمی طور پر کام کر سکے"...... زیرو دون نے پوچھا۔
"وہاں موجود تمام عورتیں تربیت یافتہ ہیں خاص طور پر ایکشن گروپ کی عورتیں تو ایسے کاموں میں بے حد ماہر ہیں جن کی انچارج مارگریٹ ہے لیکن مسئلہ تو یہی ہے کہ میں ان عورتوں کو لیبارٹری کے اندر جانے کی اجازت نہیں دینا چاہتا"...... راڈگر نے جواب دیا۔
"تم ایسا کرو کہ ایکشن گروپ کو لیبارٹری کے باہر پھیلا کر خفیہ طور پر تعینات کرا دو۔ یہ لوگ اگر نہ مارے جا سکے تو لامحالہ یہ اس خفیہ راستے سے یا کسی دوسرے راستے سے لیبارٹری سے باہر آئیں گے کیونکہ یہ وہاں اپنی موجودگی کے دوران تو لیبارٹری کو تباہ کرنے سے رہے پھر جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں ایکشن گروپ ان کے خلاف حرکت میں آجائے اور ان کا خاتمہ کر دے۔ جزیرے سے باہر تو یہ ویسے بھی نہ جا سکیں گے اور جزیرے پر ان کا شکار حتمی طور پر کھیلا جا سکتا ہے" زیرو دون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آپ کا مطلب ہے کہ اگر ڈاکٹر فریگ کی کال آجائے کہ ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ تب بھی میں ایکشن گروپ کو باہر تعینات کر دوں"۔ راڈگر نے چونک کر کہا۔
"ہاں اگر اس گروپ میں واقعی عمران شامل ہے یا یہ لوگ عمران کے ساتھی ہیں تو پھر ان سے کچھ بعید نہیں کہ یہ ڈاکٹر فریگ اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے تمہیں ڈاکٹر فریگ کی آواز اور لہجے میں کامیابی کی رپورٹ دے دیں۔ اس طرح تم مطمئن ہو جاؤ اور وہ

لیبارٹری کو تباہ کر کے اطمینان سے چلے جائیں"...... زیرو دون نے جواب دیا۔
"آپ کی بات درست ہے اگر وہ زندہ رہیں گے تو لامحالہ لیبارٹری سے باہر نکلیں گے۔ ویسے میں ڈاکٹر فریگ کو کہہ دوں گا کہ وہ آئندہ دو روز تک کسی کو لیبارٹری سے باہر نہ آنے دے۔ اس طرح جو بھی آئے گا وہ عمران کا ہی ساتھی ہو گا"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں تم کوئی ہدایت نہ دینا ورنہ وہ عمران فوراً سمجھ جائے گا کہ دو روز تک باہر چیکنگ ہو گی یا اندر چیکنگ ہو گی اور وہ کوئی بھی طریقہ استعمال کر سکتا ہے۔ تم بس اطلاع ملنے پر اطمینان کا اظہار کرنا اور ڈاکٹر فریگ کو کہہ دینا کہ وہ لاشوں کو وہیں لیبارٹری میں ہی کوئی کیمیکل ڈال کر ختم کر دے۔ اس طرح عمران پوری طرح مطمئن ہو جائے گا"...... زیرو دون نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے جناب"...... راڈگر نے کہا۔
"جیسے ہی کوئی مزید پیشرفت ہو مجھے اطلاع دینا۔ میرا مطلب ہے ایکشن گروپ کی طرف سے کوئی پیش رفت ہو"...... زیرو دون نے کہا۔
"او کے"...... راڈگر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے جلدی سے دو تین بار کریڈل دبا دیا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"لیڈیز آئی لینڈ میں ایکشن گروپ کی چیف مارگریٹ سے میری فوراً

بات کراؤ فوراً بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے"...... راقگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور راقگر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً تین منٹ بعد ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راقگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راقگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس مارگریٹ لائن پر موجود ہیں باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... راقگر نے کہا۔

"ہیلو مارگریٹ بول رہی ہوں چیف آف ایکشن گروپ لیڈیز آئی لینڈ"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک سٹار راقگر بول رہا ہوں"...... راقگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں اطلاع مل چکی ہے کہ مادام روزی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ راقگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ مادام روزی کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ کب۔ کیسے"...... دوسری طرف سے حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو تمہیں ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ سنو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ علی عمران نامی ایجنٹ کی سرکردگی میں لیڈیز آئی لینڈ میں موجود حکومت کی خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس گروپ میں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی۔ ہم نے حتی الوسع انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن تھوڑی دیر پہلے مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فریگ نے اطلاع دی ہے کہ لیبارٹری کے خفیہ راستے سے نو سرابا مردوں اور چار ایکریمین عورتوں کو لیبارٹری میں داخل ہوتے ہوئے بے ہوش کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے اور مادام روزی اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام عورتوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر فریگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان سارے افراد کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دے۔ ابھی اس کی طرف سے رپورٹ آنی ہے لیکن یہ گروپ حد درجہ شاطر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ڈاکٹر فریگ اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر کے خود ان کا روپ دھار لے۔ عمران ہر قسم کی آواز اور لہجہ بنانے پر قادر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر فریگ بن کر مجھے کال کر کے اطلاع دے دے کہ اس نے تمام کو ہلاک کر دیا ہے ان کا مقصد چونکہ لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے اس لئے لامحالہ وہ لیبارٹری سے باہر آ کر ہی اسے تباہ کریں گے۔ اندر اپنی موجودگی میں وہ اسے تباہ نہیں کر سکتے اس لئے تم ایسا کرو کہ ایکشن گروپ کو پوری طرح جدید ترین اسلحہ سے لیس کر کے لیبارٹری کو چاروں طرف سے گھیر لو اور چھپ کر بیٹھ جاؤ۔ پھر جیسے ہی لیبارٹری

سے کوئی باہر آئے تم بغیر کسی پوچھ گچھ کے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ چاہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو اور مجھے رپورٹ کرو۔ تم نے دو روز تک اس کا مکمل اور خفیہ محاصرہ رکھنا ہے۔ اگر تم کامیاب ہو گئیں تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں مادام روزی کی جگہ دے دی جائے گی۔ اگر وہ لوگ تم سے فوری طور پر ہلاک نہ ہو سکیں تو انہیں پورے جزیرے میں گھیر کر مارو۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے جزیرے کی فورس کو کیوں نہ حرکت میں لانا پڑے۔ تم نے یہ کارروائی حتمی طور پر کرنی ہے"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن لیبارٹری کے بارے میں تو مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور اس کا وہ خفیہ راستہ کہاں ہے اور دیگر راستے کہاں ہیں"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں"...... رافگر نے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع اور وہ خفیہ راستہ اور اس کے دہانے کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیا۔ اس خفیہ راستے کی تفصیل اسے مارٹن نے بتائی تھی۔

"یس سر اب میں سمجھ گئی ہوں۔ اب آپ بے فکر رہیں میں ایسا انتظام کروں گی کہ لیبارٹری سے نکلنے والی چڑیا بھی مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گی"...... مارگریٹ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایک بات اچھی طرح سن لو یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے ایک آدمی یا عورت کو باہر بھیجیں اور اگر تم نے اس کے

خلاف کارروائی شروع کر دی تو وہ سارا کھیل سمجھ جائیں گے اس لئے تم نے انتظار کرنا ہے۔ ان کی تعداد بارہ تیرہ ہے اور ہمیں سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... رافگر نے کہا۔

"یس سر میں سمجھ گئی ہوں آپ بے فکر رہیں وہ جب سارے باہر آ جائیں گے تو میں کارروائی کروں گی"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"کارروائی ہوتے ہی مجھے فوری اطلاع دینی ہے تم نے"...... رافگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مارگریٹ نے جواب دیا اور رافگر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ابھی تک ڈاکٹر فریگ کی طرف سے کال نہیں آئی اس کا مطلب ہے کہ وہاں حالات واقعی گڑبڑ ہو گئے ہیں"...... رافگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رافگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیڈیز آئی لینڈ سے ڈاکٹر فریگ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو رافگر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"بات کراؤ"...... رافگر نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر فریگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر فریگ کی بوڑھی اور ہلکی سی کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر کیا رپورٹ ہے"...... رافگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ان نو سراما مردوں اور چار ایکریمین عورتوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر مارٹن نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں ہوش میں لایا گیا تھا"...... رافگر نے پوچھا۔

"نو سر ویسے ہی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیاں ماری گئی ہیں۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ کوئی کیمیکل ڈال کر انہیں وہیں ختم کر دو"۔ رافگر نے جواب دیا۔

"وہیں۔لیکن"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں یہ میرا حکم ہے۔ان کی لاشیں بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جائیں گی"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم۔ہم کیا کہہ سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارٹن سے سری بات کرائیں"...... رافگر نے کہا

"مارٹن سے اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر مارٹن بول رہا ہوں"...... مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"رافگر بول رہا ہوں۔تمہاری کیا رپورٹ ہے"...... رافگر نے کہا۔

"ڈاکٹر فریگ صاحب نے آپ کو بتا دیا ہے جناب یہ سب لوگ کمرے کے اندر بے ہوش تھے اور اس کے ساتھ ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔میں اور ڈاکٹر فریگ چیف سیکورٹی آفیسر رچرڈ اور اس کے مسلح سیکورٹی گارڈز کے ساتھ اس کمرے میں گیا اور پھر ڈاکٹر فریگ نے چیف سیکورٹی آفیسر کو حکم دیا اور انہوں نے فائر کھول دیا۔ حالانکہ میں نے ڈاکٹر فریگ کی منت بھی کی کہ وہ شارلٹ کو نہ ماریں کیونکہ اس کی اطلاع کی وجہ سے ہی ہم ان لوگوں کو پکڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن ڈاکٹر فریگ نے کہا کہ وہ حکم کے پابند ہیں اس لئے میں کچھ نہ کر سکا اور شارلٹ بھی اس بے ہوشی کے عالم میں ان کے ساتھ ہی موت کے گھاٹ اتر گئی جس کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں نے ڈاکٹر فریگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان لاشوں کو کسی کیمیکل کے ذریعے یہیں لیبارٹری کے اندر ہی ضائع کر دے تم رسیور ڈاکٹر فریگ کو دے دو تاکہ میں انہیں مزید ہدایات دے سکوں"...... رافگر نے مطمئن لہجے میں کہا۔اسے دراصل ڈاکٹر مارٹن کی رپورٹ سننے کے بعد سو فیصد اطمینان ہو گیا تھا کہ جو لوگ لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں۔چاہے وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے یا دیگر لوگ تھے بہرحال وہ مارے جا چکے ہیں۔کیونکہ شارلٹ کے بارے میں ڈاکٹر مارٹن کی بات سو فیصد انسانی نفسیات پر مبنی تھی اور اسی بات کی وجہ سے اسے اطمینان ہوا تھا کہ مارٹن جو کچھ کہہ رہا ہے وہ

درست ہے اور اس لحاظ سے ڈاکٹر فریگ کی رپورٹ بھی درست تھی اور زیرو دون کا خدشہ غلط ثابت ہوا تھا۔

"ہیلو ڈاکٹر فریگ بول رہا ہوں"...... اسی لمحے دوسری طرف سے ڈاکٹر فریگ کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فریگ لاشوں کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرا انتہائی اہم حکم بھی سن لو اب تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے کسی بھی صورت اس لیبارٹری سے باہر نہیں نکلنا"...... رافگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ حکم کب تک رہے گا"...... ڈاکٹر فریگ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جب تک میں دوسرا حکم نہ دوں۔ چاہے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ لگ جائے اور سنو اس خفیہ راستے اور دوسرے راستوں کی مسلسل نگرانی بھی کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں بلکہ ان کی طرف سے بھیجے گئے ڈمی لوگ ہوں۔ تاکہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ اچانک حملہ کر دیں۔ سمجھ گئے ہو"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سمجھ گیا ہوں جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہوگا۔ یہ لیبارٹری کی بقاء کا مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں ویسے بھی کوئی رسک نہیں لے سکتا"...... ڈاکٹر فریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... رافگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر

گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ گو ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا تھا کہ وہ مارگریٹ کو کال کر کے اسے محاصرہ ختم کرنے کا حکم دے دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کہ زیرو دون کے حکم کی تعمیل ہو رہی ہے ہوتی رہے۔ دو روز بعد جب مارگریٹ رپورٹ دے گی تو وہ زیرو دون کو رپورٹ دے دے گی۔

عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر قدرے پریشانی اور تفکر کے آثار نمایاں تھے۔

" یہ باہر نہ نکلنے کی اتنی سخت ہدایات دینے کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... ساتھ کھڑے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" رافگر کی اس ہدایت کا مطلب ہے کہ باہر انہوں نے لازماً کوئی خصوصی انتظام کر لیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" کیا انتظام کیا ہے۔یہی تو بات سمجھ میں نہیں آ رہی ۔اگر اسے میرے ڈاکٹر فریگ کے لہجے میں بات کرنے اور پھر ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں بات کرنے پر کوئی شک ہوتا تو لامحالہ اس کے لہجے میں اطمینان نہ ہوتا بلکہ ہو سکتا تھا کہ وہ ہمیں خود باہر نکلوا کر کسی اور ذریعے سے

چیک کرواتا بلکہ اس نے تو لاشیں بھی باہر نکالنے سے منع کر دیا ہے۔ اس کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہیں آرہا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب جب پہلے آپ نے ڈاکٹر فریگ کے لہجے میں بات کی تھی تو رافگر کے لہجے میں شکوک کی پرچھائیاں موجود تھیں لیکن جب آپ نے ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں بات کی تو اس کے لہجے میں یکلخت اطمینان کے تاثرات واضح ہو گئے۔اس کی کیا وجہ ہے کیا اسے ڈاکٹر فریگ سے زیادہ ڈاکٹر مارٹن پر اعتماد تھا"......چوہان نے کہا۔

" نہیں دراصل میں نے ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں شارلٹ والی بات کی تھی۔یہ بات انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے۔چنانچہ اس بات پر وہ مطمئن ہوا ہے اور میں نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی تاکہ اسے پوری طرح اطمینان ہو جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے تو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تم صرف لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرو گے پھر تم نے یہاں موجود سائنسدانوں کو کیوں ہلاک کیا ہے"...... اچانک ایتھر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ ہماری مجبوری تھی۔اگر ہم انہیں ختم نہ کرتے تو یہ ہمیں ختم کرا دیتے لیکن تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔حکومت ان کی جگہ دوسرے سائنسدان بھجوا دے گی۔ایکریمیا میں سائنسدانوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔بہرحال اب روزی تو ہلاک ہو چکی ہے اور جب ہم اس جزیرے سے چلے جائیں گے تو لامحالہ حکومت تمہیں روزی کی جگہ دے دے گی"...... عمران نے جواب دیا اور ایتھر نے اس طرح اثبات

یہ سر ہلا دیا جیسے اس کا اطمینان ہو گیا ہو۔ گو عمران نے لیبارٹری میں ہائی خطرناک وائرلیس بم خفیہ جگہوں پر رکھ دیئے تھے لیکن ایتھر کو اس بارے میں کچھ نہ بتایا گیا تھا اور عمران نے ساتھیوں کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ بھی ایتھر کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کریں کیونکہ بہرحال ایتھر کی مدد سے وہ اس جزیرے سے نکل سکتے تھے اور عمران اس بات کو اوپن نہ کرنا چاہتا تھا۔

"عمران صاحب اس خفیہ راستے کا دہانہ اس زیر آب ٹنل کے دہانے کے قریب ہے۔ اگر راڈگر نے باہر ہمارے خلاف کوئی انتظام کیا بھی ہوگا تو اس دہانے کی طرف ہی کیا ہوگا اور اب ہم زیادہ عرصے تک اندر ہاتھ پر ہاتھ رکھے تو نہیں بیٹھ سکتے اس لئے ہمیں ادھر کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں صفدر صورت حال انتہائی نازک بھی ہو سکتی ہے۔ اگر انہوں نے اس ٹنل کا کوئی انتظام کر رکھا ہے تو پھر ہم یہاں اس جزیرے پر بے بس چوہوں کی طرح بھی مارے جا سکتے ہیں۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں تربیت یافتہ اور مسلح عورتیں موجود ہیں جب کہ مرد خفیہ طور پر گھروں میں رہتے ہیں اس لئے ہمیں کہیں بھی فوری طور پر پناہ نہیں مل سکتی اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرنا ہوگا۔ اندھا دھند اقدام الٹا ہمارے خلاف چلا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک حل میرے ذہن میں آیا ہے"...... اچانک صالحہ نے

کہا تو سب چونک کر صالحہ کی طرف دیکھنے لگے۔

"باہر ظاہر ہے اگر کوئی واقعی موجود ہوگا تو عورتیں ہی ہوں گی اور ان لوگوں کو اگر کوئی شبہ ہے تو وہ آپ مردوں پر ہے کیونکہ ظاہر ہے ان کے لحاظ سے تو عمران اور اس کے ساتھی مرد ہیں اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ میں جولیا اور ایتھر تینوں اس دہانے سے باہر نکلیں اور اگر وہ لوگ ہمیں پکڑیں یا پکڑنے کی کوشش کریں تو ہم کسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے باہر کے حالات آپ تک پہنچا دیں اس طرح آپ لوگ ہماری مدد بھی کر سکتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی بھی کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"مادام روزی ماری گئی ہے اس لئے اب اگر باہر کوئی ہوگا تو لامحالہ ایکشن گروپ ہوگا جس کی انچارج مارگریٹ ہے۔ یہ عورت حد درجہ اکھڑ۔ خطرناک اور تیز عورت ہے۔ یہ سفاکی میں مردوں سے بھی زیادہ سفاک ہے لیکن مارگریٹ میری بہت اچھی دوست ہے۔ اگر وہ باہر ہو گی تو وہ مجھے بہرحال فوری طور پر نہیں مارے گی۔ اس کے بعد ہم اسے اور اس کے ساتھیوں کو کسی نہ کسی طرح کور کر سکتی ہیں"...... ایتھر نے پہلی بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس ایکشن گروپ میں کتنی عورتیں ہیں"...... عمران نے ایتھر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں بہرحال بیس سے کم نہیں ہوں گی"۔ ایتھر نے جواب دیا۔

"او کے ایتھر اور صالحہ دونوں کی بات درست ہے ۔یہاں ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے اس کا ایک پیس میں تمہیں دے دوں گا جب اس پر بیرونی حالات کی رپورٹ دو گی تو ہم آئندہ کا لائحہ عمل بتائیں گے" ...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ سب مسلح ہو کر اس خفیہ راستے کے دہانے پر پہنچ گئے اور عمران نے جولیا، صالحہ اور ایتھر تینوں کو باہر جانے کا اشارہ دے دیا اور وہ تینوں سر ہلاتی ہوئی راستے کے دہانے سے باہر نکل گئیں فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر جولیا کی جیکٹ کی جیب میں موجود تھا۔

مارگریٹ لیبارٹری کے خفیہ دہانے سے کچھ فاصلے پر ایک اونچے درخت کی شاخوں میں چھپی ہوئی بیٹھی تھی ۔اس کی آنکھوں سے انتہائی طاقتور دور بین لگی ہوئی تھی ۔ یہ ایک چھوٹا سا جنگل تھا اور رانگر نے اسے بتایا تھا کہ خفیہ راستے کا دہانہ ایک پہاڑی ٹیلے میں ہے اور اس وقت دور بین کے شیشوں میں سے اس کی نظریں اس پہاڑی ٹیلے پر ہی جمی ہوئی تھیں ۔اس نے اپنے گروپ کی چھ سب سے زیادہ تیز عورتوں کو اس جنگل میں اور اس پہاڑی ٹیلے کے ارد گرد ہی چھپایا ہوا تھا ۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر کوئی آدمی اس لیبارٹری سے نکلا تو لامحالہ اس طرف سے نکلے گا دوسرے دہانے وہاں سے کافی دور اور مخالف سمت میں تھے ۔اس نے وہاں بھی چار ساتھیوں کو تعینات کر رکھا تھا اس کی جیب میں ٹرانسمیٹر موجود تھا اور یہ عورتیں اسے ہر ایک گھنٹے بعد باقاعدہ رپورٹ دے رہی تھیں ۔ویسے وہ خود بھی چاہتی تو کسی بھی

وقت اس ٹرانسمیٹر سے ان سے رپورٹ لے سکتی تھی۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو ان جگہوں میں پہرہ دیتے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ گو راڈگر نے اسے یہی حکم دیا تھا کہ جو بھی باہر نکلے وہ بغیر کچھ پوچھے اسے گولیوں سے اڑا دے لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ باہر آنے والے سے باقاعدہ پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کرے گی۔ اسے راڈگر کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر اس طرح بغیر پوچھ گچھ کیے کسی کو ہلاک کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ آخر اتنے بھی خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آنے والا بہرحال انسان ہی ہوگا کوئی مافوق الفطرت تو ہونے سے رہا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی تمام ساتھی عورتوں کو سختی سے حکم دے دیا تھا کہ جب تک وہ حکم نہ دے تب تک وہ کسی پر گولی نہ چلائیں۔ پھر اچانک وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی دوربین سے لگی ہوئی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی کیونکہ اس نے ٹیلے کے ایک حصے کی چٹان کو ایک طرف ہٹتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ کوئی آ رہا ہے"...... مارگریٹ نے بے چینی سے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی اس چٹان کے ہٹنے سے پیدا ہونے والے دہانے سے اس نے ایک ایکریمین عورت کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس بری طرح اچھلی کہ اگر وہ فوراً ایک ہاتھ سے ایک شاخ کو نہ پکڑ لیتی تو یقیناً اس اونچے درخت سے نیچے جا گرتی کیونکہ اس نے اس دہانے سے جس عورت کو باہر آتے

دیکھا تھا وہ اس کی دوست اور ہوٹل گرین ویل کی مالکہ ایستھر تھی۔ وہی ایستھر جو مادام روزی سے پہلے اس جزیرے کی انچارج تھی۔

"ایستھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایستھر لیبارٹری میں کیسے پہنچ گئی"۔ مارگریٹ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ایستھر کے پیچھے دو ایکریمین عورتیں بھی ایک ایک کر کے باہر آئیں اور پھر وہ تینوں اس ٹیلے سے نیچے اتریں اور چند لمحے وہیں رک کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگیں جیسے ماحول کا جائزہ لے رہی ہوں۔ مارگریٹ نے ایستھر کے بعد آنے والی دونوں ایکریمین عورتوں کے انداز میں تربیت یافتہ افراد جیسا چوکنا پن دیکھ لیا تھا۔ اس نے جلدی سے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ٹریسی تم نے اس پہاڑی ٹیلے سے تین عورتوں کو برآمد ہوتے دیکھ لیا ہوگا۔ ان پر چاروں طرف سے گیس فائر کروانہیں فوری بے ہوش کرو اوور"...... مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں رکھا اور ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اب ایستھر اور وہ دو ایکریمین عورتیں ساحل کی طرف جا رہی تھیں کہ اچانک مارگریٹ نے فضا میں اڑتے ہوئے بے ہوش کر دینے والے کیپسولوں کی مخصوص آوازیں سنیں اور دوسرے لمحے تین اطراف سے کئی کیپسول عین اس جگہ جا کر زمین پر گرے جہاں یہ تینوں عورتیں موجود تھیں اس کے ساتھ ہی ہلکے نیلے

رنگ کا دھواں ہر طرف پھیل گیا۔ مارگریٹ نے اس نیلے دھوئیں میں ایتھر اور ان دو ایکریمین عورتوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹ گیا لیکن وہ تینوں اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر پڑی رہیں۔ مارگریٹ نے تیزی سے اپنا رخ بدلا اور ایک بار پھر اس ٹیلے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا لیکن جب کافی دیر تک کوئی باہر نہ آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ باہر آنے والی یہی تینوں عورتیں ہی ہیں "....... مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جیب سے وہی فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ٹریسی تم نے ان عورتوں میں میری دوست ایتھر کو تو پہچان لیا ہو گا اوور "....... مارگریٹ نے کہا۔

" یس مادام اوور "....... دوسری طرف سے ٹریسی کی آواز سنائی دی۔

" تو سنو ان تینوں کو یہاں سے اٹھا کر زیرو پوائنٹ پر لے جاؤ۔ جب یہ وہاں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا اوور "....... مارگریٹ نے کہا۔

" یس مادام اوور "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور مارگریٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں رکھ لیا اور ایک بار پھر تسمے کے ساتھ بندھی گلے میں لٹکی ہوئی دور بین کو آنکھوں سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے گروپ کی تین عورتوں کو اس طرف بڑھتے دیکھا جہاں یہ تینوں عورتیں پڑی

ہوئی تھیں۔ ان تینوں نے انہیں اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتیں ایک طرف بڑھ کر درختوں کے پیچھے غائب ہو گئیں۔ مارگریٹ کی نظریں ایک بار پھر اسی پہاڑی ٹیلے پر جم گئیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ٹریسی بول رہی ہوں اوور "....... ٹرانسمیٹر سے ٹریسی کی آواز سنائی دی۔

" یس مارگریٹ بول رہی ہوں اوور "....... مارگریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مادام ان تینوں کو زیرو روم میں پہنچا دیا گیا ہے اور فیلیا وہاں موجود ہے۔ وہ تینوں بے ہوش ہیں اب مزید کیا حکم ہے اوور "۔ ٹریسی نے پوچھا۔

" میں وہاں جا رہی ہوں تم اس دوران اس جگہ کا خیال رکھنا۔ اگر ایتھر اور ان عورتوں کی طرح اور کوئی باہر آئے تو تم نے انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دینا ہے اور مجھے اطلاع دینی ہے اوور "۔ مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام آپ بے فکر رہیں میں پوری طرح ہوشیار رہوں گی اوور "....... دوسری طرف سے ٹریسی کی آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن کو اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر

درخت سے نیچے اترنے لگی ۔زیرو روم ایک کوڈ نام تھا جو اس نے زیر آب تنل کے دہانے کے باہر بنے ہوئے لکڑی کے اس کیبن کا رکھا ہوا تھا جو اس وقت بند پڑا ہوا تھا۔مارگریٹ نے یہاں پہنچ کر اسے کھول لیا تھا۔اس کا خیال تھا کہ اگر اس راستے کے دہانے سے کوئی نکلا تو وہ اسے پوچھ گچھ کے لئے یہاں سے دور کسی عمارت میں نہ لے جانا چاہتی تھی تاکہ وہ اس علاقے سے آؤٹ نہ ہو سکے ۔یہی وجہ تھی کہ اس نے پوچھ گچھ کے لئے اس کیبن کو مخصوص کیا تھا اور اس کا کوڈ نام زیرو روم رکھ لیا تھا اور اب ایتھر اور اس کی ساتھی عورتیں وہاں موجود تھیں ۔

مارگریٹ درخت سے نیچے اتری اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی زیرو روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے چند لمحوں تک تو یہی محسوس ہوا کہ جیسے اس کا جسم فضاؤں میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا پھر رہا ہو ۔لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں ایک اجنبی نسوانی آواز پڑی ۔

"مجھے خیال تک نہ تھا ایتھر کہ تم لیبارٹری سے باہر آسکتی ہو ۔یہ عورتیں کون ہیں اور تم ان کے ساتھ لیبارٹری میں کیوں گئی تھیں"...... بولنے والی کے لہجے میں کرختگی کا عنصر نمایاں تھا ۔اس آواز کے کانوں میں پڑتے ہی جولیا کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے منظر واضح ہو گیا۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک ستون کے ساتھ رسی سے بندھی ہوئی کھڑی ہے ۔اس کے ساتھ ہی دو اور ستونوں کے ساتھ ایتھر اور صالحہ بھی اسی انداز میں بندھی کھڑی تھیں اور ان کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک لمبے قد لیکن چھریرے بدن کی

عورت کھڑی تھی۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی جب کہ اس کے ساتھ والی عورت کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ صالحہ ابھی ہوش میں آ رہی تھی جب کہ ایتھر پوری طرح ہوش میں تھی۔ جولیا نے ایک لمحے میں اس کمرے کو پہچان لیا تھا یہ زیرآب ٹنل کا لیڈیز آئی لینڈ دہانے کا آؤٹر روم تھا جو تمام لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس سے سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں جو آخر میں جا کر زیرآب ٹنل والے کمرے میں ختم ہو جاتی تھیں اور اس کے بعد زیرآب ٹنل تھی۔

"لیکن تم نے مجھے اس طرح قید کیوں کر رکھا ہے مارگریٹ۔ میں نے کیا جرم کیا ہے"...... ایتھر کی آواز سنائی دی۔ جولیا درمیان میں تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ پر ایتھر تھی اور بائیں ہاتھ پر صالحہ۔ وہ لمبے قد والی عورت ایتھر کے سامنے کھڑی تھی جب کہ اس کی ساتھی عورت جو ہاتھوں میں مشین گن پکڑے کھڑی تھی جولیا کے عین سامنے تھی۔

"تم جرم کی بات کر رہی ہو ایتھر۔ جو حکم مجھے دیا گیا تھا اس کے مطابق تو تم اب تک قبر میں اتر چکی ہوتیں۔ یہ تو میرا اپنا فیصلہ تھا کہ باہر آنے والوں سے پہلے میں پوچھ گچھ کروں گی پھر انہیں ہلاک کروں گی لیکن جب میں نے تمہیں اس خفیہ دہانے سے باہر آتے ہوئے دیکھا تو میں بے حد حیران ہوئی۔ میرے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ تم بھی لیبارٹری کے اندر ہو سکتی ہو"...... مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں فطری کرختگی بدستور موجود تھی۔

"لیکن کیوں۔ کیا لیبارٹری میں جانا اور اس سے باہر آنا جرم ہے اور

تم یہاں کیوں موجود ہو۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ایتھر یہ درست ہے کہ تم میری دوست ہو۔ لیکن مجھے حکومت ایکریمیا کے مفادات تمہاری دوستی سے زیادہ عزیز ہیں۔ یہ دونوں اجنبی عورتیں تمہارے ساتھ لیبارٹری میں گئیں جب کہ وہاں کسی اجنبی کا جانا ناقابل معافی جرم ہے۔ پھر یہاں جزیرے پر ہنگامی حالات برپا ہیں۔ مادام روزی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری میں نو سراما مرد اور چار ایکریمین عورتیں اس خفیہ راستے سے داخل ہوئیں جنہیں گرفتار کر لیا گیا اور پھر انہیں ہلاک کر دیا گیا لیکن بلیک سٹار کے چیف رالفگر کا جو لیڈیز آئی لینڈ اور اس لیبارٹری کا سرکاری انچارج ہے کا خیال ہے کہ یہ لوگ سراما نہیں ہیں بلکہ کسی پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے ساتھی ہیں اس لئے اس نے مجھے خفیہ نگرانی کا حکم دیا ہے کہ اگر یہ لوگ کسی طرح نہ مارے جائیں تو یہ لامحالہ باہر آئیں گے جیسے ہی یہ باہر آئیں تو میں انہیں بغیر کسی پوچھ گچھ کے گولی سے اڑا دوں۔ چنانچہ میں اور میرا گروپ لیبارٹری کے ہر راستے کی نگرانی کر رہے ہیں اور سب سے پہلے تم ان دو ایکریمین عورتوں کے ساتھ باہر آئی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف رالفگر کا خیال درست ہے۔ نہ ہی وہ سراما مرد مارے گئے ہیں اور نہ تم کیونکہ یقیناً ان چار ایکریمی عورتوں میں سے ایک تم اور دو یہ عورتیں ہونگیں اس لئے اب تمہاری زندگی صرف اسی صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم

مجھے صاف صاف بتا دو کہ اندر کیا ہوا ہے اور یہ عورتیں کون ہیں اور تم لوگ پہلے باہر کیوں آئے ہو اور کیا پلاننگ ہے تمہاری ورنہ دوسری صورت میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میں تم تینوں کو گولیوں سے اڑا دوں گی"۔ مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے ۔ یہ میری دوست ہیں ۔ ایکریمیا سے آئی ہوئی ہیں اور ان کی آمد باقاعدہ مادام روزی کی اجازت سے ہوئی ہے تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ لیبارٹری میں موجود تمام مرد سائنس دان لیبارٹری میں عورتیں طلب کرتے رہتے ہیں اور مادام روزی نے یہ کام میرے ذمے لگایا ہوا ہے لیکن شرط یہی کہ میں خود ساتھ جایا کروں ۔ چنانچہ چار روز پہلے میں ان دو عورتوں کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں گئی اور اب وہاں سے واپس آرہی ہوں ۔ بس اتنی سی بات ہے ۔ باقی تم نے جو کچھ کہا ہے اس کا تو مجھے علم ہی نہیں ہے ۔ مادام روزی کی ہلاکت کی بات اور ان سراپا مردوں اور ایکریمین عورتوں کی بابت بھی تم نے ہی پہلی بار مجھے بتایا ہے"...... ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ تم سچ بولنے پر آمادہ نہیں ہو"۔ مارگریٹ نے گھور کر ایتھر کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔

"یقین کرو مارگریٹ میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... ایتھر نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا مارگریٹ نے

بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کا رخ ایتھر کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے درمیان ایتھر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ گونجی اور اس کا ستون سے بندھا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا پھر ساکت اور ڈھیلا پڑ گیا ۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ وہ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور یہ عورت مارگریٹ واقعی حد درجہ سفاک عورت تھی اور جس انداز میں اس نے اپنی دوست ایتھر پر فائر کھول دیا تھا اس کے بعد ظاہر ہے ان کا نمبر تھا اور وہ دونوں بے بس تھیں لیکن مارگریٹ نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور اب اس کا رخ جولیا اور صالحہ کی طرف ہو گیا۔

"اب تم بولو ۔ کیا کہتی ہو"...... مارگریٹ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں ۔ میں بتاتی ہوں پلیز مجھے مت مارو پلیز ۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں سب کچھ"...... یکلخت صالحہ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بتاؤ"...... مارگریٹ نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے سامنے نہیں ۔ میرے پاس آؤ میں تمہیں کان میں بتاؤں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"اداکاری مت کرو میں ایسے چکروں میں آنے والی نہیں ۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے رہی ہوں ۔ اس کے بعد میں نے فائر کھول دینا ہے"...... مارگریٹ نے پہلے سے بھی زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

"اس دوسری عورت کو باہر بھیج دو پھر بتاتی ہوں"...... صالحہ نے

کہا۔

"آدھا منٹ گزر چکا ہے"...... مارگریٹ کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"سنو کیا تم لیبارٹری تباہ کرانا چاہتی ہو یا بچانا چاہتی ہو"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو مارگریٹ بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو"...... اس بار مارگریٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس آؤ۔ میں بندھی ہوئی ہوں۔ تمہارا کیا بگاڑ لوں گی۔ ویسے بھی یہ مسلح عورت یہاں موجود ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے مجھ پر فائر کھولا تو میں تو بہرحال مر جاؤں گی لیکن تمہاری یہ لیبارٹری بھی ساتھ ہی بھک سے اڑ جائے گی"...... صالحہ کے لہجے میں بے پناہ سختی عود کر آئی تھی۔

"فیلیا"......... مارگریٹ نے اس مسلح عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... اس عورت نے بے اختیار چونکنا ہو کر کہا۔

"اس عورت کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ اور مشین گن کی نال اس کی پشت پر لگا دو"...... مارگریٹ نے صالحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور فیلیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر صالحہ کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ جولیا دل ہی دل میں حیران ہو رہ تھی کہ آخر صالحہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ وہ کیوں یہ سارا کھیل کھیل رہی ہے۔

"اب بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو"...... مارگریٹ نے آگے بڑھ کر صالحہ کے قریب آتے ہوئے کہا۔ جولیا گردن موڑے حیرت بھری نظروں سے صالحہ کو دیکھ رہی تھی۔ اسے عقب میں کھڑی فیلیا بھی نظر آرہی تھی جس نے مشین گن کی نال اس کی پشت پر لگا رکھی تھی۔

"اور قریب آجاؤ ڈرو نہیں میں تو بندھی ہوئی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"تم آخر کیا چکر چلانا چاہتی ہو"...... مارگریٹ نے مشکوک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر ستون کے عقب میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹی۔ صالحہ نے یکلخت اپنے سر کو رسی چیک کرنے کے لئے آگے کی طرف جھکی ہوئی مارگریٹ کی ناک پر پوری قوت سے مار دیا تھا۔ یہ ضرب اس قدر زوردار تو نہ تھی کہ مارگریٹ اچھل کر پشت کے بل گرتی لیکن وہ لڑکھڑا کر دو تین قدم پیچھے ہٹ ضرور گئی تھی۔ اسی لمحے صالحہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی فیلیا کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے اوپر سے گزر کر سامنے لکڑی کی دیوار سے جا ٹکرائیں۔

"فائرنگ مت کرو"...... مارگریٹ نے جو صالحہ کے نیچے بیٹھتے ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی تھی چیختے ہوئے کہا اور فیلیا نے ٹریگر سے انگلی اٹھا لی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تو تم یہ کھیل کھیلنا چاہتی تھی کہ مجھے فیلیا کے ہاتھوں مروانا چاہتی تھی۔ اگر میں تمہارے سامنے ہوتی تو تمہاری ترکیب سو فیصد کامیاب رہتی کہ میرے پیچھے ہٹتے ہی تم نیچے بیٹھ جاتیں اور فیلیا گھبرا کر جو فائرنگ کرتی وہ سیدھی میرے جسم پر ہوتی لیکن اب تم میرے ہاتھوں عبرتناک موت مرو گی انتہائی عبرتناک"...... مارگریٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا رخ فیلیا کی طرف کیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی درجے کی سفاکی ابھر آئی تھی اور جولیا کے ذہن میں جیسے دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ صالحہ کی موت اب یقینی ہو چکی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس کے بعد موت کا رخ اس کی طرف ہو گا۔ اسی لمحے اسکے ذہن میں برق کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس پر عمل کر دیا۔ اس کی ایک لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے پیر کی ضرب پوری قوت سے سائیڈ پر کھڑی مارگریٹ کی پنڈلی پر پوری قوت سے پڑی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں بیک وقت مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور فیلیا اور مارگریٹ دونوں کی چیخیں سنائی دیں۔ جس لمحے جولیا نے لات ماری تھی اسی لمحے مارگریٹ نے فائر کھول دیا تھا اور اسی لمحے صالحہ ایک بار پھر اچانک نیچے بیٹھ گئی تھی لیکن مارگریٹ چونکہ بے حد ہوشیار عورت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نفسیاتی طور پر صالحہ اپنے آپ کو فائرنگ سے بچانے کے لئے دوبارہ نیچے بیٹھے گی۔ اس لئے اس نے مشین گن کی نال کا رخ نیچے

کر دیا تھا لیکن عین آخری لمحے میں جولیا نے ٹانگ مار دی اور اس اچانک ضرب کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ خود بخود اوپر کو اٹھا۔ اسی لمحے صالحہ نیچے بیٹھ گئی تھی۔ نتیجہ یہ کہ اس کے عقب میں موجود فیلیا فائرنگ کی زد میں آ گئی۔ ادھر ضرب لگنے سے مارگریٹ لڑکھڑا کر فرش پر گری اور اس کے ہاتھ سے مشین گن بھی نکل گئی۔ یہی وجہ تھی کہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ فیلیا کی چیخیں گولیاں کھانے سے اور مارگریٹ کی چیخ اچانک گرنے کی وجہ سے نکلی تھی۔ لیکن مارگریٹ نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور جھک کر ایک طرف پڑی مشین گن کی طرف جھپٹی۔ اس نے مشین گن اٹھا لی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔ اس بار صالحہ اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹی تھی۔ مارگریٹ نے ایک بار پھر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صالحہ کی لات گھومی اور مارگریٹ کی کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے مارگریٹ کو دوبارہ اٹھنے سے معذور کر دیا۔ اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گئی۔ جولیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے صالحہ کو اس طرح رسیوں سے آزاد دیکھ رہی تھی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تمہارا شکریہ جولیا تمہاری وجہ سے اس وقت میں زندہ ہوں۔ اگر تم عین وقت پر لات نہ مار دیتیں تو اب تک میرا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا"...... صالحہ نے مارگریٹ کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والی مشین گن اٹھا کر جولیا کی طرف مڑتے ہوئے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم اچانک رسیوں سے آزاد کیسے ہو گئی"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کو کسی حد تک کھول لیا تھا۔ میں دراصل چاہتی تھی کہ اس مارگریٹ کو باتوں میں لگا کر مزید وقت لے لوں اور گانٹھ کھول لوں لیکن اس نے فیلیا کو میرے عقب میں بھیج کر میری یہ سکیم ناکام بنا دی۔ پھر میں نے اس کو ٹکر مار کر ہٹانے اور خود نیچے بیٹھ کر اس کے ہاتھوں فیلیا کو مروانے اور اس کی گردن اپنی دونوں ٹانگوں میں پھنسا کر اسے بے بس کرنے کی ترکیب سوچی لیکن یہ ٹکر کھا کر سامنے کی بجائے سائیڈ پر ہٹی اور مجھے فیلیا کی اچانک فائرنگ کی وجہ سے نیچے بیٹھنا پڑا لیکن نیچے بیٹھتے اور پھر اٹھتے ہوئے ستون سے جو رگڑ آئی اس سے ڈھیلی گانٹھ خود بخود اور زیادہ کھل گئی۔ دوسری بار مجھ سے واقعی غلطی ہوئی اور میں نیچے بیٹھ گئی لیکن تمہاری وجہ سے میں بچ گئی اور فیلیا ماری گئی۔ لیکن اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ نیچے بیٹھنے کی وجہ سے رگڑ کھا کر گانٹھ پوری طرح کھل گئی اور رسی کھل کر نیچے گر پڑی اور میں اٹھتی ہوئی مارگریٹ پر جھپٹ پڑی۔ باقی جو ہوا وہ تم نے خود ہی دیکھ لیا ہے"...... صالحہ نے جولیا کے عقب میں آکر اس کی گانٹھ کھولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"گڈ گاڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے کام لیتے ہوئے یہ سب کچھ سوچا۔ گو وہ سب کچھ اس طرح تو نہ ہوا جیسے تم نے سوچا تھا لیکن بہرحال اس طرح مجھے بھی تمہارے ساتھ جدوجہد کرنے کا موقع

مل گیا اور نتیجہ ہمارے حق میں نکلا ورنہ ایتھر کی طرح ہم دونوں واقعی بے بسی سے ماری جاتیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے گرد بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ اب کھل چکی تھی اور جولیا بات کرتے ہوئے رسیاں ہٹا کر آگے بڑھ آئی تھی۔

"بس قدرت کو شاید ابھی ہماری زندگی مقصود تھی اس لئے آخری نتیجہ ہمارے حق میں ہی نکلا۔ اب مارگریٹ کا کیا کرنا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کی ساتھی عورتیں باہر موجود ہوں گی۔ تم اس کے ہاتھ پیر رسی سے باندھ دو میں باہر چیکنگ کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن لے کر وہ تیزی سے اس کیبن کے بند دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ لیکن دور دور تک اسے کوئی نظر نہ آیا تو وہ واپس مڑ آئی۔ صالحہ اس دوران مارگریٹ کے ہاتھ اور پاؤں رسی سے باندھ چکی تھی اور اس کے لباس کی تلاشی لینے میں مصروف تھی۔

"یہ ٹرانسمیٹر۔ یہ اس کی جیب سے نکلا ہے"...... صالحہ نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی مدد سے یہ اپنی ساتھی عورتوں سے بات کرتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"اب اس کی ساتھی عورتوں کو کیسے کور کیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران یہاں ہوتا تو وہ آسانی سے مارگریٹ کی آواز اور لہجے میں اس کی ساتھی عورتوں کو ٹریپ کر لیتا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس صورت حال کے بارے میں عمران کو بتا دینا چاہئے ہو سکتا ہے وہ کوئی اچھا حل پیش کر دے"...... جولیا نے کہا اور اپنی جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو عمران نے اسے دیا تھا۔

"اگر اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ ہو گئی تو پھر ساری صورت حال کا علم مارگریٹ کی ساتھی عورتوں کو ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم سمجھ سکتی ہو کہ کیا نکلے گا"...... صالحہ نے کہا تو جولیا جو ٹرانسمیٹر آن کرنے والی تھی ہاتھ روک لیا۔

"اوہ ہاں ایسا ممکن تو ہے کیونکہ بہرحال یہ ٹرانسمیٹر بھی لیبارٹری سے ہی حاصل کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خود کچھ کریں"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس مارگریٹ سے اس کی ساتھی عورتوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں تو شاید صورت حال کو کنٹرول کیا جا سکے"...... صالحہ نے جواب دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک اس کے ہاتھ میں موجود اس ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی جس پر وہ عمران کو کال کرنا چاہتی تھی۔

"عمران کی کال ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی

آواز سنائی دی لیکن لہجہ وہی تھا جس میں وہ سراما بن کر بات کر رہا تھا۔

"جے بول رہی ہوں۔ جیسے ہی ہم باہر آئے ہم پر اچانک گیس فائر کی گئی اور ہم بے ہوش ہو گئیں پھر ہمیں ہوش آیا تو ہم زیر آب تنل کے دہانے پر بنے ہوئے لکڑی کے کیبن میں ستونوں سے بندھی ہوئی تھیں۔ ایم اپنی ایک ساتھی کے ساتھ وہاں موجود تھی۔ اس نے ہماری ساتھی اے سے بات کی اور پھر اچانک اسے گولیوں سے اڑا دیا۔ اس کے بعد وہ ہمیں گولیاں مارنا چاہتی تھی مگر ایس نے انتہائی جرأت حوصلے اور ذہانت سے اس کا مقابلہ کیا اور آخر کار ایم کی ساتھی ماری گئی اور ایم بے ہوش ہو گئی اور ایس نے اپنے آپ کو اور مجھے رسیوں سے آزاد کرا لیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم اس کیبن میں موجود ہیں۔ ایم ہمارے سامنے بے ہوش پڑی ہوئی ہے جب کہ ایم کی ساتھی عورتیں یقیناً دہانے کے گرد چھپی ہوئی ہیں۔ اس لئے نہ ہم یہاں سے باہر جا سکتی ہیں اور نہ تم یہاں آ سکتے ہو اوور"...... جولیا نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا چونکہ نام کوڈ نہ ہو سکتے تھے اس لئے اس نے ناموں کے پہلے حروف کو بطور کوڈ استعمال کیا تھا۔

"کس طرف سے تم پر گیس فائر کی گئی اوور"...... عمران نے بھی کوڈ میں پوچھا۔

"اچانک تقریباً ہر طرف سے اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایم کے پاس لازماً کوئی ٹرانسمیٹر ہو گا جس سے وہ اپنی ساتھی عورتوں سے بات کرتی ہو گی اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس کے پاس سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر برآمد ہوا ہے لیکن ایم کی آواز کچھ عجیب سی ہے۔ کرخت سی اور سیٹی بجاتی ہوئی۔ میں اس کی آواز کی نقل نہیں کر سکتی اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ حتی الوسع اس کی آواز بنا کر حکم دو کہ کال سننے والی فوراً کیبن میں پہنچیں۔ اگر انہیں کوئی شک بھی ہو گا تب بھی لامحالہ ان میں سے کوئی ایک تو وہاں پہنچ گی۔ ہم یہاں دہانے پر موجود ہیں ہم اسے آسانی سے چھاپ لیں گے اور اپنی ساتھی کی وجہ سے وہ ہمیں گولی بھی نہ مار سکیں گی تم زیادہ لمبی بات ہی نہ کرنا اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے میں اس ایم سے یہ تو معلوم کر لوں کہ اس کی کتنی ساتھی عورتیں دہانے کے گرد موجود ہیں تاکہ ان کی صحیح تعداد کا تو علم ہو سکے اس کے بعد کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"گڈ یہ آئیڈیا زیادہ بہتر ہے اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہیں پھر کال کروں گی اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"اسے ستون سے باندھ دیں تاکہ اس سے پوچھ گچھ میں آسانی رہے"۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے ہوئے صالحہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ بے ہوش اور

بندھی ہوئی مارگیٹ کو مزید رسی کے ساتھ ایک ستون کے ساتھ اچھی طرح باندھنے میں کامیاب ہو گئیں۔

"تم مشین گن لے کر کیبن سے باہر پہرہ دو۔ تاکہ اگر کوئی خطرہ ہو تو تم مجھے پیشگی اطلاع دے سکو۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتی ہوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا۔

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ پوچھ گچھ کے معاملے میں جس حد تک میں چلی جاتی ہوں اس حد تک شاید تم نہ جا سکو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پھر دروازے کے باہر اوٹ میں کھڑی ہو جاتی ہوں۔ چونکہ سچوئشن بدلنے کا کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ کا حق بھی تمہیں ہے"...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی بات نہیں جولیا اگر تم عین موقع پر کام نہ دکھاتیں تو میری جدوجہد میری اپنی موت کی صورت میں سامنے آتی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ستون سے بندھی ہوئی مارگریٹ کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس کا ہاتھ اس قدر تیز رفتاری سے چل رہا تھا جیسے ہاتھ نہ ہو بلکہ کوئی تیز رفتار مشین حرکت میں آ گئی ہو۔ چند لمحوں بعد ہی مارگریٹ چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی اور صالحہ نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

جب کہ جولیا دروازے سے نکل کر اوٹ میں کھڑی ہو گئی تھی۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ مارگریٹ تاکہ تمہیں تمہاری سفاکی کا پورا پورا بدلہ مل سکے"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم لوگ۔ تم نے کس طرح رسیاں کھول لیں تم"۔ مارگریٹ نے ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بھی پوری آزادی ہے کہ تم بھی چاہو تو ہمارے خلاف جدوجہد کر سکتی ہو"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما جس میں اس نے مشین گن کی نال کو پکڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا بٹ پوری قوت سے مارگریٹ کی پسلیوں پر پڑا اور مارگریٹ کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"ابھی سے چیخ رہی ہو۔ حوصلہ کرو تم تو بڑی سفاک عورت ہو۔ تم نے تو اپنی دوست ایستھر کو ایک لمحہ ہچکچائے بغیر گولیوں سے اڑا دیا تھا"...... صالحہ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار مشین گن کا بٹ مارگریٹ کے جبڑے پر پوری قوت سے پڑا اور کیبن مارگریٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی ناک اور منہ کے کناروں سے خون بہنے لگا۔ اس کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے مارگریٹ کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپتی رہی پھر اس کی گردن ڈھلک گئی وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن اسی لمحے صالحہ کا دوسرا

ہاتھ حرکت میں آیا اور ایک بار پھر بے ہوش مارگریٹ کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد مارگریٹ ایک بار پھر چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی۔

"یہ تو صرف ٹریلر تھا مارگریٹ۔ اصل تشدد تو اب شروع ہو گا۔ اس معاملے میں مجھے فنکار کہا جاتا ہے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم تم کیا چاہتی ہو۔ مت مارو مجھے۔ تم کیا چاہتی ہو"۔ مارگریٹ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ صرف تمہاری ہڈیاں توڑنا چاہتی ہو۔ تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں۔ تم پر ایسا تشدد کرنا چاہتی ہوں کہ جو دنیا کے لئے عبرت کا باعث بن جائے۔ مجھے تم سے کچھ نہیں پوچھنا کیونکہ تمہاری ساتھی عورتیں جنہیں تم نے دہانے کے گرد بٹھا رکھا تھا وہ ماری جا چکی ہیں۔ اب تم جس قدر بھی چیخو وہ تمہاری مدد کو نہیں پہنچ سکتیں"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سب کی سب وہ کیسے۔ نہیں وہ سب کیسے ماری جا سکتی ہیں"...... مارگریٹ نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو اونچی آواز میں چیخو شاید وہ تمہاری مدد کو پہنچ جائیں"...... صالحہ نے کہا اور ایک بار پھر اس نے مشین گن کا بٹ مارگریٹ کی پسلیوں پر مار دیا۔ پسلیاں ٹوٹنے کی آواز مارگریٹ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی تیز اور کربناک چیخ میں دب سی گئی۔

"مت مارو مجھے چھوڑ دو۔ مت مارو"...... اچانک تکلیف کی شدت سے مارگریٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

" بولو کتنی ساتھی عورتیں پہاڑی ٹیلے کے گرد موجود ہیں بولو"...... صالحہ نے اس کے لہجے میں لاشعوری کیفیت محسوس کرتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

" چھ ہیں۔ چھ ہیں۔ انہیں مار ڈالو مجھے مت مارو"...... مارگریٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔

" واقعی یہ عورت حد درجہ خود غرض ہے"...... اسی لمحے دروازے سے جولیا نے داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" چھ عورتیں کہہ رہی ہے۔ میرا خیال ہے اب تم ٹرانسمیٹر پر بات کر ہی لو یا پھر مجھے دو ٹرانسمیٹر میں بات کرتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں میں خود بات کروں گی پہلے مجھے عمران کو رپورٹ دینے دو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو عمران نے اسے دیا تھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" جے کالنگ اوور"...... جولیا نے کوڈ لہجے میں کہا۔

" یس پی بول رہا ہوں اوور"...... اس بار دوسری طرف سے عمران نے پرنس کا پہلا حرف بطور کوڈ استعمال کرتے ہوئے کہا اور جواب میں جولیا نے اسے ساری صورت حال کوڈ میں بتا دی۔

" او کے تم ایم کے لہجے میں بات کرو اور ان سب کو فوراً کیبن میں آنے کا حکم دو۔ ہم انہیں کور کر لیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر جیب سے نکال لیا جو مارگریٹ کی جیب سے نکلا تھا اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو...... اوور"۔ جولیا نے حتی الوسع مارگریٹ کا مخصوص لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہیلو ٹریسی بول رہی ہوں مادام اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک عورت کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ٹریسی اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً کیبن میں پہنچ جاؤ فوراً ابھی اسی وقت اوور"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے لہجے کو انتہائی کرخت بنا لیا تھا۔

" کیبن میں۔ آپ کا مطلب زیرو روم سے ہے۔ کن کو ساتھ لے آؤں یہاں جنگل والی ساتھیوں کو یا دوسرے دہانے پر موجود باقی ساتھیوں کو بھی۔ آپ واضح طور پر بات کیوں نہیں کر رہیں اوور"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں ایمرجنسی ہے اور تم وضاحتوں کے چکر میں پڑی ہوئی ہو۔ زیرو روم میں پہنچو صرف جنگل والی ساتھیوں کو لے کر فوراً آؤ فوراً اوور اینڈ آل"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آؤ اب باہر نکل کر اوٹ میں ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ان عورتوں کو کور نہ کر سکیں"...... جولیا نے کہا اور

صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر وہ دونوں اس کیبن سے باہر نکل آئیں۔

"میں کیبن کے اوپر چڑھ جاتی ہوں تاکہ چاروں طرف سے اسے چیک کر سکوں"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا تو صالحہ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور دوسرے لمحے کسی کمانڈو کے انداز میں وہ دروازے کے ذریعے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ جب صالحہ کیبن کی چھت پر پہنچ کر جولیا کی نظروں سے غائب ہو گئی تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور کچھ دور ایک اونچی سی جھاڑی کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسے صالحہ کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"جولیا۔ جولیا چھ عورتیں شمال کی طرف سے انتہائی محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی کیبن کی طرف آ رہی ہیں اگر میں کیبن کی چھت پر نہ ہوتی تو انہیں مارک نہ کر سکتی"...... صالحہ دبی دبی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"شمال کی طرف سے اس کا مطلب ہے کہ وہ دہانے کے سامنے سے گزری ہی نہیں۔ ٹھیک ہے وہیں رہو۔ جب وہ یہاں پہنچ کر اندر داخل ہوں گی اس وقت فائر کھولیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اور زیادہ محتاط ہو کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک عورت کو ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے محتاط انداز میں اچانک کیبن کے عقب سے نکل کر اس کی سائیڈ پر سے ہوتے ہوئے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ اکیلی عورت تھی اس کا مطلب تھا کہ باقی عورتیں پیچھے رک گئی تھیں۔ جولیا خاموش بیٹھی رہی۔ اس عورت نے آگے بڑھ کر دروازے کی اوٹ میں رک کر کیبن کے اندر جھانکا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے اسے بے اختیار اچھل کر اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ پھر وہ جس تیزی سے اندر گئی تھی اتنی ہی تیزی سے باہر آئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ اس بار دوڑتی ہوئی کیبن کی عقبی سمت چلی گئی۔ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر اس نے کیبن کی چھت سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنیں تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ فائرنگ صالحہ نے کی ہے لیکن اس کی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ فائرنگ چند لمحے جاری رہی پھر ختم ہو گئی۔ دوسرے لمحے صالحہ دوڑتی ہوئی کیبن کے کنارے پر نظر آئی اور پھر اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔

"کیا ہوا صالحہ کیوں اس طرح فائر کھول دیا تم نے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جو عورت یہاں آئی تھی وہ واپس جا کر اپنی ساتھی عورتوں کو واپس بھیج رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ اب اگر یہ نکل گئیں تو پھر انہیں مارنا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت وہ اکٹھی تھیں اس لئے میں نے ان پر فائر کھول دیا تھا"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دی ہوں گی اور اس کی

دوسری ساتھی عورتیں یہاں پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"ٹرانسمیٹر پر تمہاری آواز اتنی دلکش سنائی نہیں دیتی جتنی اصل میں ہے ۔اس لئے ہم خود یہاں آگئے ہیں"...... اسی لمحے ایک جھاڑی کے پیچھے سے عمران کی آواز سنائی دی اور جولیا جو ٹرانسمیٹر کا بٹن دبانے ہی والی تھی نے چونک کر انگلی ہٹالی ۔ صالحہ بھی عمران کی آواز سن کر چونک پڑی تھی ۔اسی لمحے عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر سامنے آیا اور اس کے ہاتھ ہلاتے ہی ادھر ادھر سے مختلف اوٹوں میں چھپے ہوئے باقی ساتھی بھی سامنے آگئے۔

"ہم نے انہیں درختوں سے اتر کر ایک جگہ اکٹھے ہوتے دیکھ لیا تھا یہ چند لمحے باتیں کرتی رہیں پھر دہانے کے سامنے سے گزرنے کی بجائے سائیڈ سے ہو کر ادھر آنے لگیں ۔میں نے ان پر فائر اس لئے نہ کھولا تھا کہ اس طرح فائرنگ کی گونج دور دور تک سنائی دے سکتی تھی لیکن اب صورتحال ایسی تھی کہ اگر صالحہ فائر نہ کرتی تو میں خود ان پر فائر کھول دیتا ۔کیونکہ ان کے بکھرنے کے بعد ان پر قابو پانا مشکل ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں اب بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے ۔کیونکہ بہرحال فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دی ہوں گی"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اب کوئی مسئلہ نہیں ہے اب ہم یہاں زیر آب ٹنل کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں ۔جب تک کوئی یہاں پہنچے گا ہم زیر آب ٹنل سے گزر کر جاریز پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مارگریٹ کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ایکریمین ہے اور ہم میں سے اصل ایکریمین جوانا ہے اس لئے یہ جانے اور اس کی ہم ملک"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس کیبن میں داخل ہو گئے جہاں مارگریٹ ابھی تک ستون سے بندھی ہوئی موجود تھی لیکن اب وہ ہوش میں آچکی تھی اور اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"تم چلو ماسٹر۔ میں اس سفاک عورت کی گردن توڑ کر آرہا ہوں"...... جوانا نے مارگریٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی بے حد سفاک عورت ہے اس نے جس سفاکی سے ایتھر پر گولیاں برسائی ہیں اتنی سفاکی کی توقع کم از کم کسی عورت سے نہیں کی جاسکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"اور تم نے جس سرد مہرانہ اور سفاکانہ انداز میں اس پر تشدد کیا ہے۔ تم بھی اس جیسی سفاک نہیں تو کم بھی نہیں ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اچھا ہوا تم نے یہ بات سب کے سامنے بتادی ۔اس سے تو

بہتوں کا بھلا ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کس کا بھلا ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ صالحہ بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگی وہ اس وقت زیر آب ٹنل کی طرف جانے والے راستے پر چل رہے تھے لیکن دوسرے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"جولیا بھی کم سفاک نہیں ہے کسی بھول میں نہ رہنا"۔ اچانک تنویر نے کہا۔

"واقعی ۔رقیب کے بارے میں یہ بے حد سفاک ہے ۔یقین نہ آئے تو بے شک اپنے آپ سے پوچھ لینا"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور راستہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے رافگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر لیڈیز آئی لینڈ سے ایکشن گروپ کی رکن تانس آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتی ہے"...... دوسری طرف سے رافگر کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو رافگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ایکشن گروپ کی تانس ۔وہ کون ہے ۔بہرحال بات کراؤ"۔ رافگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیلو تانس بول رہی ہوں لیڈیز آئی لینڈ سے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم اور کیوں کال کی ہے تم نے"...... رافگر نے حیرت کے ساتھ ساتھ سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر میرا تعلق ایکشن گروپ سے ہے میں چیف مارگریٹ کی سیکنڈ نائب ہوں۔ فرسٹ نائب ٹریسی ہے۔ مارگریٹ اور ٹریسی دونوں ماری جا چکی ہیں اس لئے اب ایکشن گروپ کی چیف میں ہوں اور اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو راڈگر بے اختیار کرسی پر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ مارگریٹ ماری جا چکی ہے۔ کیا مطلب۔ کس طرح کس نے مارا ہے"...... راڈگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر مادام مارگریٹ نے ہمیں کال کر کے بتایا کہ ہم نے لیبارٹری کے دو دہانوں کے گرد نگرانی کرنی ہے اور جو باہر آئے اسے بے ہوش کر کے گرفتار کر لینا ہے۔ مادام نے دو گروپ بنا لئے۔ ایک گروپ میں وہ خود اور ٹریسی اور اس کے ساتھ پانچ ممبرز تھیں جب کہ دوسرے گروپ کی چیف میں تھی۔ میرے گروپ کی ڈیوٹی انہوں نے جزیرے کے جنوبی طرف لیبارٹری کے دہانے پر لگائی جب کہ وہ خود ٹریسی اور اپنے گروپ کو لے کر زیر آب ٹنل کے قریب جنگل میں موجود پہاڑیوں میں کسی خفیہ دہانے کے گرد نگرانی کے لئے چلی گئیں کافی دیر بعد ہم نے اس جنگل والے دہانے کی طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنیں لیکن ہم خاموش رہیں کیونکہ اس طرف مادام خود تھیں لیکن جب فائرنگ کی آوازوں کے بعد مسلسل خاموشی چھائی رہی تو مجھے بے چینی سی محسوس ہوئی میں نے ٹرانسمیٹر پر مادام مارگریٹ کو کال

کیا لیکن جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو میں اپنی دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس پوائنٹ پر پہنچی جہاں مادام اور ان کا گروپ موجود تھا لیکن وہاں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ میں اس زیر آب ٹنل کی طرف گئی کیونکہ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ فائرنگ کی آوازیں ادھر سے ہی آئی تھیں اور جناب وہاں میں نے ٹریسی اور اس کی ساتھی پانچ لڑکیوں کی لاشیں دیکھیں ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔ میں تیزی سے آگے بڑھی اور جناب پھر جب میں نے اس کیبن میں جھانکا تو وہاں مادام مارگریٹ کی لاش ایک ستون سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کی گردن توڑی گئی تھی۔ ساتھ ہی دوسرے ستون کے ساتھ ہوٹل گرین ویل کی مالکہ اور مارگریٹ کی دوست ایستھر کی لاش بھی بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔ میں واپس بھاگی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر اپنے گروپ کو بھی کال کر لیا۔ میں اس جنگل میں آئی جہاں وہ خفیہ دہانہ تھا تو میں نے اسے کھلا ہوا دیکھا۔ میں گروپ کے ساتھ اندر گئی اور سر وہاں پوری لیبارٹری مقتل بنی ہوئی تھی۔ لیبارٹری میں موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی۔ ایک کمرے میں کئی افراد کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کی شارلٹ کی لاش بھی موجود تھی۔ ان سب کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ میں وہاں سے نکلی اور سیدھی مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر گئی تو وہاں پتہ چلا کہ مادام روزی اور شارلٹ کے سیکشن کی عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب میری مجبوری تھی کہ

میں آپ کو کال کروں ۔ چونکہ میں مادام مارگریٹ کی سیکنڈ نائب تھی اس لئے ایمرجنسی کے لئے آپ کا نمبر میرے پاس موجود تھا"۔ تائس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ۔ کیا تمہیں لیبارٹری میں سراما مردوں کی لاشیں بھی نظر آئی ہیں"...... راگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سراما مردوں کی ۔ نہیں جناب وہاں سراما مرد کی کوئی لاش موجود نہ تھی ۔ شارلٹ کے علاوہ وہ تمام لاشیں ایکریمین مردوں کی تھیں"۔ تائس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دشمن اپنا کام کر گئے ۔ لیبارٹری کی مشینری بھی تباہ کر دی گئی ۔ سنو تائس تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لو اور پورے جزیرے پر موجود عورتوں کو ریڈ الرٹ کا حکم دے دو ۔ جزیرے پر جتنے سراما مرد موجود ہیں ان سب کو فوری طور پر گرفتار کر کے کسی تہہ خانے میں بند کر دو ان میں یقیناً ہمارے دشمن ایجنٹ بھی موجود ہوں گے لیکن تم نے انہیں کسی صورت نکلنے نہیں دینا ۔ جو کوئی مشکوک حرکت کرے اسے فوراً گولیوں سے اڑا دینا ۔ جزیرے کے گرد تمام حفاظتی انتظامات بھی آن رکھنا ۔ یہ لوگ اتنی جلدی جزیرے سے نہیں نکل سکتے اور میں خود جزیرے پر آ رہا ہوں ۔ میں خود ان کی چیکنگ کر کے ان کا خاتمہ کروں گا"...... راگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے تائس نے کہا اور راگر نے رسیور

کریڈل پر پٹخا اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"جن لوگوں کو روکنے کے لئے اتنا لمبا بکھیڑا پالا گیا وہ آخر کار اپنا کام کر ہی گئے"...... راگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو راگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راگر نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"سر کوئی شخص علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو راگر اس بری طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"عمران کا فون"...... راگر کے منہ سے گھٹے گھٹے سے لہجے میں الفاظ نکلے۔

"بات کراؤں سر"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں کراؤ"...... راگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور دوسرے لمحے اس کے کانوں میں عمران کی شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور راگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات واضح طور پر ابھر آئے تھے۔

"میرا خیال ہے اب اس رافگر سے بھی دو باتیں ہو ہی جائیں تو اچھا ہے"...... عمران نے سائیڈ میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ تم لیبارٹری کو تباہ کرو اور مسئلہ ختم"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں یہ ضروری ہے کہ ہم لیبارٹری کو تباہ کرنے سے پہلے رافگر کو اطلاع کر دیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے اب تک مارگریٹ اور اس کی ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کے اندر کی لاشیں بھی چیک ہو گئی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کہ جزیرے پر کام کرنے والی عورتیں وہاں چیکنگ وغیرہ کر رہی ہوں اچانک لیبارٹری تباہ ہونے کی صورت میں وہ مفت میں ماری جائیں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

وہ اس وقت جزیرہ جاریز میں چیک کی اس پناہ گاہ میں موجود تھے جہاں سے وہ زیر آب ٹنل کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ پہنچے تھے۔ انہیں واپسی میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی اور وہ اطمینان سے زیر آب ٹنل کو کراس کر کے جاریز والے پوائنٹ پر پہنچنے اور پھر اسی راستے سے جہاں سے وہ داخل ہوئے تھے بغیر کسی کی نظروں میں آئے چیک کے اڈے پر پہنچ گئے تھے۔ گو چیک وہاں موجود نہ تھا لیکن اس کے اسسٹنٹ مارکونی نے ان کا استقبال کیا تھا۔ کیونکہ پہلے بھی جب وہ یہاں آئے تھے تو مارکونی نے چیک کے ساتھ ہی ان کا استقبال کیا تھا۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافگر سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون علی عمران"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"سنو لڑکی اگر تم نے فوری طور پر رافگر سے میری بات نہ کرائی تو پھر لیڈیز آئی لینڈ پر ہونے والے بے پناہ جانی نقصان کی تم ذمہ دار ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں باس سے بات کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"باس سے بات کریں"...... اس لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی کلک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" ہیلو بلیک سٹار کے چیف جناب رافگر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم تم کہاں سے بول رہے ہو"....... دوسری طرف سے بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی۔

" جزیرہ سراما سے کیوں۔ کیا کوئی تحفہ وغیرہ بھجوانا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ایسا کرو کہ تحفہ سراما کی بجائے پاکیشیا کے پتے پر بھجوا دو ورنہ تمہارا تحفہ پہنچنے تک میں پاکیشیا پہنچ بھی چکا ہوں گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جو تحفے میں نے تمہیں دینے کے لئے لیڈیز آئی لینڈ پر چھوڑے تھے۔ ان کے بارے میں اطلاع تو تم تک پہنچ ہی چکی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے وہاں بے پناہ قتل و غارت کی ہے اور تمہیں اس کے لئے بھگتنا پڑے گا۔ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جاؤ تم سے اس کا بھیانک انتقام لیا جائے گا"....... یکلخت رافگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" ارے تم اسے بے پناہ قتل و غارت کہہ رہے ہو۔ صرف چند لاشوں کو اور تم لوگ اس لیبارٹری میں جو کچھ تیار کر رہے تھے اس سے پوری دنیا کے اربوں بے گناہ افراد کے گلے میں تم نے پھولوں کے ہار ڈالنے تھے۔ ویسے تمہارا قصور نہیں ہے تم بلیک سٹار کے چیف ہو اور جو سٹار ہی بلیک ہو چکا ہو اس کے چیف کے ذہن میں روشنی کہاں

سے آسکتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم لیڈیز آئی لینڈ سے تو بچ کر جا سکتے ہو لیکن ایکریمین حکومت کی ایجنسیوں سے نہیں بچ سکتے۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ جلد یا بدیر تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اب تمہاری زندگی کا ایک ایک لمحہ ہم پر قرض ہے اور ہم اس قرض کی ادائیگی بہت جلد کر دیں گے"....... رافگر نے اسی لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" چلو کوئی ایک تو شخص ایسا بھی اس دنیا میں موجود ہے جو میرا مقروض ہے۔ ورنہ آج تک تو میں یہی سمجھتا تھا کہ میں ہی سب کا مقروض ہوں۔ بہرحال رافگر صاحب تمہارے جو جی میں آئے کرتے رہنا۔ اگر ہم اس لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو کر جسے تم نے ہمارے لئے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔ تمہاری لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں تو ایکریمیا میں موجود بلیک سٹار اور اس کے چیف رافگر کو بھی تلاش کیا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے پھر بلیک سٹار واقعی بلیک ہو جانے پر بھی مجبور کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں تمہاری لیبارٹری میں موجود انتہائی طاقتور وائرلیس بموں کو فائر کرنے والا ہوں اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری میں ایسا میٹریل موجود ہے کہ بم بلاسٹ ہونے کے بعد وہ بلاسٹ ہو گا اور اس کے بلاسٹ ہونے کے بعد یہ لیبارٹری تو کیا بلکہ شاید اس پورے جزیرے کو ہی صفحہ ہستی سے ناپید کر دے۔ اس لئے اگر تم اس جزیرے پر موجود ہزاروں عورتوں کو موت کے گھاٹ اترنے سے بچانا

چاہتے ہو تو انہیں کہہ دو کہ وہ سب دومنٹ کے اندر اندر سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور ہاں جو اس دھماکے میں ہلاک ہو جائیں انہیں بھی اس بے پناہ قتل وغارت کے زمرے میں شامل کر لینا تاکہ تم پر میرا قرض کچھ اور بڑھ جائے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ اوہ۔ کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا وہاں ایسا میٹریل موجود ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ سنو سنو پلیز اس جزیرے کو اس طرح تباہ مت کرو۔ وہاں سینکڑوں عورتیں موجود ہیں وہ بے گناہ ہیں۔ وہ سب ماری جائیں گی۔ سنو پلیز۔ تم نے لیبارٹری کی مشینری تباہ کر دی ہے۔ سائنس دانوں کو قتل کر دیا ہے۔ اب اس جزیرے کو تباہ مت کرو۔ میں حکومت ایکریمیا کی طرف سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اس پر خاموش رہیں گے پلیز"...... راڈگر نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑفوں سوڈے کی جھاگ کی طرح عمران کی ایک ہی دھمکی سے بیٹھ گئی تھی۔

"ابھی تو تم دعویٰ کر رہے تھے کہ ایکریمین ایجنسیاں مجھے پاگل کتوں کی طرح تلاش کریں گی اور ابھی تم منتوں پر اتر آئے ہو۔ پھر میری بات سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ نہ ہی حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل کے پاس وسائل کی کمی ہے اور نہ مشینری کی۔ البتہ مجھے معلوم ہے کہ تم ہوا کا دباؤ کم کرنے والے جس فارمولے پر اس لیبارٹری میں کام کر رہے تھے اس کا اصل فارمولا تم نے جزیرہ جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر کے مخصوص ریکارڈ روم میں حفظ ماتقدم کے طور پر

رکھوایا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر یہ فارمولا جاریز سے فوراً لیبارٹری میں منگوایا بھی جا سکے اور اگر لیبارٹری پر حملہ ہو تو یہ فارمولا ضائع ہونے سے ہی بچ جائے۔ اگر تم لیبارٹری اور اس لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ ہونے اور وہاں موجود ہزاروں عورتوں اور مردوں کو ہلاک ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو بات کرو ورنہ ڈی چارجر کے بٹن پر میرا انگوٹھا موجود ہے۔ میں نے صرف اس بٹن کو پریس کرنا ہے اور اس کے بعد جو ہوگا تمہیں معلوم ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں تمہیں اس کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا ہے"۔ راڈگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ ایسی معلومات حاصل کرنا ہمارا کام ہے۔ ہم کسی مشن کو ادھورا نہیں چھوڑا کرتے۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر یہ فارمولا تمہارے پاس رہا تو تم نئی مشینری بھی لیبارٹری میں بھجوا دو گے اور دوسرے سائنس دان بھی اس طرح ایک دو ہفتوں کے تعطل کے بعد اس پر ریسرچ دوبارہ شروع ہو جائے گی اور ہمارا سارا کیا دھرا ختم ہو جائے گا اس لئے میں اس پورے جزیرے کو تباہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے ساتھ ساتھ جاریز جزیرہ بھی اس کی وجہ سے تباہ ہو جائے لیکن اگر تم اصل فارمولا ہمارے حوالے کر دو تو ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا کیونکہ اس اصل فارمولے کے بغیر تم اس آلے کو تیار نہ کر سکو گے۔ اس کے بعد ہم لیبارٹری اور لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کئے بغیر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ بولو۔ ہاں یا ناں میں جواب دو"۔ عمران

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سنو سنو میں یہ فیصلہ خود نہیں کر سکتا۔ مجھے اعلیٰ ترین حکام سے اجازت لینی پڑے گی۔ تم ایسا کرو دو روز کی مہلت دو تاکہ میں فیصلہ لے کر یہ کام کرا دوں"...... رافگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں صرف دس سیکنڈ دے سکتا ہوں۔ ہاں یا ناں میں جواب دو، ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ مت تباہ کرو جزیرے کو۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے میں ابھی جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر کے کمانڈر رالف کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ فارمولے کی فائل سراما لے جا کر تمہارے حوالے کر دے"...... دوسری طرف سے رافگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف رالف کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ فائل اس تک پہنچنے والے میرے ایک نمائندے مار کونی کے حوالے کر دے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس فائل کا کوڈ نمبر اے پی سی ہے اور سن لو میرا آدمی نیول ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے وہ جاریز کا ہی رہنے والا ہے۔ اگر تم نے پانچ منٹ کے اندر فون نہ کیا اور فائل مار کونی کے حوالے نہ کی گئی تو پھر میں بغیر کوئی مزید وقت دیئے لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کر دوں گا اور اگر تم نے اسے فون کر دیا اور فائل میرے آدمی کے حوالے کر دی گئی تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ آخری بات ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا واقعی مار کونی کو آپ نے نیول ہیڈ کوارٹر بھجوایا ہوا ہے"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ وہیں گیا ہوا ہے اور اس وقت کمانڈر رالف کے دفتر میں ہی موجود ہو گا۔ اس کے رالف سے بہت گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ اصل فارمولا جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر فریگ تو اچانک مارا گیا تھا اور باقی سائنس دانوں کو بھی اچانک ختم کر دیا گیا تھا"...... اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر فریگ کے آفس کی تلاشی لی تھی۔ وہاں ایک فائل میں کوڈ الفاظ میں یہ بات درج تھی۔ یہ واقعی ایسا سیٹ اپ ہے کہ کسی کا اس کی طرف خیال ہی نہیں جا سکتا اور ہم مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے اور یہاں دوبارہ اس فارمولے پر کام شروع ہو جاتا۔ اس طرح ہماری ساری جدوجہد نہ صرف بے کار چلی جاتی بلکہ ہم تو مطمئن رہتے کہ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ اس لئے اس طرف ہمارا دوبارہ خیال تک نہ جاتا اور ایکریمیا اور اسرائیل ظاہر ہے اس آلے کو تیار کر کے سب سے پہلے پاکیشیا پر ہی اس کا تجربہ کرتے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم واقعی اس گہرائی تک سوچتے ہو جس گہرائی تک ہمارا خیال تک نہیں جاتا"...... اس بار تنویر نے بڑے کھلے لہجے میں تعریف

کرتے ہوئے کہا۔

"دماغ میں گہرائی ہونا شرط ہے اور گہرائی کا مطلب عقل ہوتا ہے۔ ورنہ اگر دماغ میں عقل کی جگہ بھس بھرا ہوا ہو تو گہرائی کہاں سے آ سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ہنسی کی آوازوں سے بھر گیا۔

"تمہیں شاید تعریف راس نہیں آتی"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی عمران کی اس گہری بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران نے بالواسطہ طور پر اس کے ذہن پر طنز کی ہے۔

"ارے ارے تم کیوں ناراض ہو رہے ہو۔ تمہارے ذہن میں تو اس قدر گہرائی ہے کہ بے چاری عقل ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈوب چکی ہے"...... عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارکونی بول رہا ہوں کام ہو گیا ہے میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارکونی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور مارکونی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے کور والی فائل موجود تھی جس پر اے پی سی کے الفاظ لکھے

ہوئے دور سے پڑھے جا سکتے تھے۔

"یہ لیجئے جناب فائل"...... مارکونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔

"بیٹھو کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں پرابلم کیا پیش آنا تھا۔ میں رالف کے دفتر میں موجود تھا کہ کسی بلیک سٹار کے چیف رانگر کا فون آیا اور رالف نے یس سر کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کسی کو بلوا کر اس نے فائل منگوائی اور میرے حوالے کر دی۔ البتہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں اسے کہاں پہنچاؤں گا تو میں نے اسے کہہ دیا کہ سراما بھجوا دوں گا اور چلا آیا"...... مارکونی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ فائل کھول کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم سگریٹ پیتے ہو تمہارے پاس لائٹر تو ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے مارکونی سے کہا۔

"جی ہاں"...... مارکونی نے جواب دیا اور کوٹ کی جیب سے گیس لائٹر نکال کر اس نے عمران کے حوالے کر دیا۔

"مس صالحہ یہ چونکہ تمہارا پہلا مشن ہے اور جولیا نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے جس انداز میں مارگریٹ کے مقابلے میں جدوجہد کی ہے اس کی وجہ سے دراصل یہ مشن کامیاب بھی تمہاری اس جدوجہد کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اس مشن کی تکمیل بھی تمہارے ہاتھوں ہی ہونی

چاہیئے یہ لائٹر لو اور اس فائل کو آگ لگا دو تا کہ یہ باب ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے"...... عمران نے فائل اور لائٹر صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صالحہ کا چہرہ مسرت کی شدت سے دمکنے لگا۔

"شکریہ یہ میری انتہائی عزت افزائی ہے"...... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لائٹر جلایا اور لائٹر کے شعلے کو فائل کے کونے کے قریب لے گئی چند لمحوں بعد فائل دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئی پھر جب اس میں شعلے بھڑک اٹھے تو صالحہ نے جلتی ہوئی فائل کو فرش پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب اس فائل کی کاپی بھی تو نیول ہیڈ کوارٹر میں ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"شعلوں میں جامنی رنگ دیکھ رہے ہو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ اس فائل میں ایسا کاغذ استعمال کیا گیا ہے جس کی کاپی کسی صورت بھی نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں راڈگر سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو راڈگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد راڈگر کی آواز سنائی

دی۔

"عمران بول رہا ہوں تم نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور فائل میرے آدمی کو مل گئی ہے جس نے ہدایت کے مطابق وہیں اسے جلا کر راکھ کر دیا ہے اس لئے اب میں نے لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کرنے کا منصوبہ ختم کر دیا ہے لیبارٹری کے روم نمبر تھری کی دائیں دیوار کے پیچھے وائرلیس بم موجود ہے تم اسے اٹھوا لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شش شکریہ"...... دوسری طرف سے راڈگر کی آواز سنائی دی۔

"ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم اپنی تنظیم کا نام بدل لو بلیک سٹار کی بجائے لیڈیز سٹار رکھ لو کیونکہ تم نے جس طرح فائل دے کر لیڈیز آئی لینڈ اور وہاں موجود ہزاروں عورتوں کی جانیں بچائی ہیں تمہیں عورتوں کی کسی عالمی تنظیم کی طرف سے لیڈیز سٹار کا ایوارڈ ملنا چاہئے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں کی ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے جو مردوں کو ایوارڈ دے اس لئے تم اس ایوارڈ کا انتظار کے بغیر خود ہی لیڈیز سٹار بن جاؤ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا فائل اس دوران جل کر راکھ ہو چکی تھی"...... عمران صاحب کیا واقعی لیبارٹری میں ایسا میٹریل موجود ہے وہ بلاسٹ ہوا تو نہ صرف پورا لیڈیز آئی لینڈ ہی تباہ ہو جائے گا بلکہ جاریز آئی لینڈ بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گا میں نے تو وہاں ایسا کوئی میٹریل نہیں دیکھا"...... صالحہ نے اچانک کہا۔

"تم اس شیطان کو ابھی پوری طرح جانتی نہیں ہو یہ ایسے ڈاج دیتا

رہتا ہے ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ اس لیباٹری میں ایسا کوئی میٹریل موجود نہیں ہے لیکن تم نے دیکھا کہ اس نے رافگر کو ڈاج دے کر فائل حاصل کرلی ہے"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جولیا وہاں واقعی ایسا میٹریل موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کہاں ہے میں نے تو نہیں دیکھا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس جزیرے کا تو نام ہی تباہ کن میٹریل کی نشاندہی کرتا ہے لیڈیز آئی لینڈ اور صرف نام ہی نہیں بلکہ وہاں واقعی ہزاروں لیڈیز بھی موجود ہیں البتہ یہ بات دوسری ہے کہ وہاں کی ہزاروں بھی مل کر یہاں کی دو کا مقابلہ نہیں کر سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے چند لمحے تو خاموشی طاری رہی جیسے سب عمران کی بات کا مطلب سمجھ رہے ہوں اور پھر کمرہ بھرپور اور گونجدار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ان قہقہوں میں جولیا اور صالحہ دونوں کی مترنم ہنسی بھی شامل تھی۔

ختم شد

کے ایجنٹوں کے درمیان انتہائی ہولناک اور لرزہ خیز مقابلے۔ ایسے مقابلے جن کا انجام صریحاً موت تھا۔

● وہ لمحہ ___ جب عمران، تنویر اور جولیا سمیت کیپٹن شکیل اور صفدر کی مدد کیلئے پہنچا لیکن وہ اور اس کے ساتھی خود ٹاپ ورلڈ کے مقابلے پر ناکام ہو گئے ___ کیوں ___ ؟

● وہ لمحہ ___ جب ٹاپ ورلڈ نے عمران، اس کے ساتھیوں کیپٹن شکیل اور صفدر سب پر قابو پا لیا اور وہ سب بے بس اور لاچار ہو کر رہ گئے۔

● وہ لمحہ ___ جب ٹاپ ورلڈ نے عمران اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل اور صفدر کو بھی زندہ سلامت نہ صرف واپس بھیج دیا بلکہ ازخود انہیں وہ سائنسی آلہ بھی دے دیا جو ان کا اصل مشن تھا ___ کیوں۔ کیا ٹاپ ورلڈ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر رحم کھایا تھا ___ یا کوئی گیم کھیلی گئی تھی ___ ؟

● اس ہولناک مشن کا آخری نتیجہ کیا نکلا۔ کیپٹن شکیل اپنے اس مشن میں ناکام رہ گیا اور کامیابی عمران کے حصے میں آ گئی یا ___ ؟ انتہائی حیرت انگیز نتیجہ۔ انتہائی خوفناک انداز کی جدوجہد۔ بے پناہ تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے ایک یادگار ناول ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

- رنگین موت ـــــــ اول
- ڈینجر گینگ ـــــــ دوم
- دہشت گرد ـــــــ مکمل
- ریڈ میڈوسا ـــــــ مکمل
- ڈینجر لینڈ ـــــــ مکمل
- کراس کلب ـــــــ مکمل
- فوہاگ انٹرنیشنل ـــــــ اول
- سیکارو پوائنٹ ـــــــ دوم
- فاسٹ ایکشن ـــــــ اول
- فاسٹ ایکشن ـــــــ دوم
- کاغذی قیامت ـــــــ اول
- کاغذی قیامت ـــــــ دوم
- پرنس آف ڈھمپ ـــــــ مکمل
- بلڈی سنڈیکیٹ ـــــــ مکمل
- لیڈی ایگلز ـــــــ اول
- موت کا جال ـــــــ دوم
- اسکیپ گرے ـــــــ مکمل
- پرنس ونچل ـــــــ مکمل
- ٹوپاز ـــــــ اول
- یقینی موت ـــــــ دوم
- ہائی فائی ـــــــ مکمل
- اناڑی مجرم ـــــــ مکمل
- آپریشن سینڈوچ ـــــــ اول
- سینڈوچ پلان ـــــــ دوم
- کایا پلٹ ـــــــ مکمل
- بلیو آئی ـــــــ مکمل
- انکانا ـــــــ اول
- انکانا ـــــــ دوم
- بے جرم مجرم ـــــــ اول
- بے جرم مجرم ـــــــ دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ○ ملتان